﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 | جمعۃ المبارک 14 ستمبر 2018ء | 03 محرّم 1440 ہجری قمری ❁ 14 تبوک 1397 ہجری شمسی | شمارہ 37

تنہائی میں رونے والا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

سات آدمی قیامت کے دن رحمت الٰہی کے سائے تلے ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا اور اس کی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب الصدقۃ بالیمین)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو عصر کے وقت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور اگر آپ چاہیں تو قرآن مجید میں سورۃ عصر پڑھ لیں اور اسی طرح احادیث صحیحہ اور پختہ متواتر خبروں میں عصر کا ذکر آیا ہے

’’اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ خیرالوریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دنیا کی عمر سے اتنا ہی عرصہ گزرا تھا تو اس کے ساتھ یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ عمر دنیا میں سے باقی ماندہ عرصہ گزشتہ عرصہ کی نسبت بہت کم رہ گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے کئی مرتبہ اس بات کو وضاحت سے بیان کیا ہے کہ قیامت بلاشبہ بہت قریب ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ (لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے (القمر:2)) پھر ایک مقام پر فرمایا۔ اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ (قیامت کی گھڑی اب قریب ہے۔(الانبیاء:21)) اور اس کے ساتھ ہی کہا فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُہَا (پس اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔(محمد:19)) اس مضمون کے متعلق قرآن مجید میں کئی اور آیات بھی پائی جاتی ہیں۔ اے عقلمندو! ان آیات سے یہ بات قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ دنیا کی عمر کا باقی حصہ اُس وقت سے بہت کم ہے جو گزر چکا ہے یہاں تک کہ علاماتِ قیامت ظاہر ہو گئیں اور وعدے کا دن قریب آ گیا اور آنے والا وقت قریب آ گیا اور گزرا ہوا وقت دُور چلا گیا۔ پس تو اپنی نظر اس پر بار بار ڈال۔ کیا تُو اس امر میں کوئی خلاف واقعہ بات دیکھتا ہے۔ اور اس شخص پر اللہ کی سلامتی نازل ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اور تم یہ معلوم کر چکے ہو کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہمارے نبی مصطفیٰ ؐ کے عہد تک گزری ہوئی مدت تقریباً پانچ ہزار سال ہے۔ اور اس پر قرآن مجید نے گواہی دی ہے اور اہل کتاب بھی بغیر اختلاف کے اس بات پر متفق ہیں۔ پس وہ مقدار کونسی ہے جو اس مقدار سے کم ہو۔ تم انصاف سے ہمیں بتاؤ کیا یہ عصر کا آخری وقت نہیں ہے۔ اگر تم اس امر کو قبول کرنے میں گریز سے کام لو تو اس کے باوجود تمہیں اس اقرار سے کوئی چارہ نہیں کہ باقی رہنے والی مدت بغیر اختلاف کے نصف سے بھی کم ہے۔ پس صحیح طریق سے ہٹ جانے کے باوجود تم نے اپنی اس بات کے ساتھ ہمارے دعویٰ کو تسلیم کر لیا۔ اس بات سے تم پر یہ لازم آتا ہے کہ تم اس بات کا بھی اقرار کرو کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دنیا کی عمر صرف دو ہزار اور چند سو سال باقی رہ گئی تھی اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔ فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔ ہم کہتے ہیں کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کے سلسلہ کے ہزاروں برسوں کے آخری ہزار سال کے سرے پر ہم مبعوث کئے گئے ہیں [حاشیہ۔ ہم نے اپنی اس کتاب کی بعض عبارات میں خاتمہ دنیا کے لفظ کی تصریح چھوڑ کر اس کی بجائے انقلابِ عظیم یا سلسلۂ آدم کا انقطاع یا کوئی اور عبارت اختیار کی ہے۔ کیونکہ اس گھڑی کا معاملہ تو پوشیدہ ہے۔ اس کی تفصیل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے کنایۃً ذکر کرنا تقویٰ کے قریب تر ہے۔ ہم اس مدت کے بعد ایک عظیم انقلاب کے آنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور تفاصیل اپنے ربّ اعلیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔] یعنی اللہ ارحم الراحمین کے حکم سے چھٹے ہزار سال کے خاتمہ پر اور یہ اس مسیح کا زمانہ ہے جو آخری زمانہ کا آدم ہے۔ اے زیادتی سے کام لینے والے یہی وہ میری دلیل ہے جس کے صحیح ہونے کا تم نے اقرار کر لیا ہے۔ پس دیکھو تم کس طرح مکمل طور پر جکڑ دیئے گئے ہو۔ اور ہر وہ شخص جو اہل عرفان سے اعراض کرے اسے اسی طرح جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ نے ہمیں قیامت کے وقت کے متعلق کچھ نہیں بتلایا ہاں ہمیں اس ہزار سال کی خبر دی ہے جس میں قیامت برپا ہو گی۔ اور اس نے ہمیں بعض حالات کا علم دیا ہے اور بعض کا نہیں دیا۔ پس نہ تو ہم قیامت کے وقت کا علم رکھتے ہیں اور نہ آسمان میں کوئی فرشتہ اور نہ ہم اس گھڑی کی حقیقت سے واقف ہیں۔ ہاں ہمیں اتنا علم ہے کہ وہ ایک انقلابِ عظیم اور روزِ جزا ہو گا اور اس کی تفاصیل ہم خدائے علیم کے سپرد کرتے ہیں جو ابتدا اور انتہا کی حقیقت کو جانتا ہے۔ پھر ہم بات کو دہراتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو عصر کے وقت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور اگر آپ چاہیں تو قرآن مجید میں سورۃ عصر پڑھ لیں اور اسی طرح احادیث صحیحہ اور پختہ متواتر خبروں میں عصر کا ذکر آیا ہے یہاں تک کہ یہ ذکر بخاری، مؤطّا اور دیگر معتبر کتابوں میں پایا جاتا ہے اور اس تشبیہ میں یہ راز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو قرون اولیٰ کے ہلاک کرنے کے بعد مبعوث فرمایا اور انہیں نئی اُمّت کا آدم بنایا اور ان کی طرف وحی کی جو وحی کی۔ اور ان کے دین کا سلسلہ تیرہ سو سال سے کچھ اوپر ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے یوں ہی ارادہ اور فیصلہ کیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا وہ بنی اسرائیل کو تورات کی اس تعلیم کو یاد دلائیں جسے وہ بھول چکے تھے اور انہیں اخلاق عظیمہ پر قائم ہونے کی رغبت دلائیں۔ ان کے دین کا سلسلہ ایک ایسے زمانہ تک پہنچ کر ختم ہو گیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کے زمانہ کا قریباً نصف تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو افضل المخلوقات ہیں (آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی سلامتی اور بڑی برکتیں نازل ہوں)‘‘

..........................(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 239 تا 243۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مسجد بیت الحفیظ نوٹنگھم (مڈلینڈ۔یُوکے) کا باقاعدہ افتتاح

آج دنیا کے حالات بہت خطرناک ہیں اور روز بروز یہ صورتِ حال بد سے بدتر ہورہی ہے۔اس لئے جنگوں اور دنیا میں رائج ناانصافیوں کے تباہ کُن نتائج سے بچنے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

اس ملک میں رہنے کے لئے زبان سیکھنی چاہئے۔اپنی زبان کو بہتر کرنا چاہئے تاکہ تبلیغ کے لئے بھی اس کو استعمال کرسکیں اور اسی طرح بچوں کی تربیت کے لئے بھی استعمال کرسکیں۔

اس مسجد کے حق اسی وقت ادا ہوں گے جب آپ لوگ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے والے ہوں گے اور اگلی نسل بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اس مسجد کو آباد کرنے والی ہوگی اور اسی طرح لوگوں کے حق ادا کرنے والی ہوگی اور اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا میں پہنچانے والی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آئندہ نسلیں بھی اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والی اور پورا کرنے والی ہوں۔

مسجد بیت الحفیظ نوٹنگھم کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افراد جماعت کو نصائح پر مشتمل پُر معارف خطاب

رپورٹ: ابولبیب

12 مئی 2018ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے والسال میں مسجد بیت المقیت کا افتتاح فرمایا (اس کی مختصر رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے)۔اس کے اگلے روز 13 مئی کو قبل دوپہر حضور انور نے نوٹنگھم کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں ایک اور مسجد ''مسجد بیت الحفیظ'' کا مبارک افتتاح فرمایا۔

13 مئی 2018ء بروز اتوار کا یہ دن جماعت احمدیہ یُوکے اور بالخصوص جماعت احمدیہ نوٹنگھم کے لئے بہت ہی مبارک دن تھا۔حضور انور کی آمد پر تمام افراد جماعت نوٹنگھم بہت خوش تھے۔بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ گیتوں سے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُوکے اور ان کی نیشنل عاملہ کے بعض ممبران کے علاوہ نوٹنگھم اور قریبی جماعتوں کے صدران، ریجنل صدر اور دیگر عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں حضور انور مسجد کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور افتتاح کے موقع کے لئے یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرماکر دعا کروائی ۔اس کے بعد حضور انور نے عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے متعلق منتظمین کو ضروری ہدایات سے نوازا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ہی اس مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک مختصر تقریب منعقد ہوئی۔

اس تقریب کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فخر احمد آفتاب صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔انہوں نے سورۃ البقرۃ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب یُوکے نے جماعت نوٹنگھم کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ابتدا میں یہاں صرف 4 احمدی فیملیز آباد تھیں تاہم 2001ء سے تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور اس وقت کُل 186 ممبران موجود ہیں۔ آغاز میں صدر صاحب جماعت کے گھر پر ہی نمازیں اور جمعہ کی ادائیگی کی جاتی رہی۔ 2001ء سے اجلاسات وغیرہ منعقد کرنے کے لئے جماعت نے کرایہ پر کمیونٹی ہال لینا شروع کیا۔ بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر کافی عرصہ سے جماعت مسجد کے لئے مناسب جگہ کی تلاش میں تھی ۔ چنانچہ گزشتہ سال (2017ء) 26 مئی کو یہ عمارت 3 لاکھ 60 ہزار پاؤنڈز میں حاصل کی گئی جسے مسجد کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔یہ عمارت 1960ء کی تعمیر شدہ ہے اور گزشتہ 30 سال سے یہ کیتھلک چرچ کے طور پر مستعمل رہی ہے۔مئی 2017ء سے افراد جماعت اس مسجد کو پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی اور دیگر جماعتی پروگراموں کے لئے استعمال کرتے آرہے ہیں۔ستمبر 2017ء میں مکرم فخر احمد آفتاب صاحب کا تقرر نوٹنگھم جماعت کے پہلے مبلغ کے طور پر ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کی تعمیر میں کام کرنے والے رضاکاروں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دو ماہ کے قلیل عرصہ میں سارا کام مکمل کیا۔نیز کہا کہ اس کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ کی بنفس نفیس موجودگی ہمارے لئے بہت ہی باعث مسرّت و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو عبادت گزاروں سے بھر دے اور جماعت کے لئے برکات کا موجب بنے۔آمین۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے مسجد کے حوالہ سے چند کوائف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تعمیر پر کل خرچہ 1 لاکھ 35 ہزار پاؤنڈز ہوا، کل رقبہ 0.5 ایکڑ ہے جبکہ تعمیر شدہ حصہ 732 مربع میٹر ہے۔اس مسجد میں 220 نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے اور پلاننگ کی اجازت ملنے پر تین کمروں پر مشتمل مربی ہاؤس تعمیر کرنا بھی پروگرام میں شامل ہے۔

مکرم امیر صاحب کی اس تعارفی تقریر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نئی مسجد عطا کی ہے جس میں آپ اکٹھے ہو کر عبادت کرسکتے ہیں اور اسی طرح بہت سی دیگر مساعی اور دیگر پروگرامز منعقد کرسکتے ہیں جو آپ کے لئے اور آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے بہت مفید ہوں گی۔ اس عظیم نعمت ملنے پر آپ کو اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر گزار ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ محض زبانی طور پر شکریہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ شکر گزاری کے حقیقی اظہار کے لئے آپ کو مسلسل کوشش کرنی چاہئے کہ آپ ان شرائط بیعت کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور ان تمام باتوں پر عمل کریں جن کی آپ نے تعلیم دی اور اپنی جماعت سے توقع رکھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے سب سے بڑھ کر یہ چاہتے تھے کہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔حقوق اللہ کی ادائیگی کے حوالہ سے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں ہے۔ اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دینا اور محض اپنی کوششوں پر بھروسہ رکھنا بیوقوفی ہے۔ آپ کو اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنا چاہئے کہ گویا آپ کو نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ استغفار کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تنبیہ فرمائی کہ لوگ اپنی دنیوی مصروفیات کی بنا پر خدا کے حقوق کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جن کے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ (ایک تجزیہ)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

قسط نمبر 6

اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ میں دوسری آئینی ترمیم کا ذکر۔ جعلی حوالوں سے جعلی حوالوں تک

اس تفصیلی فیصلہ میں 1974ء میں ہونے والی دوسری آئینی ترمیم کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ وہ ترمیم ہے جس میں احمدیوں کو قانون اور آئین کی اغراض کے لئے غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اس فیصلہ کو مسترد کرتی آرہی ہے۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب نے دوسری آئینی ترمیم کو اپنے اس فیصلے کا جواز قرار دیا ہے۔ اس لئے اس فیصلہ کے اُس حصے کا تجزیہ زیادہ ضروری ہے جس میں دوسری آئینی ترمیم اور اس کے منظور ہونے کا ذکر ہے۔ اس مضمون میں 1974ء کے تمام حالات کا ذکر نہیں کیا جا رہا۔ صرف عدالتی فیصلہ کے ان حصوں کا تجزیہ کیا جا رہا ہے جن میں دوسری آئینی ترمیم کا ذکر ہے۔

فیصلہ میں اللہ وسایا صاحب کا ذکر

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس مقدمہ کے ایک درخواست گزار اللہ وسایا صاحب تھے۔ ان کا تعارف اس فیصلہ میں ان الفاظ میں کرایا گیا ہے۔

"Maulana Allah Wasaya, Petitioner in W.P.No. 3862/2017, is a renowned religious scholar, author of many famous books on different subjects of Islam"

ترجمہ: مولانا اللہ وسایا صاحب درخواست گزار W.P.No. 3862/2017 ایک نامور مذہبی سکالر ہیں، جنہوں نے مختلف اسلامی موضوعات کے بارے میں بہت سی کتب لکھی ہیں۔ اس کے بعد اس فیصلہ میں ان کی ایک کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب دوسری آئینی ترمیم کے بارے میں ہے۔ ہم اس کتاب کا مختصر تعارف کرائیں گے جس کے بعد مصنف کا زیادہ تعارف کرانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

2000ء میں اللہ وسایا صاحب نے ایک کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" کے نام سے شائع کی۔ اور اس کے سرورق پر لکھا تھا "قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی مکمل روداد" صاف ظاہر ہے کہ وہ یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ یہ پندرہ روز کی حرف بحرف مکمل کارروائی ہے۔ اب یہ واضح کرنا تھا کہ 2000ء تک تو یہ کارروائی خفیہ رکھی گئی تھی انہیں یہ مکمل مواد کہاں سے ملا کہ انہوں نے شائع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے چند ممبرانِ اسمبلی کو جو روزانہ کی کارروائی دی جاتی تھی وہ ان ممبران نے اللہ وسایا صاحب کو دے دی تھی اور ان کے پاس محفوظ تھی اور اس کے بعد جنوبی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے ایک مقدمہ کے لئے جنرل ضیاء صاحب نے پاکستانی وفد کو اس کارروائی کی مکمل کاپی فراہم کردی جو کہ اللہ وسایا صاحب کے پاس آگئی گویا دوہری تصدیق ہو گئی۔ اس کے ساتھ انہوں نے ایک فائل کور کی کاپی بھی شائع کی تا کہ یقین ہو جائے کہ یہ اصل اور مکمل کارروائی شائع کی جا رہی ہے۔ اور یہ پندرہ روز کی کارروائی جو کہ اکثر صبح سے شام تک چلتی تھی اس کتاب کے 287 صفحات پر آ گئی۔ ابھی اس کتاب کے قصے چل رہے تھے کہ اچانک لاہور ہائی کورٹ میں ہونے والے ایک مقدمہ کے نتیجے میں قومی اسمبلی کو 1974ء میں بننے والی سپیشل کمیٹی کی کارروائی شائع کرنی پڑی۔ **جو کارروائی اللہ وسایا صاحب نے 287 صفحات پر شائع کر کے اسے مکمل قرار دیا تھا، زیادہ بڑے کاغذوں پر 3085 صفحات کے حجم کی تھی۔ یعنی اللہ وسایا صاحب نے 10 فیصد سے بھی کم کارروائی کو مکمل کارروائی قرار دے کر شائع کیا تھا۔ اور وہ بھی جگہ جگہ پر واضح طور پر تبدیل کر کے شائع کی تھی۔** اس کا یہی مطلب نکل سکتا ہے کہ 90 فیصد سے زیادہ کارروائی ایسی تھی جس کو شائع کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے مخالفین شرمندگی محسوس کرتے تھے۔

جب اس بات کے چرچے شروع ہوئے تو اللہ وسایا کی کتاب نے ایک اور جنم لیا اور وہی کارروائی جو کہ پہلے انہوں نے 287 صفحات پر شائع کی تھی 2952 صفحات پر "قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ" کے نام سے شائع کر کے شرمندگی مٹانے کی کوشش کی۔ گویا یہ عملی طور پر اس بات کا اقرار تھا کہ انہوں نے پہلے جعلی کارروائی شائع کی تھی۔

یہ بھی واضح ہو کہ **جو کارروائی قومی اسمبلی کی طرف سے شائع کی گئی اور جو مولوی حضرات نے شائع کی، ان دونوں میں جماعتِ احمدیہ کا موقف جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دو روز کی کارروائی کے دوران پڑھا تھا اور ایک محضرنامے کی صورت میں سب ممبران میں تقسیم بھی کیا گیا تھا شامل نہیں کیا گیا۔** یعنی یہ کارروائی جماعتِ احمدیہ کے موقف کے بغیر شائع کی گئی ہے۔ **مخالفینِ جماعت نے جو ضمیمے جمع کرائے تھے وہ تو شائع کئے گئے لیکن جماعتِ احمدیہ نے جو ضمیمے جمع کرائے تھے انہیں اشاعت میں شامل نہیں کیا گیا۔ اس سے زیادہ تحریف کیا ہو سکتی تھی؟**

بہر حال **یہ حقیقت ہے ان صاحب کی دیانتداری کی جنہیں عدالتی فیصلہ میں نامور سکالر قرار دیا گیا ہے۔**

اور جب جماعتِ احمدیہ کی طرف سے یہ حقیقتِ حال شائع کی گئی تو اللہ وسایا صاحب بجائے اس کے کہ اپنی غلطی تسلیم کرتے یا اپنے موقف کے حق میں کوئی دلیل پیش کرتے الٹا کوسنے دینے پر اُتر آئے۔ اور انہوں نے اپنی کتاب قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ میں لکھا "حکومتی سطح پر اس کارروائی کے اوپن ہوتے ہی قادیانیوں نے ایک کتاب شائع کی۔ خصوصی کمیٹی میں کیا گذری۔ کتاب کیا ہے۔ تمسخر، بدکلامی اور پھبتیوں کا مجموعہ۔[قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ۔ جلد اول۔ مرتب اللہ وسایا صاحب۔ ناشر عالمی مجلس ختمِ نبوت ملتان۔ ستمبر 2013 ص 18]۔

بڑے ادب سے عرض ہے کہ سوال تو یہ اُٹھایا گیا تھا کہ پہلے آپ نے اس کارروائی کی مکمل رپورٹ شائع کی جو کہ 287 صفحات پر مشتمل تھی۔ پھر آپ نے ہی یہ مکمل کارروائی شائع فرمائی جو کہ اچانک 2900 صفحات سے بھی زیادہ کی ہو گئی۔ ان میں سے کون سی جعلی ہے اور کون سی اصلی؟ بس اس کا جواب مرحمت فرما دیں۔ لیکن اللہ وسایا صاحب نے یہ مہربانی کرنے کی بجائے اس دوسری اشاعت کی جلد اول کے صفحہ 19 پر یہ عذر پیش کیا۔ ''قادیانیوں نے اس کتاب میں کیا کہا۔ اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔'' اور اس کے علاوہ وہ کوئی جواب پیش نہیں فرما سکے۔ حقائق درج کر دیئے گئے ہیں پڑھنے والے خود فیصلہ فرما سکتے ہیں۔

عدالتی فیصلہ میں شورش کاشمیری صاحب کا ذکر

عدالتی فیصلہ میں، اس دور میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک اور صاحب کی قلمی کاوشوں کی بھی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اس فیصلہ کے صفحہ 50 پر لکھا ہے

"The credit also goes to the weekly Chattan, Lahore for its bold criticism and exposition of Qadiani intrigues despite stern warning of the Home Department and arrest of its valiant editor, Agha Shorish Kashmiri. He boldly faced all."

ترجمہ: دلیرانہ تنقید اور قادیانیوں کو بے نقاب کرنے کی وجہ سے اس کا سہرا ہفتہ وار چٹان لاہور کو جاتا ہے۔ باجود اس کے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اسے سخت انتباہ بھی بھجوایا تھا اور اس کے بہادر ایڈیٹر آغا شورش کاشمیری کو گرفتار بھی کر لیا گیا تھا۔ انہوں نے دلیری سے ان حالات کا سامنا کیا۔

جب کسی مصنف کی قلمی کاوشوں کا اور اس کے رجحانات کا جائزہ لیا جائے تو مناسب ہوتا ہے کہ اس کی قلمی زندگی کے آغاز سے جائزہ لینا شروع کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ شورش کاشمیری صاحب نے پاکستان بننے کے بعد جماعتِ احمدیہ کے خلاف بہت کچھ لکھا لیکن ان کے قلمی معرکے تو پاکستان بننے سے پہلے شروع ہو چکے تھے لیکن اس وقت ان کا مرکز جماعتِ احمدیہ کی مخالفت اتنی نہیں تھی۔ جب 1944ء میں پاکستان کے حصول کے لئے مسلم لیگ کی کاوشیں عروج پر تھیں، اُس وقت شورش کاشمیری صاحب نے خطباتِ احرار جلد اول مرتب کر کے شائع کی اور اس کا طویل دیباچہ بھی لکھا۔ اس کا ناشر مکتبہ احرار تھا۔ مسلم لیگ اور قائدِ اعظم کے بارے میں اس کتاب کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

" مگر بطور جماعت خود خائف رہنا اور اپنی قوم کو ہندو سے خوف دلانا لیگ کا فلسفہ حیات ہے۔ یہ دشمنوں کی کوششوں سے بڑھ کر اسلام دشمنی ہے۔" (صفحہ 20)

قائدِ اعظم اور مسلم لیگ کی قیادت کے بارے میں لکھا ہے:

" لیگ کے اربابِ اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں۔ اسلام جیسے بے خوف مذہب اور مسلمانوں جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہو سکتے۔ مردوں سے مرادیں مانگنا اتنا بے سود نہیں جتنا لیگ کی موجودہ جماعت سے کسی بہادرانی اقدام کی توقع رکھنا۔" [صفحہ 22]

" احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں جہاں امراء بھوک کو چورن سے بڑھاتے ہوں اور غریب غم کھاتے ہوں۔" [صفحہ 83]

" بے عملی کے باعث لیگی عمارت ریت کی دیوار پر ہے۔ مگر کانگرس قوتِ عمل کے باعث ہندو کا مضبوط قلعہ ہے۔" [صفحہ 92]

" پاکستان کی تحریک مکانی لحاظ سے نہیں بلکہ زمانی لحاظ سے شرانگیز ہے۔" [صفحہ 42]

" احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔" [صفحہ 99]

ان حوالوں سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ پاکستان کی آزادی سے قبل شورش کاشمیری صاحب کیا خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد یہ ہمت تو نہیں رہی کہ کھلم کھلا پاکستان اور پاکستان کی حکمران جماعت کے خلاف اپنی خدمات جاری رکھ سکیں چنانچہ توجہ کا مرکز زیادہ تر جماعتِ احمدیہ ہی رہ گئی۔ جیسا کہ 1953ء کے فسادات پر تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ صرف شورش کاشمیری صاحب کو ہی نہیں مجلسِ احرار کو بھی اس مسئلہ کا سامنا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں گرِ گئے تھے اور اب وہ کوئی مسئلہ چھیڑ کر لوگوں کی نظر میں مقبول بننا چاہتے تھے، اس لیے انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف مہم شروع کی۔

اس فیصلہ کے صفحہ 52 تا 57 پر تفاصیل درج کی گئی ہیں کہ شورش کاشمیری صاحب نے اپنے رسالہ چٹان میں مضامین لکھے، اُس وقت بھٹو صاحب کو کھلا خط لکھا اور عرب ممالک کے سربراہاں کو بھی خطوط لکھے۔ اور تحریکِ ختمِ نبوت اور عجمی اسرائیل جیسی کتب لکھیں۔ اور ان کا لُبِّ لباب یہ تھا کہ قادیانی یہودیوں اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ مغربی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں۔ ان کا مشن اسرائیل میں کیا کر رہا ہے؟ یہ لوگ مسلمان ممالک میں خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں جن سے مسلمان ممالک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ سیاسی جماعت ہے ان پر پابندی لگانی چاہیے۔ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جسٹس شوکت عزیز صاحب نے اپنے فیصلہ میں ایک چیز کا ذکر نہیں فرمایا اور وہ یہ کہ شورش کاشمیری صاحب کی تحریر کردہ یا مرتب کردہ کتب میں بہت سے مسلمانوں اور ان کی جماعتوں کو کسی نہ کسی کا ایجنٹ اور آلۂ کار قرار دیا گیا ہے۔ یا انہیں یہ الزام دیا گیا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور اسلام کے دشمنوں کے سامنے سر جھکایا۔ فہرست ملاحظہ ہو:

1۔ صحابہ میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ کرانے کی کوشش کی [خطباتِ احرار جلد 1 صفحہ 151]۔

2۔ جب مسلم لیگ 1944ء میں پاکستان کے قیام کی جنگ لڑ رہی تھی تو اس پر الزام کہ مسلم لیگ والے اصل میں انگریزوں کے وہ ایجنٹ ہیں جنہوں نے نقاب اوڑھی ہوئی ہے۔[خطباتِ احرار جلد 1 صفحہ 20]۔

3۔ انیسویں صدی میں مکہ مکرمہ کے حنفی، مالکی اور شافعی مفتیان کو انگریزوں نے استعمال کر کے ان سے تنسیخ جہاد کے فتاویٰ حاصل کئے اور کلام اللہ کا مطلب بدلوایا۔[تحریکِ ختم نبوت از شورش کاشمیری، ناشر مطبوعاتِ چٹان مئی 1990ء صفحہ 14]

4۔ اہلِ حدیث میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کو منسوخ قرار

دیا اور زمین انعام میں حاصل کی[تحریکِ ختم نبوت صفحہ16]

5۔علیگڑھ کالج بنانے والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے اپنے کالج کا سنگِ بنیاد رکھوایا۔ [تحریکِ ختمِ نبوت صفحہ17]۔

7۔مفتی محمود صاحب کی جمیعت العلماءِ اسلام پر یہ الزام کہ وہ قادیانیوں کا بغل بچہ ہیں اور ان کے جلسے بھی قادیانیوں کے چندے سے ہوتے ہیں۔[چٹان20 / جولائی1970ء صفحہ4،6، چٹان17/اگست 1970ء صفحہ4، چٹان27/جولائی1970ء صفحہ6]

تو جہاں تک ایجنٹوں کا تعلق ہے ان کی جولسٹ شورش کاشمیری صاحب نے بنائی تھی وہ تو بہت طویل تھی۔

عدالتی فیصلہ میں ان کی کتاب عجمی اسرائیل کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شورش صاحب نے جماعتِ احمدیہ پرالزام لگاتے ہوئے کس طرح کے ثبوت دیئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ وہ لکھتے ہیں:

”اس وقت میرے سامنے وہ کتاب نہیں، مصنف اور کتاب کا نام بھی یادنہیں آرہا۔ پاکستان کے ایک بڑے افسر عاریتاً لے گئے۔ پھر اپنی نظر بندی کے باعث میں ان سے یہ کتاب واپس نہیں لے سکا۔“

(عجمی اسرائیل باردوئم صفحہ18)

بہت خوب! کیا زبردست ثبوت پیش کیا جا رہا ہے؟ کتاب کا نام کیا ہے؟ یہ تو معلوم نہیں۔ کس نے لکھی؟ یادنہیں رہا۔ کتاب کہاں ہے؟ وہ تو اَب میرے پاس نہیں۔ شورش صاحب کی کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ گئےلیکن یہ کتاب دستیاب نہ ہوئی نہ اس کا نام سامنے آیا۔

پھر وہ اگلے صفحہ پر اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کو انگریزوں نے اپنے مقاصد کے لئے کھڑا کیا تھا کیونکہ انہیں ایک حواری نبی کی ضرورت تھی۔ اور وہ ایک ایسی پُراسرار رپورٹ کا حوالہ دیتے ہیں جو شائع بھی ہو چکی تھی اور اس کا نام تھا

"The Arrival of British Empire in India"

اور شورش صاحب نے یہ دل دہلا دینے والا انکشاف کیا کہ اس رپورٹ کو پڑھ کر سارے راز کھل جاتے ہیں۔ لیکن اس دستاویز کا حوالہ یا ثبوت کیا ہے؟ کیا یہ کہیں شائع ہوئی تھی؟ یا اس کے مندرجات کسی کتاب یا جریدہ میں شائع ہوئے تھے؟ یا یہ کسی لائبریری یاARCHIVES میں موجود ہے؟ نہ تو شورش صاحب نے بیان کیا اور جب مفتی محمود صاحب نے 1974ء میں اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف تقریر کی تو انہوں نے بھی عجمی اسرائیل کا حوالہ دیا اور اس راز سے پردہ نہ اُٹھایا کہ یہ کتاب یا دستاویز کس نے دیکھی؟ کہاں دیکھی؟ کہاں پر موجود ہے۔

پھر جب سالہا سال کے بعد جماعتِ احمدیہ کے مخالفین پر دباؤ بڑھا کہ اس سنسنی خیز دستاویز کا انہیں کہاں سے علم ہوُا تو پھر اپنی خفت مٹانے کے لیے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 7 ستمبر 2011ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں یہ انکشاف کیا گیا کہ یہ دستاویز انڈیا آفس لائبریری میں آج تک موجود ہے۔ اس انکشاف سے سب محققین کو خوشی ہوئی کہ اس لائبریری میں موجود ریکارڈ تک تو پبلک کو رسائی ہے، اب یہ دستاویز شائع ہوجائے گی۔ لیکن اس ضمن میں دو اہم پہلو جان کر سب کو حیرت ہوگی۔

1۔قارئین کو یہ جان کے حیرت ہوگی کہ 1982ء میں انڈیا آفس لائبریری کو ختم کر کے اس کا سارا مواد برٹش لائبریری منتقل کر کے اس کے ORIENTAL AND INDIA OFFICE کا حصہ بنا دیا گیا تھا۔ گویا جب 2011ء میں یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ یہ دستاویز آج بھی انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے اس وقت انڈیا آفس لائبریری ہی موجود نہیں تھی۔

2۔ بہرحال انڈیا آفس لائبریری کا ریکارڈ تو موجود تھا۔ اس لئے ہم نے متعلقہ حصہ سے رابطہ کر کے سوال کیا کہ کیا اس ریکارڈ میں THE ARRIVAL OF BRITISH IN INDIA نام کی کوئی دستاویز موجود ہے؟ چونکہ اس شعبہ میں کیے جانے والے ہر استفسار یا درخواست کو ایک نمبر دیا جاتا ہے۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ ہمارے سوال کا نمبر7007475 تھا۔ جس اہلکار نے اس کا جواب دیا ان کا نام DOROTA WALKER تھا۔ ان کا جواب موصول ہوُا کہ اس نام کی کوئی دستاویز ریکارڈ میں موجود نہیں ہے۔ ہر کوئی متعلقہ شعبہ سے رابطہ کر کے ان حقائق کی تصدیق کر سکتا ہے۔

3۔راقم الحروف خود بھی برٹش لائبریری جا کر جائزہ لے چکا ہے۔ یہ ساری کہانی جھوٹ پر مشتمل ہے۔ اس نام کی کسی دستاویز کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ اگر اب بھی کسی کا خیال ہے کہ اس کا وجود تھا؟ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس کا ثبوت مہیا کرے۔

یہ چیلنج تحریری طور پر، انٹرنیٹ پر، ٹی وی پر، یُوٹیوب پر بارہا دیا جا چکا ہے۔ آخر مخالفینِ جماعت اس ذکر سے اتنا گھبرا کیوں رہے ہیں؟ اس طلسماتی دستاویز کا ذکر تو پاکستان کی قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں بھی ہوا تھا۔ آخر ان مخالفین نے یہ دستاویز کہاں پر دیکھی تھی؟ ہم یہ فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتے ہیں کہ جس کتاب میں اس طرز پر جعلی حوالے دیے گئے ہوں اسے کسی ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ نہیں!

الزام لگانے والوں پر خود ایجنٹ ہونے کا الزام تھا

شاید شورش کاشمیری صاحب اور مجلسِ احرار کے دوسرے عمائدین کی یہ مجبوری بھی تھی کہ وہ دوسروں کو کبھی اِس کا اور کبھی اُس کا ایجنٹ قرار دیں کیونکہ یہ الزام اصل میں اُن پر آ رہا تھا۔ چنانچہ 1953ء کے فسادات پر تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے خلاف شورش کے دوران سی آئی ڈی نے حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ آزادی سے پہلے تو احرار کے کانگرس سے تعلقات تھے لیکن پاکستان بننے کے بعد بھی ان میں سے بعض کانگرس کے وفادار ہیں اور پاکستان کے غدّار ہیں۔

اس تحقیقاتی عدالت میں اس بات کے ثبوت ملے تھے کہ مجلسِ احرار کے کم از کم ایک لیڈر کو کانگرس کے بودھ چندر صاحب نے ایک ہوٹل بغیر قیمت کے بھی دیا تھا۔ اور خود شورش کاشمیری صاحب نے اپنی ایک کتاب میں اعتراف کیا تھا کہ بھارت کی کابینہ کے ایک سینئر وزیر نے 1956ء میں انہیں یاد فرمایا تھا تو وہ اُن سے ملنے دہلی گئے تھے۔ اور شورش کاشمیری صاحب نے بھارت کے ان سینئر وزیر صاحب سے پاکستان کے اندرونی حالات پر طویل گفتگو بھی کی تھی۔ یہ تو ہر ایک کا حق ہے کہ جس سیاسی جماعت کو پسند کرے اُس سے وابستہ رہے مگر اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ اُس وقت شورش کاشمیری صاحب اور ان جیسے احرار پر اس قسم کے الزام لگ رہے تھے۔ تو شاید ان الزامات سے نجات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے یہ تدبیر نکالی ہو کہ جماعتِ احمدیہ پر ایجنٹ ہونے کا الزام لگا کر لوگوں کی توجہ دوسری طرف کردیں۔ مختصر یہ کہ **جس شخص کی کتاب کو بنیاد بنا کر احمدیوں پر اسرائیل کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا گیا ہے، اس کی جماعت پر خود ایجنٹ ہونے کا الزام تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں لگایا گیا تھا۔**

[رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب 1953ء صفحہ49و12]

[ابوالکلام آزاد سوانح وافکار از شورش کاشمیری فروری 1988ء مطبوعات چٹان لاہور صفحہ234]

فیصلہ میں 1974ء کے فسادات کے آغاز کا ذکر

اس عدالتی فیصلہ میں جب وہ مرحلہ آیا کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف فسادات شروع ہوئے تھے تو شاید ان فسادات کا جواز ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے کہ جب 29 مئی 1974ء کو ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر ربوہ کے لڑکوں اور نشتر میڈیکل کالج کے طلباء میں تصادم ہوا تو 50 طلباء بری طرح زخمی ہوئے اور ان میں سے 13 کی حالت Serious[خطرناک] تھی[صفحہ56]۔

جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب نے بار بار 1974ء میں ہونے والی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کا حوالہ دیا ہے۔ جب 6/اگست کی کارروائی ہو رہی تھی تو حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے اس بات کی نشاندہی فرمائی تھی کہ ربوہ کے سٹیشن کے واقعہ میں صرف تیرہ بچوں کو ضرباتِ خفیفہ آئی تھیں۔ اور اس کے بعد احمدیوں کے سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا گیا ہے۔ اس وقت یقینی طور پر حکومت کے پاس ان زخمیوں کے بارے میں حکومت کے اپنے ڈاکٹروں کی رپورٹ آچکی تھی۔ اگر یہ بات غلط ہوتی تو ناممکن تھا کہ اسی وقت اس بیان کی تردید نہ کر دی جاتی۔ لیکن اس کے جواب میں اٹارنی جنرل صاحب نے کہا۔

"I agree with you they should be punished"

ترجمہ: میں آپ سے متفق ہوں۔ انہیں سزا ملنی چاہئے۔..

(Proceedings of The Special Committee of the Whole House Held In Camera To Consider Qadiani Issue. 6 th August 1974 p 249)

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ اصل میں اس واقعہ میں صرف تیرہ افراد کو ضرباتِ خفیفہ لگی تھیں۔ اس عدالتی فیصلہ میں زخمیوں کی حالت اور تعداد کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔

عدالتی فیصلہ کے صفحہ56 سے صفحہ59 تک یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ 29 مئی کے بعد حکومت نے بڑی کوشش کی کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں نہ پیش ہو لیکن لوگوں کے ردِّعمل نے دباؤ ڈالا اور اپوزیشن نے جان فشانی دکھائی تب جا کر حکومت مجبور ہوئی کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہو۔ اور جماعتِ احمدیہ کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا اور ان کا موقف سنا گیا اور سوال جواب ہوئے تب قومی اسمبلی کے اراکین اس نتیجہ پر پہنچے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس وقت اپوزیشن نے پہلی مرتبہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی کوشش کی اُس وقت بجٹ پر بحث ہو رہی تھی اور حکومت کا موقف یہ تھا کہ جب بجٹ پر بحث ختم ہوجائے گی تب یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ 30 جون کو بجٹ کی بحث کے ختم ہوتے ہی اپوزیشن نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے اپنی قرارداد پیش کی اور وزیرِ قانون نے کہا کہ ہم اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اُس وقت وزیرِ اعظم ایوان میں موجود تھے۔ ابھی تو جماعتِ احمدیہ کا موقف پیش بھی نہیں کیا گیا تھا[نوائے وقت یکم جولائی1974ء صفحہ1، Dawn,1st July 1974p1]۔

اس سے بھی قبل اپریل1974ء میں رابطہ عالمِ اسلامی کا اجلاس مکہ مکرمہ میں ہوا اور اس میں احمدیوں کے بارے میں یہ قرارداد بھی منظور کی گئی کہ ان کے کفر کا اعلان کرنا چاہیے اور اس پر پاکستان کے فیڈرل سیکرٹری ٹی ایچ ہاشمی صاحب نے بھی دستخط کئے۔

ڈاکٹر مبشر حسن صاحب جو اُس وقت وزیرِ خزانہ تھے اپنی کتاب میں ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں۔ وہ اپنے ریکارڈ سے ایک کاغذ کے مندرجات لکھتے ہیں جس پر ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس میں تین وزیروں نے کچھ نہ کچھ لکھا تھا۔ یہ اعلیٰ سطح اجلاس یکم جولائی 1974ء کو ہوا تھا۔ اس پر اُس وقت کی حکومت کے سیاسی مخالفین کی فہرست بھی درج ہے۔ یہ فہرست ملاحظہ ہو۔ ولی خان، مفتی محمود، جماعتِ اسلامی، نصراللہ، قادیانی، ہڑتال کرنے والے مزدور۔ ڈاکٹر مبشر حسن صاحب تبصرہ کرتے ہیں کہ قادیانی ہمارے دوست تھے لیکن جب ہم نے آئین میں ترمیم کر کے انہیں غیر مسلم قرار دیا تو وہ ہمارے دوست نہ رہے۔

بہت خوب! مکرم ڈاکٹر مبشر حسن صاحب پاکستان کے چند اعلیٰ تعلیم یافتہ سیاستدانوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذہانت سے بھی نوازا ہے۔ لیکن وہ معصومیت میں بہت اہم انکشاف کر گئے ہیں۔ ذرا تاریخ پر غور کریں۔ آئین میں دوسری ترمیم تو 7 ستمبر 1974ء کو ہوئی تھی۔ یکم جولائی تک تو ابھی سپیشل کمیٹی کی کارروائی بھی شروع نہیں ہوئی تھی۔ ابھی تو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے محضرنامہ بھی نہیں پیش ہوا تھا۔ اور یکم جولائی سے ہی آپ نے اس وجہ سے کہ آپ نے آئین میں ترمیم کر کے بزعمِ خود جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اپنے سیاسی مخالفین کی فہرست میں بھی شامل کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان تمام حقائق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ یہ طویل کارروائی جسے اتنے سال خفیہ بھی رکھا گیا صرف دکھانے کے لئے تھی۔

(The Mirage of Power By Doctor Mubashir Hassan, published by Jamhoori Publication 2000 p 253)

بیرونی ہاتھ

ظاہر ہے اگر یہ بات درست ہے کہ یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا تھا تو پھر یہ سوال تو اُٹھے گا کہ یہ فیصلہ کیوں کیا گیا تھا؟ مکرم ڈاکٹر مبشر حسن صاحب نے کافی عرصہ بعد اس راز سے پردہ اُٹھایا۔ انہوں نے کراچی کے ایک جریدہ کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا

"Bhutto was under pressure from the Saudi King, Shah Faisal to declare the Ahmadis non-Muslim."(Newsline, Nov. 2017 p37)

ترجمہ: سعودی بادشاہ شاہ فیصل بھٹو صاحب پر دباؤ ڈال

باقی صفحہ نمبر10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مزید بدری صحابہ حضرت عاصم بن ثابت، حضرت سہل بن حنیف انصاری، حضرت جبار بن صخر رضوان اللہ علیہم کا ذکر خیر اور ان کے پاک نمونوں کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24/اگست 2018ء بمطابق 24 ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت عاصمؓ بن ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ ان کے والد تھے ثابت بن قیس اور ان کی والدہ کا نام شَمُوْس بنت ابو عامر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عبداللہ بن جَحْش کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ غزوہ اُحد کے موقع پر جب کفار کے اچانک شدید حملے کی وجہ سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچی تو حضرت عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد تیر اندازوں میں یہ شامل تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 243 عاصمؓ بن ثابت دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) ان کا تعلق قبیلہ اَوس سے تھا۔ جنگ بدر میں بھی شریک تھے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 5 عاصمؓ بن ثابت، مکتبہ دار الفکر بیروت لبنان 2003ء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر والے دن صحابہ سے پوچھا کہ جب تم دشمن کے مدّمقابل آؤ گے تو ان سے کیسے لڑو گے؟ حضرت عاصم نے عرض کیا یا رسول اللہ جب کوئی قوم اتنی قریب آ جائے گی کہ ان تک تیر پہنچ سکیں تو ان پر تیر برسائے جائیں گے۔ پھر جب وہ ہمارے اور قریب آ جائیں کہ ان تک پتھر پہنچ سکیں تو ان پر پتھر پھینکتے جائیں گے۔ پھر آپ نے تین پتھر ایک ہاتھ میں اٹھائے اور دو دوسرے میں اور پھر کہا کہ جب وہ ہمارے اتنے قریب آ جائیں کہ ہمارے نیزے ان تک پہنچ سکیں تو ان کے ساتھ نیزہ بازی کی جائے گی۔ پھر جب نیزے بھی ٹوٹ جائیں گے تو انہیں تلواروں کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح جنگ لڑی جاتی ہے۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی قتال کرے جنگ کرے تو عاصم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جنگ کرے۔ (المعجم الکبیر از حافظ ابو قاسم سلیمان احمد طبرانی جلد 5 صفحہ 34 رفاعۃ بن المنذر.... دار احیاء التراث العربی 2002ء)

اس زمانے میں تو تیر اور نیزے اور تلواریں ہی تھیں جن سے جنگ کی جاتی تھی اور یہی جنگ کا طریق تھا بلکہ پتھر بھی استعمال کئے جاتے تھے۔ آجکل کی طرح نہیں کہ معصوم شہریوں پر بمباری کر کے معصوموں اور بچوں کو بھی مار دیا جائے۔ ایک غیر مسلم نے کتاب لکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ "تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگاتے ہو کہ انہوں نے جنگیں کیں مگر ان کی جنگوں میں تو چند سو یا ہزار لوگ مرے ہوں گے اور تم جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور انسانیت کے ہمدرد سمجھتے ہو تم نے صرف ایک جنگ میں (اس نے جنگ عظیم دوم کا حوالہ دیا کہ) سات کروڑ سے زیادہ لوگوں کو مار دیا جن میں اکثریت عام شہریوں کی تھی۔" لیکن آج بدقسمتی سے مسلمان بھی ان لوگوں سے ہی مدد لے رہے ہیں اور بلا امتیاز مسلمان مسلمانوں کا قتل کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ طریق کہ جب دشمن حملہ کرے اور دشمن قریب آئے تو اس سے جنگ کرنے کے جو مختلف طریقے ہیں۔ (اس پر عمل کریں) یہ خود حملہ کر رہے ہیں اور معصوموں کو مار رہے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُحد والے دن اپنی تلوار کے ساتھ واپس آئے جو کثرتِ قتال کی وجہ سے مڑ چکی تھی۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ سے کہا کہ اس قابل ستائش تلوار کو رکھو۔ یہ میدان جنگ میں خوب کام آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ بات سنی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے آج کمال کی تلوار زنی کی ہے تو سہل بن حُنَیف اور ابودُجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صِمَّہ نے بھی تلوار زنی میں کمال دکھایا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین از حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ کتاب المغازی والسرایا جلد 5 صفحہ 1623 حدیث 4309 مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ ریاض 2000ء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں میں سے ابوعَزَّہ عمرو بن عبداللہ جو کہ ایک شاعر تھا، پر احسان کرتے ہوئے اسے آزاد کر دیا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری پانچ بیٹیاں ہیں اور میرے علاوہ ان کا کوئی نہیں ہے۔ پس آپ مجھے ان کی وجہ سے بطور صدقہ آزاد کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ اس پر ابوعَزَّہ نے کہا کہ میں آپ سے پختہ عہد کرتا ہوں کہ میں آئندہ نہ تو آپ سے جنگ کروں گا اور نہ ہی کسی کی جنگ کے لئے معاونت کروں گا۔ اس بات پر آپ نے اسے واپس بھجوا دیا اور بغیر کسی معاوضہ کے چھوڑ دیا۔ جب قریش اُحد کی طرف نکلنے لگے تو صفوان بن اُمیّہ آیا اور اس نے اسے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ نکلو۔ اس نے کہا کہ میں نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ عہد کیا ہے کہ میں کبھی بھی آپ سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی جنگ کے لئے معاونت کروں گا۔ انہوں نے صرف مجھ پر یہ احسان کیا ہے اور میرے علاوہ کسی پر یہ احسان نہیں کیا۔ تو صفوان نے اسے ضمانت دی کہ اگر وہ قتل کر دیا گیا تو اس کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں بنا لے گا اور وہ زندہ رہا تو اسے مال کثیر دے گا جس سے صرف اس کا عیال ہی کھائے گا۔ (اسے لالچ دیا کہ تم فکر نہ کرو۔ جنگ میں ہمارا ساتھ دو۔ اگر جنگ میں قتل ہو گئے تو تمہاری بیٹیوں کو بھی بیٹیوں کی طرح رکھوں گا اور اگر بچ گئے تو بہت زیادہ مال دوں گا۔) اس پر ابوعَزَّہ عرب کو بلانے اور اکٹھا کرنے نکلا۔ (یہی نہیں کہ خود شامل ہوا بلکہ دوسرے قبائل کو، دوسرے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے نکلا۔) پھر قریش کے ساتھ جنگ اُحد کے لئے بھی نکلا اور دوبارہ پھر جنگ میں قید کیا گیا۔ اس کے علاوہ قریش میں سے کسی کو قید نہیں کیا گیا تھا۔ جب پکڑا گیا تو پوچھا گیا کہ تم نے تو عہد کیا تھا۔ اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں مجبوراً نکلا ہوں اور میری بیٹیاں ہیں۔ پس مجھ پر احسان کر۔ (دوبارہ وہی بات کی کہ میری بیٹیاں ہیں۔ مجھ پر احسان کرو۔ پہلے تو احسان کرتے ہوئے یہ چھوڑا گیا تھا اور پھر جنگ کے لئے نکلا تھا۔) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا وہ عہد کہاں گیا جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ (اب یہ نہیں ہو سکتا۔) اللہ کی قَسم! اب تم مکہ میں یہ نہیں کہتے پھرو گے کہ میں نے دو دفعہ محمد کو (نعوذ باللہ) دھوکہ دیا اور بیوقوف بنایا۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ پھر آپ نے حکم دیتے ہوئے عاصم بن ثابت کو کہا کہ اس کو قتل کر دو۔ پس عاصم آگے بڑھے اور اس کی گردن اڑا دی۔"

(کتاب المغازی از ابو عبد اللہ محمد بن عمر جلد 1 صفحہ 110-111 بدر القتال، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2004ء)

اتنے ظلم کے بعد، ایسی عہد شکنی کرنے کے بعد جب سزا دی جاتی ہے تو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے ظلم کیا۔ اب ہالینڈ کا سیاستدان وِلڈر (Wilder) جو ہے آجکل آپ کی ذات پر بڑے بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا ہے۔ اگر اس دنیا میں اپنے ملک میں بھی وہ ایسے معافی کے نمونے دکھائیں تو پھر سمجھ آئے گی کہ واقعی وہ کسی حد تک اعتراض میں جائز ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں وہ کبھی پیش نہیں کر سکتے۔

واقعہ رجیع اور حضرت عاصم کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین میں بھی کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ صفر چار ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپ کو اطلاع دیں۔ لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عَضَل اور قَارَہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی یہ

خواہش معلوم کر کے بڑے خوش ہوئے اور وہی پارٹی جو خبر رسانی کے لئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرمادی۔ لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولَحْیان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے اور بنولَحْیان نے اس خدمت کے معاوضہ میں عَضَل اور قَارَہ کے لوگوں کے لئے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کئے تھے۔ جب عَضَل اور قارہ کے یہ غدار لوگ عُسْفَان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولَحْیان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوادی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آرہے ہیں تم (ان کو قتل کرنے کے لئے) آجاؤ جس پر قبیلہ بنولَحْیان کے دوسو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آ پکڑا۔ دس آدمی جو مسلمان تھے وہ دوسو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے لیکن مسلمانوں کو ہتھیار ڈالنے کی تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلے پر چڑھ کر مقابلے کے واسطے تیار ہو گئے۔ کفار نے جن کے نزدیک دھوکہ دینا کوئی معیوب فعل نہیں تھا ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ۔ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم تمہاری اس ذمہ داری پر نہیں اتر سکتے۔ اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے اللہ! تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے۔ اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچادے۔ غرض عاصم اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا۔ بالآخر لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 513-514) آپ مزید یہ لکھتے ہیں کہ اسی واقعہ رجیع کے ضمن میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ جب قریش مکہ کو یہ اطلاع ملی کہ جو لوگ بنولَحْیان کے ہاتھ سے رجیع میں شہید ہوئے تھے ان میں عاصم بن ثابت بھی تھے تو چونکہ عاصم نے بدر کے موقع پر قریش کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا تھا اس لئے انہوں نے رجیع کی طرف خاص آدمی روانہ کئے اور آدمیوں کو تاکید کی کہ عاصم کا سر یا جسم کا کوئی عضو کاٹ کر اپنے ساتھ لائیں تا کہ انہیں تسلی ہو اور ان کا جذبہ انتقام تسکین پائے۔ ایک اور روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ جس شخص کو عاصم نے قتل کیا تھا اس کی ماں سُلَافَہ بنت سعد نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پیئے گی۔ لیکن خدائی تصرف ایسا ہوا کہ یہ لوگ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زنبوروں، بھڑوں اور شہد کی مکھیوں کے جھنڈ عاصم کی لاش پر ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں اور کسی طرح سے وہاں سے اٹھنے میں نہیں آتے۔ ان لوگوں نے بڑی کوشش کی کہ یہ زنبور اور مکھیاں وہاں سے اڑ جائیں مگر کوئی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ آخر مجبور ہو کر یہ لوگ خائب و خاسر واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد جلد ہی بارش کا ایک طوفان آیا اور عاصم کی لاش کو وہاں سے بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا۔ لکھا ہے کہ عاصم نے مسلمان ہونے پر یہ عہد کیا تھا کہ آئندہ وہ ہر قسم کی مشرکانہ چیز سے قطعی پرہیز کریں گے حتی کہ مشرک کے ساتھ چھوئیں گے بھی نہیں۔ حضرت عمر کو جب ان کی شہادت اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ کہنے لگے کہ خدا بھی اپنے بندوں کے جذبات کی کتنی پاسداری فرماتا ہے۔ موت کے بعد بھی اس نے عاصم کے عہد کو پورا کروایا اور مشرکین کے مس سے انہیں محفوظ رکھا۔ (سیرت خاتم النبیینؐ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 516) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حَمِیُّ الدَّبْرِ بھی کہا جاتا ہے یعنی جسے بھڑوں یا شہد کی مکھیوں کے ذریعہ بچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد بھی بھڑوں کے ذریعہ آپ کی حفاظت کی۔

حضرت عاصم اور ان کے اصحاب کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر نماز فجر میں قنوت فرمایا جس میں رِعل، ذَکْوَان اور بنولَحْیان پر لعنت کرتے رہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 6 مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عاصمؓ دشمن کے مقابلے میں تیر برساتے جاتے اور ساتھ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے کہ:

اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَیٰوۃُ بَاطِلُ
وَکُلُّ مَا قَضَی الْاِلٰہُ نَازِلُ
بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ اِلَیْہِ اٰیِلُ

یعنی موت برحق ہے اور زندگی بیکار ہے اور خدا کسی انسان کے بارے میں جو فیصلہ کرے وہی نازل ہونے والا ہے اور اس انسان کو بھی اس فیصلہ کو قبول کرنا ہوگا۔ جب حضرت عاصم کے تیر ختم ہو گئے تو وہ نیزے سے لڑنے لگے۔ نیزہ بھی ٹوٹ گیا تو تلوار نکال لی اور لڑتے لڑتے جان دے دی۔

(السیرۃ الحلبیۃ از علامہ ابو فرج نور الدین علی بن ابراہیم جلد 3 صفحہ 234 سریہ رجیع، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت سَہْل بن حُنَیف انصاری ہیں۔ حُنَیف ان کے والد تھے۔ والدہ کا نام ہند بنت رافع تھا۔ والدہ کی طرف سے آپ کے دو بھائی تھے عبداللہ اور نعمان اور ان کی اولاد میں بیٹے اسد اور عثمان اور سعد تھے۔ حضرت سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں مقیم رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت علی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ انہوں نے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت سہل بن حُنَیف عظیم المرتبت صحابی تھے لیکن آپ کے مالی حالات مضبوط نہ تھے۔ حضرت ابنِ عُیَیْنَہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زُہری کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے اموال میں سے حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت ابودُجانہ کے علاوہ انصار میں سے کسی کو حصہ نہیں دیا کیونکہ یہ دونوں تنگدست تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 247 ومن بنی حنش بن عوف.... سہل بن حنیف، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 223 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد حضرت علی نے تین دن اور راتیں مکہ میں قیام کیا اور لوگوں کی وہ امانتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد تھیں وہ انہیں واپس کیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور آپ کے ساتھ حضرت کلثوم بن ہِدْم کے ہاں ٹھہرے۔ دوران سفر ایک دو رات قُبَا میں حضرت علی کا قیام رہا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ قُبَا میں ایک مسلمان عورت تھی جس کا خاوند نہیں تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رات گئے ایک آدمی آ کے اس کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اس پر وہ عورت باہر آتی ہے۔ وہ آدمی کوئی چیز اسے دیتا ہے اور وہ لے لیتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس معاملہ پر شک ہوا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اے اللہ کی بندی! یہ آدمی کون ہے جو ہر رات تمہارے دروازے پر دستک دیتا ہے اور جب تم باہر آتی ہو تو تمہیں کوئی چیز پکڑا جاتا ہے جس کا مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے۔ اور تم ایک مسلمان عورت ہو تمہارا شوہر بھی نہیں ہے اس لئے یہ اس طرح رات کو نکلنا اور کسی غیر مرد سے اس طرح بات کرنا یا چیز لینا ٹھیک نہیں ہے۔ اس عورت نے کہا کہ یہ سَہْل بن حُنَیف ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ میں اکیلی عورت ہوں اور میرا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے جب شام ہوتی ہے تو یہ اپنے لوگوں کے، قوم کے، رشتہ داروں کے بتوں کو توڑتے ہیں اور پھر مجھے لا کر دے دیتے ہیں تا کہ میں انہیں جلا دوں۔ اور ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت سہل کی وفات تک آپ کا یہ واقعہ بیان کرتے تھے یعنی کہ اپنے لوگوں میں شرک مٹانے کے لئے آپ نے یہ ایک ترکیب استعمال کی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 348 ہجرۃ الرسول ﷺ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت سَہْل بن حُنَیف ان عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے جنہوں نے اُحد کے روز ثابت قدمی دکھائی۔ اس روز انہوں نے موت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر ڈٹے رہے۔ جب دشمن کے شدید حملے کی وجہ سے مسلمان بکھر گئے تھے اس دن انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر چلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَبِّلُوْا سَھْلًا فَاِنَّہٗ سَھْلٌ۔ کہ سہل کو تیر پکڑاؤ کیونکہ تیر چلانا اس کے لئے آسان امر ہے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 223 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) پھر بیان کیا جاتا ہے کہ غَزْوَل ایک ماہر نیزہ باز یہودی تھا اس کا پھینکا ہوا نیزہ وہاں تک پہنچ جاتا تھا جہاں دوسروں کے نیزے نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بنونضیر کے محاصرہ کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خیمہ تیار کیا گیا۔ غَزْوَل نے نیزہ پھینکا جو کہ اس خیمے تک پہنچ گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو یعنی خیمہ کو وہاں سے ہٹا دیں۔ چنانچہ اس کی جگہ تبدیل کر دی گئی۔ پھر اس کے بعد حضرت علی اس شخص کی گھات میں گئے۔ غزول ایک گروہ کو ساتھ لئے مسلمانوں کے کسی بڑے سردار کو قتل کرنے کے ارادے سے نکل رہا تھا۔ حضرت علی نے موقع پا کر اسے قتل کر دیا اور اس کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھاگ گئے۔ ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی ہی قیادت میں دس افراد پر مشتمل ایک دستہ روانہ فرمایا جنہوں نے ان لوگوں کا تعاقب کر کے ان کو قتل کر دیا اس لئے کہ وہ جنگ کے لئے اور چھپ کر حملہ کر کے قتل کرنے کے لئے نکلے تھے۔ اس دستہ میں جو حضرت علی کے ساتھ گیا تھا حضرت اَبودُجانہ اور حضرت سہل بن حُنَیف بھی شامل تھے۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 359 غزوۃ بنونضیر، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1999ء) کوئی دن نہیں تھا جو اس زمانے میں آرام و سکون سے گزرتا ہو ہر وقت دشمن حملے کی تاک میں تھا۔ تو ایسے دشمنوں کے ساتھ پھر یہی سلوک ہونا چاہئے تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد وادِی القُرٰی کا رخ فرمایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر وادِی القُرٰی میں اترا تو یہود پہلے سے جنگ کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ انہوں نے تیروں کے ساتھ استقبال کیا۔ مسلمانوں پر تیر پھینکنے شروع کر دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام جس کا نام مِدْعَم

تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کجاوہ وغیرہ اتار رہا تھا کہ ایک اندھا تیر آ کر اسے لگا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً صف بندی کا حکم دیا۔ لواء حضرت سعد بن عُبادہ کو عنایت فرمایا اور جھنڈوں میں سے ایک حضرت حُبَابؓ بن مُنذر اور دوسرا حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور تیسرا حضرت عبَّاد بن بِشر کو سونپا۔ اس لڑائی کے نتیجہ میں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کے زیرنگیں آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فتح عطا فرمائی اور یہاں سے اللہ تعالیٰ نے کثیر مال عطا فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چار دن قیام فرمایا۔ صحابہ میں غنائم تقسیم فرمائے۔ یہاں کی زمین اور باغات یہود کے پاس رہنے دیئے۔ باوجود فتح کرنے کے زمین اور باغات جو تھے ان لوگوں کے پاس ہی رہنے دیئے مگر اپنی طرف سے ان پر ایک عامل مقرر فرما دیا۔ تو یہ ہے دشمن سے بھی حسن سلوک کی اعلیٰ مثال کہ ملکیت ان کے پاس ہی رہی اور ان سے کچھ ٹیکس یا حصہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق اگر ایسے دشمن کے مال اور جائیداد پر قبضہ بھی کر لیا جاتا تو حرج نہیں تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا۔

(شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ جلد3 صفحہ 301 تا 303 دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

(امتاع الاسماع جلد1 صفحہ 326-325 غزوۃ وادی القری، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی کتاب میں سیرت خاتم النبیینؐ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب شام کا ملک فتح ہوا اور وہاں کی عیسائی آبادی اسلامی حکومت کے ماتحت آ گئی تو ایک دن جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سہل بن حُنَیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے کسی شہر میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس سے ایک عیسائی کا جنازہ گزرا۔ یہ دونوں اصحاب اس کی تعظیم میں کھڑے ہوئے۔ ایک مسلمان نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ نہیں تھا اور ان اخلاق سے ناآشنا تھا جو اسلام سکھاتا ہے یہ دیکھ کر بہت تعجب کیا اور حیران ہو کر سہل اور قیس سے کہا کہ یہ تو ایک ذمّی عیسائی کا جنازہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم جانتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ غیر مسلموں کے جنازے کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں ہے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 657-656) پس یہ ہے ایک طریق انسانیت کے احترام اور مذاہب کے درمیان نفرتیں ختم کرنے کا جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور وہی اسوۂ حسنہ پھر صحابہ نے بھی اپنایا۔

ابووائل سے روایت ہے کہ ہم صِفِّین میں تھے کہ حضرت سہل بن حُنَیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے لوگو! اپنے آپ کو ہی غلطی پر سمجھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہم مقابلہ کی صورت دیکھتے تو ضرور مقابلہ کرتے۔ اتنے میں حضرت عمر بن خطاب آئے۔ (یعنی حدیبیہ کے واقعہ کا ذکر ہو رہا ہے) اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ کافر باطل پر؟ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا کیا ہمارے مقتول جنت میں نہیں اور ان کے مقتول آگ میں نہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن جو صلح کر رہے ہیں تو اپنے دین سے متعلق ایسی ذلّت کیوں برداشت کریں۔ کیا ہم یہاں سے یونہی لوٹ جائیں یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے ہرگز کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے وہی کچھ کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ پھر بخاری نے ہی لکھا ہے۔ وہ آگے حدیث لکھتے ہیں کہ پھر سورۃ فتح نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو آخر تک پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

(صحیح البخاری کتاب الجزیہ باب اثم من عاھد ثم غدر حدیث 3182)

اس حدیث کی شرح میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ صِفِّین عراق اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت علی اور حضرت معاویہ کا مقابلہ ہوا اور جب حضرت معاویہ کی فوج کے لوگوں کو یہ محسوس ہوا کہ ان کو شکست ہونے لگی ہے۔ تو انہوں نے قرآن مجید کو اونچا کیا اور کہا کہ قرآن مجید کو حَکم بنا کر فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ اس پر جنگ بند ہو گئی۔ حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان ہو گیا۔ بعض لوگوں کی طرف سے جنگ بندی پر اعتراضات بھی ہوئے۔ حضرت سہل حضرت علی کی طرف سے شریک تھے۔ حضرت سہل بن حُنَیف نے ان سے کہا کہ اِتَّھِمُوْا اَنْفُسَکُمْ۔ کہ اپنی رائے ہی کو نادرست سمجھو کیونکہ اس سے قبل صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عمر کو بھی غلط فہمی پیدا ہوئی تھی لیکن آخر واقعات نے بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت اور ایفائے عہد کو برکت دی گئی اور آپ خطرے سے محفوظ ہو گئے۔ تو کہتے ہیں پھر آپ نے کہا کہ لوگ جس بات کو کمزوری اور ذلت پر محمول کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو قوت وعزت کا باعث بنا دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹی بڑی بات میں معاہدہ کی نگہداشت ملحوظ رکھی ہے۔ (شرح صحیح البخاری از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جلد5 صفحہ 543) گو یہاں تو دھوکہ ہوا اور وہ نتائج نہیں نکلے لیکن مومن کو ہمیشہ حسن ظن رکھنا چاہئے اور جو معاہدے اللہ تعالیٰ کے نام پر کئے جانے کی کوشش کی جائے تو ساری چیزیں دیکھ کر اسے کر لینا چاہئے یہی مومنانہ شان ہے۔ لیکن بہرحال دوبارہ دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ وہاں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا بھی دیا تھا۔ اسی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سہل نے یہ کہا کہ اگر معاہدہ ہو رہا ہے، جنگ بندی ہو رہی ہے تو ہمیں بھی صلح حدیبیہ والے واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے صلح کر لینی چاہئے۔

حضرت سہل بن حُنَیف سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مکہ کی طرف میرے پیامبر ہو۔ پس تم جا کر انہیں میرا اسلام پہنچانا اور ان سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں تین باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اپنے باپ دادا کی قسمیں نہ کھاؤ۔ باپ دادا کی قسمیں کھانا منع ہے۔ گناہ ہے۔ جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو اپنا منہ اور پیٹھ قبلہ رخ کر کے نہ بیٹھو۔ شمالاً جنوباً بیٹھنا چاہئے۔ اسی طرح تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو۔ (المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب سہل بن حنیف، حدیث 5837 دارالفکر بیروت 2002ء) اس میں بھی بڑی حکمت ہے کئی قسم کے بیکٹیریا ہوتے ہیں جس سے انفیکشن کا خطرہ ہوتا ہے۔ آجکل تو ٹشو اور پانی کا رواج ہے لیکن اس زمانے میں جنگلوں میں پتھر اور ہڈیاں وغیرہ استعمال کی جاتی تھیں جس سے آپ نے منع فرمایا۔

جیسا کہ پہلے حضرت علیؓ کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری تلوار نے آج کمال کر دیا تو حضرت عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف کے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ ان کی تلواروں نے بھی آج کمال کیا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی گئی تب بھی سہل جو تھے وہ ان کے ساتھ تھے۔ جب حضرت علی بصرہ کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت سہل کو اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ آپ حضرت علی کے ساتھ جنگ صِفِّین میں شامل ہوئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کو بلاد فارس کا والی مقرر فرمایا لیکن وہاں کے لوگوں نے آپ کو نکال دیا جس پر حضرت علیؓ نے حضرت زیاد کو بھیجا جن سے اہل فارس راضی ہوئے اور مصالحت کی اور خراج ادا کیا۔ نکال اس لئے نہیں دیا تھا کہ نعوذ باللہ آپ کوئی غلط کام رہے تھے بلکہ مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ ہر ایک انسان کی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں اس لحاظ سے حضرت زیاد اہل فارس کو بہتر رنگ میں قابو کر سکے اور پھر ان سے مصالحت بھی ہو گئی اور خراج وغیرہ بھی وصول کیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد2 صفحہ 223 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) حضرت سہل بن حُنیف کی وفات جنگ صفین سے واپسی پر کوفہ میں 38 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی۔

حضرت حَنَش بن مُعْتَمِر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سہل بن حُنیف کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے میدان میں تشریف لائے۔ حضرت علیؓ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیرات کہیں۔ یہ بات کچھ لوگوں کو ناگوار گزری۔ اس پر آپ نے لوگوں کو کہا کہ حضرت سہل بدری صحابی ہیں۔ جب ان کا جنازہ جَبَّانَۃ کے مقام پر پہنچا تو حضرت قَرَظَہ بن کعب اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ہمیں ملے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المومنین! ہم حضرت سہل کی نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اس پر حضرت علی نے انہیں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی۔ پس انہوں نے حضرت قَرَظَہ کی امامت میں حضرت سہل کی نماز جنازہ ادا کی۔ (المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب سہل بن حنیف حدیث 5827 دارالفکر بیروت 2002ء)، (الطبقات الکبری لابن سعد جلد3 صفحہ 248 ومن بنی حنش بن عوف .... سہل بن حنیف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ حضرت جَبَّار بن صَخْرؓ ہیں۔ صَخْر بن اُمَیَّہ کے بیٹے تھے۔ حضرت جَبَّار ستّر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جَبَّار اور حضرت مِقداد بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی۔ غزوہ بدر کے وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خَارِص (یعنی کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ کرنے والا) بنا کر خیبر وغیرہ بھیجا کرتے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں تیس ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی۔ حضرت جَبَّار غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمرکاب تھے۔ (الطبقات الکبری لابن سعد جز3 صفحہ 293 ومن بنی عبید بن عدی ....، داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) (المعجم الکبیر للطبرانی جلد2 صفحہ 270 جبار بن صخر، طبع ثانی داراحیاء التراث العربی بیروت) حضرت جبار بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ کی طرف جا رہے تھے کہ کون ہم سے پہلے اُثَایَہ مقام پر جائے اور ہمارے پہنچنے تک اس کے حوض کے سوراخوں کو مٹی سے درست کرے اور اسے فراغ کر کے اس میں پانی بھر دے گا۔ ابواُوَیس ایک راوی کہتے ہیں کہ یہ وہ جگہ تھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ

فرمایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جبار نے بیان کیا کہ اس پر میں کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ میں یہ خدمت سرانجام دوں گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ۔ پس میں آیا یہ پہنچا اس کے حوض کو مرمت کر کے اسے کھلا کیا اور اسے بھر دیا۔ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا اور مجھے نہیں جگایا مگر اس شخص نے جس کی اونٹنی اس سے چُھوٹی جا رہی تھی۔ (یعنی کہ بہت تیز وہاں پر پہنچی) اور وہ اسے حوض پر جانے سے روک رہا تھا۔ (اونٹنی پانی کی طرف جا رہی تھی)۔ اس شخص نے مجھے کہا اے حوض والے! اپنے حوض پر پہنچو تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا جی۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضور نے اپنی سواری کو گھاٹ پر اتارا۔ پھر آپ مڑے اور سواری کو بٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا برتن لے کر میرے ساتھ آؤ۔ میں برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو فرمایا۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا کام یہ فرمایا کہ وضو کیا اور نفل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں بائیں طرف کھڑا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا۔ یعنی آنحضرتؐ کے نفل پڑھتے ہوئے انہیں یہ خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل پڑھنے چاہئیں تو یہ بائیں طرف کھڑے ہو گئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہاتھ پکڑ کے دائیں طرف کر دیا کہ جب باجماعت نماز ہو رہی ہو اور دو شخص ہوں تو دوسرے کو امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں پس ہم نے نماز پڑھی اور ابھی ہم نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ باقی لوگ بھی آ گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 330 اول مسند المکیین والمدنیین حدیث جبار بن صخر عن النبیؐ حدیث نمبر 15550 عالم الکتب بیروت 1998ء)

غزوہ بدر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ نَوْفَلَ ابْنَ خُوَيْلِدٍ۔ کہ اے اللہ! نوفل بن خُوَیلد جو کہ قریش مکہ کے مشرکین کا ایک سردار تھا، کے مقابل میرے لئے کافی ہو جا۔ حضرت جبّار بن صخر نے اسے قیدی بنایا ہوا تھا اور حضرت علیؓ اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کسی کو نوفل کی کچھ خبر ہے؟ حضرت علی نے عرض کیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس پر آپ نے یہ دعا کی کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی جناب سے میری دعا قبول فرمائی۔ یہ بڑا شدید دشمن تھا۔ اس کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کو کہا تھا میرے لئے کافی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اس کے قتل کے سامان پیدا کئے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد 4 صفحہ 49 غزوہ بدر الکبریٰ، ذکر رمی رسول اللہ ﷺ الکفار بالحصباء.... دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تو ہر شخص کو خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر قیام کریں۔ اس کے بارے میں بہت سارے حوالے آتے ہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں میری اونٹنی بیٹھے گی وہیں میرا قیام ہوگا۔ جب اونٹنی مدینہ کی گلیوں سے گزری تو ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری طرف قیام کریں۔ لیکن آپ یہی فرماتے تھے کہ اس کا راستہ چھوڑ دو اس کو حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ کی مرضی سے یہ خود ہی بیٹھے گی۔ یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی چلتے چلتے جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اس جگہ پہنچی اور مسجد کے دروازے والی جگہ پر بیٹھ گئی۔ جب اونٹنی بیٹھ چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ آپ ابھی اونٹنی پر ہی تشریف فرما تھے کہ پھر وہ اونٹنی اٹھی اور تھوڑا آگے گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نکیل چھوڑی ہوئی تھی۔ پھر وہ اونٹنی دوبارہ وہیں آ کر بیٹھ گئی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ اس موقع پر حضرت جبّار بن صخر اس امید پر کہ اونٹنی بنوسلمہ کے محلے میں جا کر ٹھہرے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ نہ اٹھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہمارا قیام ہوگا اور آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔ (المؤمنون: 30) کہ اے میرے رب! تو مجھے ایک مبارک اترنے کی جگہ پر اتار اور تو اتارنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون سب سے قریب ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری نے عرض کیا کہ مَیں یا رسول اللہ! یہ میرا گھر ہے۔ یہ میرا دروازہ ہے اور ہم نے آپ کا کجاوہ اندر رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اور ہمارے آرام کرنے کی جگہ تیار کرو۔ پس وہ گئے اور آپ کے آرام کرنے کی جگہ تیار کی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد 3 صفحہ 273-272، جماع ابواب الہجرۃ الی المدینۃ الشریفۃ الباب السادس فی قدومہ ﷺ ..... دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

شأس بن قیس ایک عمر رسیدہ شخص تھا اور سخت کافر تھا۔ مسلمانوں سے سخت شدید کینہ اور بغض رکھتا تھا۔ اس کا گزر مسلمانوں کی ایک جماعت پر ہوا جو مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ جب اس نے ان کی باہمی الفت، اتحاد اور آپس کی صلح کاری دیکھی کہ یہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہنسی خوشی پیار اور محبت سے باتیں کر رہے ہیں۔ صلح کی جو یہ فضا تھی یہ جاہلیت کی دشمنی کے بعد اسلام کی بدولت انہیں حاصل ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ان لوگوں کی دشمنیاں تھیں۔ لیکن اسلام کی بدولت انہیں صلح کی، باہمی الفت اور پیار اور محبت کے سلوک کی توفیق ملی تو کہتے ہیں وہ ایسی بات کو دیکھ کے غضبناک ہو گیا کیونکہ جب وہ مسلمان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ملا دیا۔ شأس بن قیس نے کہا کہ بنو قَیلَہ کے سردار اس علاقے میں بیٹھے ہیں۔ جب تک ان کے سردار آپس میں اکٹھے ہیں ہمیں قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ جو دشمنیاں ہیں وہ دوستیوں میں بدل جائیں بلکہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ساتھ تھا اس کام پر لگایا کہ ان کے پاس جا کر ان کے ساتھ بیٹھے اور جنگ بُعاث اور اس سے پہلے کے حالات کا ذکر چھیڑے اور انہیں وہ شعر سنائے جو یہی لوگ اور دو مختلف قبیلے ایک دوسرے کے خلاف کہا کرتے تھے۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور ایک قبیلے نے جنگ میں جو دوسرے قبیلے کے خلاف اشعار کہے تھے ان میں سے بعض پڑھے۔ اس بات نے گویا ان کے سینوں میں آگ بھڑکا دی۔ دوبارہ وہی جاہلیت کا شعر سن کر جاہلیت کا زمانہ ان پر عود کر آیا۔ اس پر دوسرے قبیلے والوں نے کہا کہ ہمارے شاعر نے اس دن ایسے ایسے کہا تھا اس نے بھی وہی جاہلانہ شعر پڑھ دیئے۔ پھر پہلے قبیلے والوں نے کہا کہ ہمارے شاعر نے اس دن ایسے ایسے کہا تھا۔ پس وہ سب آپس میں ایک وقت تھا کہ محبت اور پیار سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے لیکن اس فتنہ کی وجہ سے آپس میں تلخ کلامی کرنے لگے، جھگڑنے لگے اور تفاخر کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے دو افراد حضرت اوس بن قَیظی اور حضرت جبّار بن صخر باہم الجھ پڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم ابھی جنگ کا آغاز کر دیتے ہیں۔ یہاں تک نوبت آ گئی کہ دونوں فریق غصہ میں آ کر لڑائی کی جگہ مقرر کرنے لگے اور زمانہ جاہلیت کے دعوے کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی خبر پہنچی تو آپ اوس اور خزرج کے پاس آئے۔ آپ کے ساتھ مہاجرین صحابہ کرام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیا تم اب بھی جاہلیت والے دعوے کرتے ہو جبکہ مَیں تمہارے درمیان موجود ہوں اور اللہ نے تمہیں اسلام کی طرف ہدایت دے دی ہے اور اس کے ذریعہ تمہیں عزت بخشی اور تم سے جاہلیت کا معاملہ ختم کر دیا۔ تمہیں کفر سے بچا لیا ہے اور تم میں باہم الفت ڈال دی ہے۔ کیا تم پہلے کی طرح کفر میں لوٹنے لگے ہو۔ صحابہ کرام کو پتہ چل گیا کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے اور ان کے دشمن کی چال ہے۔ پس انہوں نے اپنے ہتھیار پھینکے اور رونے لگ گئے اور اوس اور خزرج کے افراد آپس میں گلے ملنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سر تسلیم خم کئے اطاعت کا دم بھرتے واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن شأس بن قیس کی لگائی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اس پر یہ آیت بھی اتری کہ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ (آل عمران 99-100) کہ ان سے کہہ دے اے اہل کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ اس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔ اور کہہ دے اے اہل کتاب! تم اسے جو ایمان لایا ہے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو یہ چاہتے ہوئے کہ اس راہ میں کجی پیدا کرو جبکہ تم حقیقت پر گواہ ہو اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

حضرت اوس بن قَیظی اور حضرت جبّار بن صخر اور جو اُن کے ساتھی تھے جنہوں نے شأس کے بہکاوے میں آ کر جاہلیت کے زمانے کی طرح کا مظاہرہ کیا تھا ایسے لوگوں کے بارے میں بھی پھر یہ حکم نازل ہوا کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ۔ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ۔ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (آل عمران 101-102) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی کسی گروہ کی اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد ایک دفعہ پھر کافر بنا دیں گے اور تم کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراطِ مستقیم

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کی طرف ہدایت دیا گیا ہے۔(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد3 صفحہ 399-398، جماع ابواب **بعض امور دارت بین رسول اللہ ﷺ و بین الیھود والمنافقین الباب السابع فی ارادۃ شأس بن قیس**.... دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

بہرحال یہ حالت تھی ان صحابہ کی۔ ایک وقت میں شیطان کے دھوکہ میں تو آ گئے لیکن جب احساس دلایا گیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ کیوں جہالت میں واپس جا رہے تھے تو فوراً ندامت پیدا ہوئی اور صلح کی طرف قدم بڑھایا بلکہ محبت اور بھائی چارے کا اظہار کیا۔ تو یہ ان کے نمونے تھے۔

اب جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر جھوٹی غیرتوں اور اَناؤں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے لئے بھی یہ ایک عظیم اسوہ ہے۔ اگر وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے جنگیں کرنے والے بھائی بھائی بن گئے تو اب ایک کلمہ پڑھنے والے بلکہ ایک جماعت میں پیدا ہونے والے لوگ کیوں اپنی اَناؤں کو ختم نہیں کر سکتے۔ بہت سارے معاملات ایسے آتے ہیں کہ جھوٹی اناؤں کی وجہ سے رنجشیں چلتی ہیں، مہینوں سالوں چلتی ہیں۔ بعض نوجوان لکھتے ہیں کہ اب جو نئی نسل ہے وہ ایک دوسرے سے رشتے قائم کرنا چاہتی ہے تو ہمارے خاندانوں کی رنجشوں کی وجہ سے، اپنے بزرگوں کی وجہ سے، اپنے بڑوں کی وجہ سے، بزرگ تو نہیں کہنا چاہئے، بڑوں کی وجہ سے وہ رشتے قائم نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کو عقل کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے یہی محبت اور پیار کی تعلیم دی ہے۔ اکائی کی تعلیم دی ہے اور ایک قوم بنایا ہے، ہمیں ایک قوم بن کے رہنا چاہئے اور جھوٹی اَناؤں میں دوبارہ ڈوبنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عقل دے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے یہود کو خیبر سے نکالا تو خود انصار و مہاجرین کو ساتھ لے کر جن میں حضرت جَبَّار بن صَخْرؓ اور حضرت یزید بن ثابت بھی تھے خیبر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ دونوں حضرات خیبر کی پیداوار کا تخمینہ لگانے جایا کرتے تھے اور ان دونوں آدمیوں نے اسی تقسیم کے مطابق جو پہلے سے تھی ہر ایک کا حصہ علیحدہ کر دیا۔ وادی قریٰ کی تقسیم میں حضرت عمر نے جہاں دیگر اصحاب کو حصہ دیا وہاں ایک حصہ حضرت جبار بن صخر کو بھی دیا گیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد 3 صفحہ 639، امر فدک فی خبر خیبر، المکتبۃ العصریہ صیدا 2011ء)

تو یہ تھے ان صحابہ کے بعض حالات۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

☆...☆...☆

بقیہ: اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ

از صفحہ نمبر 4.....................

رہے تھے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

شاہ فیصل کی اس خواہش کی وجہ کیا تھی؟ اس بحث میں جائے بغیر چند امور توجہ طلب ہیں۔ کسی بھی ملک میں جب آئینی ترمیم کی جائے تو یہ فیصلہ بیرونی مداخلت کی وجہ سے نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ خودمختار ممالک آزادانہ طور پر یہ فیصلہ خود کرتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ جمہوری طرز پر کیا گیا تھا۔ کیا جمہوری ممالک اپنے آئین میں ترامیم دوسرے ممالک سے مالی مدد کے عوض کرتے ہیں۔؟ اور ملک بھی وہ جہاں خود جمہوریت کا وجود نہ ہو۔

اگر اس مداخلت کو قبول کرنے کی وجہ وہ مالی مدد نہیں تھی جو کہ سعودی عرب سے لینی مقصود تھی تو کیا تھی؟ اگر سعودی مدد کے عوض یہ خدمت کی گئی تھی کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تو ایسا کرنا پاکستان کی خودمختاری کو فروخت کرنے کے مترادف تھا۔

شاید اس دعوے کو کوئی شخص محض Conspiracy Theory قرار دے۔ تو ایک اور بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ پاکستان وہ واحد ملک نہیں تھا جس کے آئین میں اپنی مرضی کی مذہبی نوعیت کی تبدیلیوں کے لئے سعودی عرب کے شاہ فیصل نے دباؤ ڈالا تھا۔

بنگلہ دیش کے پہلے وزیر قانون کمال حسین صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ستمبر 1973ء میں الجزائر میں بنگلہ دیش کے وزیرِ اعظم شیخ مجیب الرحمن صاحب اور سعودی بادشاہ شاہ فیصل کے درمیان ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں شاہ فیصل نے کہا کہ وہ بنگلہ دیش کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور اس مدد کے حصول میں سہولت ہو جائے گی اگر بنگلہ دیش اپنے آئین میں جو سیکولر شقیں ہیں، ان پر نظرِ ثانی کرے۔ کمال حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ شیخ مجیب الرحمن صاحب نے ثابت قدمی سے اس پیشکش کو قبول نہیں کیا اور بنگلہ دیش کے آئین میں ان شقوں کی شمولیت کی وجہ بیان کی۔ پاکستان کے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے بعد بھی سعودی عرب نے بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

پھر نومبر 1974ء میں سعودی عرب میں کمال حسین صاحب اور شاہ فیصل کی ملاقات ہوئی۔ اس میں شاہ فیصل نے ان سیکولر شقوں کا مسئلہ دوبارہ اُٹھایا اور کمال حسین صاحب کو ان شقوں کی وضاحت کرنی پڑی۔

اگر ڈاکٹر مبشر حسن صاحب اور کمال حسین صاحب کے بیانات قبول کئے جائیں، اور بظاہر قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، تو یہ صورتِ حال سامنے آتی ہے کہ اُس وقت ایک سے زائد ممالک میں یہ عمل جاری تھا۔

(Bangladesh Quest for Freedom and Justice, by Kamal Hossain, published by Oxford University Press,p 191 –194)

اس فیصلہ میں بہت سے تاریخی واقعات کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جماعت کے خلاف چلنے والی شورش کا ذکر بھی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اپوزیشن کی قرارداد کا ذکر بھی تفصیل سے ہے۔ لیکن جب اسمبلی کی اُس کارروائی کا مرحلہ آتا ہے جب امام جماعتِ احمدیہ نے محضرنامہ پڑھا تھا تو یہ ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ کا موقف کیا تھا؟

جب جماعتِ احمدیہ کے وفد سے سوال و جواب کا طویل سلسلہ چلا تو اس ذکر کو مختصر کر کے سیدھا اٹارنی جنرل صاحب کی آخری تفصیلی تقریر کا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ قومی اسمبلی نے یہ طے کیا تھا کہ سپیشل کمیٹی اس بات پر غور کرے گی کہ اسلام میں اس شخص کی کیا حیثیت ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ سمجھتا ہو؟ اور قواعد کی رو سے یہ سپیشل کمیٹی اس بات کی پابند تھی کہ اس سوال پر کارروائی چلائے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کا محضرنامہ سننے کے بعد اٹارنی جنرل صاحب اور ممبرانِ اسمبلی نے یہی مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر سوال و جواب کا سلسلہ نہ ہی چلایا جائے تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ اتنے روز غیر متعلقہ سوالات میں وقت ضائع کیا گیا۔

غلط حوالے

اس فیصلہ میں اس ذکر سے بچنے کی ایک اور وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پڑھ رہے تھے ان کی بنیاد کچھ حوالوں پر تھی جو کہ جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر سے پیش کئے جا رہے تھے۔ لیکن ان میں سے کئی حوالے ساری کارروائی میں غلط ثابت ہوتے رہے۔ یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی کہ اس تواتر کے ساتھ یحییٰ بختیار صاحب نے غلط حوالے کیوں دیئے۔ یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ انہیں سوالات مہیا کرنے والے ممبران اور علماء نے اتنے غلط حوالے کس طرح مہیا کئے۔ علماء اور وکلاء کی ایک لمبی چوڑی ٹیم دن رات کام کر رہی تھی۔ ان کو لائبریرین اور عملہ بھی مہیا تھا۔ اور انہیں تیاری کے لئے کافی وقت بھی دیا گیا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کے وفد کو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کیا سوال کیا جائے گا جبکہ سوال کرنے والے اپنی مرضی سے سوالات کرتے تھے۔ پھر بھی مسلسل ان کے پیش کردہ حوالے غلط نکلتے رہے اور یہ عمل اتنے دن بغیر کسی وقفہ کے جاری رہا۔ اگر سوالات میں پیش کئے گئے حوالے اس طرح غلط نکل رہے ہوں تو سوالات کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ نہ معلوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا تصرف تھا کہ آخر تک یہ لوگ اس بنیادی نقص کو دور ہی نہ کر سکے۔

خاکسار نے اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر مبشر حسن صاحب سے انٹرویو بھی لیا تھا۔ ڈاکٹر مبشر حسن صاحب اس وقت بھٹو صاحب کی کابینہ میں وزیرِ خزانہ تھے اور قومی اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ جب ہم نے اس بارے میں ڈاکٹر مبشر حسن صاحب سے سوال کیا تو انہوں نے کمال قولِ سدید سے جواب دیا:

''یہ ہوا ہی کرتے ہیں۔ دن رات ہوتا ہے۔ یحییٰ بختیار بیوقوف آدمی تھا۔ بالکل جاہل۔ اور اس کو تو جو کسی نے لکھ کر دے دیا اس نے وہ کہہ دیا۔''

جب یہ سوال اس اضافہ کے ساتھ دہرایا گیا کہ جب ان کو عملہ اور دیگر سہولیات بھی میسر تھیں تو پھر بار بار یہ غلطیاں کیوں ہوئیں؟ تو اس پر جو سوال و جواب ہوئے وہ درج کئے جاتے ہیں۔

''**ڈاکٹر مبشر حسن صاحب**: ارے بابا! وہ کارروائی ساری Fictitious (بناوٹی) تھی۔

سلطان: وہ اسمبلی کی کارروائی ساری fictitious تھی؟

ڈاکٹر مبشر حسن صاحب: فیصلہ پہلے سے ہوا ہوا تھا کہ کیا کرنا ہے۔ [اس انٹرویو کی ریکارڈنگ محفوظ ہے]

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جب قومی اسمبلی کی کارروائی منظرِ عام پر آئی اور اللہ وسایا صاحب کو مجبوراً نئی کتاب شائع کرنی پڑی تو اس کے پیش لفظ میں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے حوالوں کے معاملہ میں دجل سے کام لیا ہے۔ سپیشل کمیٹی میں جو غلط حوالے پیش کئے گئے تھے، ان کی جگہ صحیح حوالے میرے پاس ہیں اور میں بین القوسین انہیں شائع کر رہا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ [ویسے وہ یہ دعویٰ بھی پورا نہیں کر سکے] عقل اللہ وسایا صاحب کے عذر کو قبول نہیں کر سکتی۔ جب یہ کارروائی ہو رہی تھی تو جماعتِ احمدیہ کے وفد کے سامنے اٹارنی جنرل صاحب نے جماعت کے لٹریچر سے حوالے پیش کر کے سوالات کئے اور کتابیں سامنے موجود تھیں۔ اور جو حوالے انہوں نے اپنی ٹیم کی مدد سے پیش کیے، جماعتِ احمدیہ نے ان سوالات پر اور حوالوں پر جواب دینے تھے۔ جب وہ حوالے غلط نکلے تو قصور اٹارنی جنرل صاحب اور ان کی اعانت کرنے والے مولوی حضرات کی ٹیم کا ہے۔ اگر وہ حوالے غلط تھے تو غلط حوالے پیش کرنے والوں کو ہی خفت اُٹھانی پڑے گی اور انہیں ہی قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔

اب جبکہ اس کارروائی کو چالیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے تو انہیں خیال آیا ہے کہ اب ہم صحیح حوالے پیش کر دیں گے۔ یہ تو ایک مضحکہ خیز دعویٰ ہے کہ کارروائی چالیس سال پہلے ہوئی اور حوالے اب پیش کرنے کی نوید سنائی جا رہی ہے۔

اور اللہ وسایا صاحب آپ تو اُس کارروائی کا حصہ ہی نہیں تھے۔ آپ کو تو یہ حق ہی نہیں کہ ان کی طرف سے حوالے پیش کریں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو جماعتِ احمدیہ کے محضرنامے اور اس کے ضمیمہ جات کو سپیشل کمیٹی کی کارروائی کے حصہ کے طور پر شائع کریں [جس کی ہمت آپ کو اب تک نہیں ہو رہی] لوگ خود دونوں کا موازنہ کر کے فیصلہ کر لیں گے۔

یحییٰ بختیار صاحب کی اختتامی تقریر کی عبارت تبدیل کر دی گئی

اب ہم اس ذکر کی طرف آتے ہیں کہ جسٹس شوکت عزیز صاحب کے اس فیصلہ میں 1974ء میں بننے والی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کے کس حصہ کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے؟ اس فیصلہ کے صفحہ 59 پر لکھا ہے:

"whereas, Mr. Yahya Bukhtiar, Attorney General gave following historical comments on 5 &6th September. 1974"

ترجمہ: جبکہ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار صاحب نے 5 اور 6 ستمبر 1974ء کو مندرجہ ذیل تاریخی تبصرہ کیا۔

اس کے بعد اس فیصلہ کے صفحہ 59 سے صفحہ 70 تک اٹارنی جنرل صاحب کی اس تقریر کا متن درج کیا گیا ہے جو انہوں نے سپیشل کمیٹی میں دوسری آئینی ترمیم کے بارے میں بحث سمیٹتے ہوئے کی تھی۔ جب ہم نے اس حصہ کا مطالعہ شروع کیا تو ایک ایسی صورتِ حال سامنے آئی جو افسوسناک ہی نہیں بلکہ المناک بھی تھی۔ ایک ناقابلِ یقین نتیجہ سامنے آ رہا تھا۔

معزز عدالت کے فیصلہ میں اٹارنی جنرل صاحب کی تقریر کی عبارت کو تبدیل کر کے درج کیا گیا ہے۔ پہلے سپیشل کمیٹی میں پیش ہونے والے جعلی حوالے کیا کم تھے؟ کہ اب اس کمیٹی کی کارروائی میں بھی تحریف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مکمل موازنہ تو اس مضمون میں نہیں سما سکتا لیکن ہر کوئی قومی اسمبلی کی شائع کردہ کارروائی اور اس فیصلے میں درج تقریر کے متن کو پڑھ کر موازنہ کر سکتا ہے۔ دونوں

انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ یہ ایک طویل بحث ہوگی کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ اور مقصد کیا تھا؟ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی بڑے پیمانے پر کی گئی ہے۔ ہم صرف چند مثالوں پر اکتفا کریں گے۔ جہاں اٹارنی جنرل صاحب وزیر قانون کی پیش کردہ موشن پڑھتے ہیں وہاں قومی اسمبلی کی شائع کردہ کارروائی میں کمیٹی کا دائرہ کار واضح کرتے ہوئے الفاظ ہیں:

To discuss the question of status in Islam of persons

اس کو تبدیل کر کے فیصلہ میں یہ الفاظ اس طرح درج ہیں:

To discuss the position or status of a person within the frame of Islam (page 61)

وزیر قانون کے موشن کے اس حصہ میں اٹارنی جنرل صاحب نے اہم قانونی سقم کی نشاندہی کی تھی۔ اس لئے الفاظ کو ہی تبدیل کر دیا گیا۔

اس تقریر میں جہاں جہاں الفاظ "Status in Islam" آتے تھے انہیں تبدیل کر کے "Position or status within the frame of Islam" کردیا گیا ہے۔ اس طرح اس سقم کو دور کرنے کی ناکام سی کوشش کی گئی ہے۔

اسی طرح اپوزیشن کے 37 اراکین نے جو قرارداد پیش کی تھی اسے اٹارنی جنرل صاحب نے تقریر کے آغاز میں پڑھ کر سنایا تھا، اس کے الفاظ بھی جگہ جگہ تبدیل کر کے اس فیصلہ میں درج کئے گئے ہیں۔

عدالتی فیصلہ میں تبدیل شدہ الفاظ اس لئے شامل کئے گئے ہیں کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا تھا کہ وزیر قانون کے موشن کے اندر خود تضاد موجود ہے۔ یعنی قانونی سقم موجود ہے۔ انہوں نے کہا تھا:

"The motion is contradiction in terms"

اس فیصلہ میں یہ الفاظ تبدیل کر کے اس طرح شامل کئے گئے ہیں:

"The motion is in itself conflicting" (page 63)

اسی طرح تقریر کے اس حصہ کے الفاظ بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں جس میں اٹارنی جنرل صاحب نے اپوزیشن کی قرارداد کے اندر تضاد کی نشاندہی کی تھی۔ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا تھا:

"Again Sir, with all respect, the resolution moved by thirty seven members is, in my opinion, in some parts contradictory."

ترجمہ: پھر سر! ادب سے عرض ہے کہ وہ قرارداد جو کہ 37 اراکین نے پیش کی ہے میرے خیال میں اس کے کچھ حصوں میں تضاد موجود ہے۔

ان الفاظ کو تبدیل کر کے اس فیصلہ میں اس طرح درج کیا گیا ہے:

"Sir, the resolution(37)presented by the members, I would say with utmost respect, that it also has some conflict."(page 63)

اسی طرح اٹارنی جنرل صاحب نے کہا تھا کہ اپوزیشن کے 37 اراکین نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس میں ایک طرف تو یہ کہا گیا ہے کہ قادیانیت ایک تخریبی تحریک ہے اور دوسری طرف اسی قرارداد میں یہ کہا گیا ہے کہ ان کو اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق محفوظ کئے جائیں۔ تو کیا آپ تخریبی تحریک کو تحفظ دیں گے۔ اگر آپ نے انہیں علیحدہ مذہب قرار دیا تو آپ کو انہیں ایک مذہب کے حقوق دینے پڑیں گے۔ اور ان حقوق کے بارے میں اٹارنی جنرل صاحب نے کہا تھا:

"It is my duty to draw the attention of the honorable members of the house that if you declare a section of population as a separate religious community, then not only the constitution but even your religion enjoins upon you to respect their right to profess and practice their religion and to propagate it. I do not want to say anything more"...

ترجمہ: میرا یہ فرض ہے کہ معزز اراکین اسمبلی کو یہ توجہ دلاؤں کہ جب آپ اپنی آبادی کے ایک حصہ کو علیحدہ مذہبی گروہ قرار دیتے ہیں تو نہ صرف آئین بلکہ آپ کا مذہب بھی آپ کو حکم دیتا ہے کہ اسے اپنے مذہب کا اعلان کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے کی اجازت دی جائے۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔"

یہ علیحدہ بات ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی کسی اسمبلی یا آئین کا یہ حق تسلیم نہیں کیا کہ وہ کسی گروہ کے مذہب کا فیصلہ کرے۔ لیکن آئین کی رُو سے اور اسلام کی رُو سے کسی بھی گروہ کو اگر علیحدہ مذہب تصور کیا جائے تو کم از کم یہ حقوق اُسے دینے پڑیں گے۔

ظاہر ہے کہ 1984ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف نافذ کیا جانے والا آرڈیننس اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ بھی ان حقوق کو سلب کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

ایک طرف تو اس عدالتی فیصلہ میں اٹارنی جنرل صاحب کی سپیشل کمیٹی میں آخری تقریر کو ایک تاریخی خطاب قرار دیا گیا ہے اور دوسری طرف اسی تقریر کا یہ اہم حصہ اس عدالتی فیصلہ کی نفی بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اس مخمصے سے بچنے کے لئے، عدالتی فیصلہ میں اس مقام پر تقریر کے الفاظ بھی بدل دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اوپر درج کئے گئے کی جگہ یہ الفاظ درج کیے گئے ہیں:

"But it is my duty to make it clear to the worthy members that if you declare a portion of your citizen population a separate religious group, then not only your constitution but also your religion demands you to safeguard their rights to give them their right to preach and practice their religion. I would not like to comment any further as I am very sure that there is very little time available."(page 64 65)

اس مقام پر Propagate اور profess کے الفاظ کو نکال کر حقیقت پوشیدہ کرنے کی بہت ناکام سی کوشش کی گئی ہے۔

اسی طرح اٹارنی جنرل صاحب کی تقریر میں جہاں پر Mirza Ghulam Ahmad of Qadian کے الفاظ تھے، ان کو بدل کر ان کی جگہ Mirza Qadiani کے الفاظ متن میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اور ایسا کرنے کی وجہ ظاہر ہے۔

قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی 5 ستمبر کی کارروائی کے آخر پر اور 6 ستمبر کی کارروائی کے صفحہ 3005 سے 3049 پر اٹارنی جنرل صاحب کی تقریر موجود ہے جسے دیکھ کر موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس اشاعت کے صفحہ 3047 پر اٹارنی جنرل صاحب نے ایک بار پھر یہ واضح کیا تھا کہ اگر آپ انہیں اقلیت قرار بھی دے دیں تو انہیں اپنے مذہب کو Profess, practice and propagate کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ اور ممبران نے آئین کی پاسداری کا حلف اُٹھایا ہوا ہے۔

بھٹو صاحب کی قومی اسمبلی اور پھر سپریم کورٹ میں تقریر

اور دوسری تقریر جس کا خاص طور پر جسٹس شوکت عزیز صاحب نے ذکر کیا ہے وہ اُس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی تقریر تھی جو کہ 7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی میں دوسری آئینی ترمیم کی منظوری سے قبل کی گئی تھی۔ عدالتی فیصلہ میں صفحہ 70 سے صفحہ 74 تک وزیر اعظم کی اس تقریر کا متن درج کیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے ریکارڈ سے اُس روز کی کارروائی حاصل کی گئی۔ چنانچہ The National Assembly of Pakistan-Debates Vol v no.39 پر 7 ستمبر 1974ء کی کارروائی شائع ہوئی ہے۔ اور اس کے صفحہ 565 سے 570 پر بھٹو صاحب کی یہ تقریر موجود ہے۔

ایک بار پھر افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ متعدد مقامات پر عبارات تبدیل کر کے اس تقریر کو اس فیصلہ میں درج کیا گیا ہے۔ یہ سوال کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ ایک اہم سوال ہے۔ لیکن اس کا جواب ایک تفصیلی موازنہ، قانونی اور نفسیاتی تجزیہ کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت اہم ہے کہ ایسا کیا گیا۔ اور یہ سوال بھی اہم ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟

ممبران اسمبلی کو کارروائی پڑھائیں لیکن مکمل کارروائی پڑھائیں

جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب نے بجا طور پر اپنے فیصلہ کے صفحہ 164 پر لکھا ہے:

"It would be pertinent to observe here that steps shall be taken to ensure that every parliamenatarian is provided adequate awareness about the parliamentary debates and proceedings taken place during the course of passage of 2nd Constitutional Amendment."

ترجمہ: یہ تبصرہ کرنا مناسب ہوگا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن قدم اُٹھانا چاہیے کہ ممبرانِ پارلیمنٹ کو اُن بحثوں اور کارروائی سے کافی آگہی حاصل ہو جو کہ دوسری آئینی ترمیم کو منظور کرتے ہوئے کی گئی۔

ہم کم از کم اُن کی اس بات سے متفق ہیں۔ نہ صرف ممبران پارلیمنٹ کو بلکہ اس ملک کے ہر پڑھے لکھے شخص کو اس بارے میں آگہی دینی ضروری ہے۔ لیکن اس خواہش کی تکمیل سے پہلے ضروری ہے کہ قومی اسمبلی مکمل کارروائی شائع کرے۔ اب تک جماعتِ احمدیہ کا موقف جو کہ ایک محضرنامہ کی صورت میں دو روز اس کمیٹی کے سامنے پڑھا گیا تھا، اسے تو قومی اسمبلی نے شائع ہی نہیں کیا۔

اگر ان کے نزدیک جماعتِ احمدیہ کا موقف کمزور تھا تو پھر تو انہیں اس بات کے لئے بے تاب ہونا چاہیے تھا کہ جماعت احمدیہ کا محضرنامہ شائع کریں۔ مخالفین نے جو ضمیمہ جات جمع کرائے تھے وہ تو اس کارروائی کا حصہ بنا دیئے گئے لیکن جماعتِ احمدیہ نے جو ضمیمہ جات جمع کرائے تھے وہ اس اشاعت کا حصہ نہیں بنائے گئے۔ ان کی اشاعت بھی تو ضروری ہے۔

محضرنامہ میں درج ایک انتباہ

آخر میں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے محضرنامہ میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر قومی اسمبلی نے اس طرز پر مذہب میں مداخلت کی تو جو صورتیں سامنے آئیں گی وہ "بشمول پاکستان دنیا کے مختلف ممالک میں ان گنت فسادات اور خرابیوں کی راہ کھولنے کا موجب ہو جائیں گی۔"

اس عدالتی فیصلہ میں بھٹو صاحب اور ان کے اٹارنی جنرل یحیٰ بختیار صاحب کی تقاریر کے متن شامل کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ چند سالوں بعد ایک مقدمہ میں بھٹو صاحب ملزم کے طور پر اور یحیٰ بختیار صاحب ان کے وکیل کے طور پر پیش ہو رہے تھے۔ یہ مقدمہ نواب محمد احمد قصوری کے قتل کا مقدمہ تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلہ میں بھٹو صاحب کو سزائے موت سناتے ہوئے نام کا مسلمان قرار دیا۔ سپریم کورٹ میں اپیل کرتے ہوئے بھٹو صاحب اور ظاہر ہے ان کے وکیل یحیٰ بختیار صاحب نے بھی اس پر شدید احتجاج کیا۔ اور سپریم کورٹ میں اپنی تقریر میں بھٹو صاحب کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے اور کلمہ پر یقین رکھتا ہے۔ اور انہیں یہ بھی کہنا پڑا کہ اس سے بہتر تو یہ تھا کہ انہیں پھانسی دے دی جاتی۔

[عدالتِ عظمیٰ سے چیمبر میں ذوالفقار علی بھٹو کا تاریخی خطاب، مترجم ارشاد راؤ، ناشر جمہوری پبلیکیشنز صفحہ 30]
[بھٹو کا عدالتی قتل، مصنفہ مجاہد لاہوری، ناشر احمد پبلیکیشنز جنوری 2008 صفحہ 133]

اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ آج پاکستان کے اندرونی حالات پر نظر ڈالیں۔ یا اور مسلمان ممالک کے اندرونی حالات پر نظر ڈالیں۔ یا مسلمان ممالک کے آپس کے تعلقات پر نظر ڈالیں۔ حقیقت سامنے آ جاتی ہے۔ ہر کوئی ان حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کر سکتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا انتباہ درست تھا کہ نہیں۔

(باقی آئندہ)..................

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

مختصر تاریخ جلسہ سالانہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی۔ قدم بقدم

محمد الیاس منیر۔ جرمنی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے قیام کے جلد بعد احباب جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھانے، آخرت پر یقین میں اضافہ کرنے، باہمی محبت و اخوت اور مودت کا رشتہ مضبوط کرنے، ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف اور ربانی باتوں کے سننے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا۔ اس جلسہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں آپ نے فرمایا تھا:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

مسیح پاک کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ خدائی الفاظ یوں تو ابتدا سے ہی اپنی شان دکھانے لگے تھے تاہم جب اس جلسہ کی شاخیں قادیان سے نکل کر پہلے ربوہ، امریکہ، انگلستان، غانا، نائیجیریا، انڈونیشیا، جرمنی اور پھر دنیا کے بہت سے ممالک پر سایہ فگن ہونے لگیں تو ان الفاظ کے پورا ہونے کی الگ ہی شان نظر آنے لگی۔ ان جلسوں میں دور دراز کے ممالک سے مختلف اقوام کے احباب جماعت کے شامل ہونے کا منظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِن الفاظ سے عیاں ہوتا ہے:

''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی''

جلسہ سالانہ کی انہی شاخوں میں سے ایک شاخ یورپ کے ایک اہم ملک جرمنی پر بھی سایہ فگن ہے۔ **یہاں جلسہ کا آغاز 1975ء میں ہوا جس میں شاملین کی تعداد قریباً 70 تھی اور گزشتہ سال 2017ء میں منعقد ہونے والے 42ویں جلسہ سالانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کاروان کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر چکی تھی،** الحمدللہ۔ صرف 70 افراد سے شروع ہو کر 40 ہزار تک پہنچنے والے اس جلسے کی قدم بہ قدم، مرحلہ در مرحلہ ترقی کی مختصر کہانی اس مضمون میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا آغاز اور ہمبرگ میں انعقاد

جماعت جرمنی کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں 28/دسمبر 1975ء کو بروز اتوار صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک منعقد ہوا۔ اس کا افتتاح اور اختتام مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب امیر و مبلغ انچارج جرمنی نے کیا۔ اس میں شامل ہونے والے احباب جماعت کی ایک فہرست ملی ہے جس میں ڈنمارک، فرانکفورٹ اور بعض دیگر شہروں سے شامل ہونے والے 63 احباب وخواتین کے نام لکھے ہیں جبکہ چند منتظمین کے نام اس کے علاوہ ہیں، اس طرح اس کی مجموعی حاضری 70 کے قریب تھی۔ اس اوّلین جلسہ سالانہ میں کل چھ تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک تقریر ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے مکرم الحاج نوح سوین ہینسن صاحب (Mr. Svend Hansen) نے بھی کی۔

اس جلسہ میں حاضرین کے مابین تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر اور عام دینی معلومات کے مقابلے بھی ہوئے۔ اس جلسہ کی انتظامی کمیٹی امام مسجد فضل عمر ہمبرگ محترم حیدر علی ظفر صاحب کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل تین کارکنان پر مشتمل تھی:

1۔ مکرم نصیر الدین بٹ صاحب، 2۔ مکرم مختار احمد صاحب، 3۔ مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید صاحب

(غیر مطبوعہ ریکارڈ تاریخ کمیٹی جرمنی)

جماعت احمدیہ جرمنی کا دوسرا جلسہ سالانہ 8 جنوری 1977ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ہی منعقد ہوا۔ یہ جلسہ دراصل گزشتہ سال 1976ء کا تھا جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے دسمبر میں منعقد نہ کیا جا سکا تھا۔ اس جلسہ کی انتظامی کمیٹی مندرجہ ذیل پانچ منتظمین پر مشتمل تھی:

1۔ مکرم سید منصور احمد صاحب، 2۔ مکرم عبدالجلیل بٹ صاحب، 3۔ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب، 4۔ مکرم خورشید احمد صاحب، 5۔ مکرم عبدالرشید خالد صاحب

اس جلسہ میں ہمبرگ سے باہر کی 14 جماعتوں کے 29 اور ہمبرگ سے قریباً 120 نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کا اِفتتاح اور اِختتام امیر و مبلغ انچارج جرمنی محترم حیدر علی صاحب ظفر نے کیا۔ آپ کے علاوہ مبلغ فرانکفورٹ محترم نواب منصور احمد خان صاحب اور دو نواحمدی جرمن دوستوں مکرم F. S. Kretschmar صاحب اور مکرم Herbert Gehrts صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ اس ایک روزہ جلسہ کے چار اجلاسات ہوئے اور بعض علمی مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احباب میں ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے نواحمدی ڈینش دوست مکرم کمال کرو صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 1977ء)

تیسرا جلسہ سالانہ بھی اسی سال مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ اس مرتبہ جلسہ کا دورانیہ بڑھا دیا گیا اور 24، 25 دسمبر 1977ء کو دو روز تک جاری رہا۔ اب تک ہونے والے دونوں جلسے جماعت ہمبرگ کی طرف منسوب تھے اور اس **تیسرے جلسے کو جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔** اس میں انگلستان، ناروے اور جرمنی کے 42 شہروں سے مجموعی طور پر 250 احباب جماعت شریک ہوئے جن میں قریباً 30 غیر از جماعت دوست بھی تھے، الحمدللہ۔

اس جلسہ کے لئے پہلی مرتبہ مرکز ربوہ سے وکیل التبشیر صاحب کا پیغام موصول ہوا جسے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مبلغ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ اس کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر امیر و مبلغ انچارج محترم حیدر علی صاحب ظفر نے کیں۔ ان کے علاوہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب مبلغ فرانکفورٹ اور مکرم نور احمد بولستاد صاحب امیر جماعت ناروے اور بعض مقامی مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ (اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 1978ء)

اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے دوسرے روز 25 دسمبر کو لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لجنہ کی حاضری 20 تھی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی فروری 1978ء)

چوتھا جلسہ سالانہ جرمنی 24 اور 25 دسمبر 1978ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ہی منعقد ہوا۔ اس کے انتظامات مبلغ ہمبرگ مکرم لئیق احمد منیر صاحب کے زیر نگرانی ایک کمیٹی نے کئے۔ اس کا افتتاح امیر و مبلغ انچارج جرمنی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے کیا۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی سویڈن سے مکرم عزت اولیوچ صاحب تھے۔ اس جلسہ میں ایک مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جو جملہ شرکاء کے لئے خاص دلچسپی کا باعث بنی۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورۂ جرمنی و لندن کی متحرک فلم بھی دکھائی گئی۔ اس جلسہ کی حاضری 160 تک گئی۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

1980ء میں منعقد ہونے والا دو روزہ جلسہ بھی 5 اور 6 اپریل کو مسجد فضل ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ گزشتہ سال 1979ء میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہوسکا تھا لہٰذا یہ جلسہ گنتی کے اعتبار سے **پانچواں جلسہ سالانہ** ہونے کے ساتھ ساتھ ہمبرگ میں ہونے والا آخری جلسہ بھی تھا کیونکہ گزشتہ سالوں کے دوران بہت سے احمدی ہجرت کر کے جرمنی آچکے تھے اور ان میں سے بیشتر احباب کو فرانکفورٹ کے گرد و نواح یا جرمنی کے وسطی وجنوبی علاقوں میں آباد کیا گیا تھا۔ اس اعتبار سے زیادہ تر احباب جماعت کا فرانکفورٹ پہنچنا نسبتاً آسان تھا، اس لئے انتظامی سہولت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے جلسہ سالانہ فرانکفورٹ میں ہوا کرے گا۔

پانچویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اور اختتام امیر و مبلغ انچارج مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے کیا جب کہ لندن سے مکرم منیر الدین شمس صاحب نے بطور مہمان مقرر شرکت کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''انگلستان میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کا مستقبل'' تھا۔ اس جلسہ کے لئے ربوہ سے وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پیغام بھی موصول ہوا۔ مقامی مقررین میں سے نواحمدی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی تقریر بعنوان ''جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان کے دوران میرے تجربات'' اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی تقریر بعنوان ''مغربی معاشرہ میں اسلامی طرز عمل کیسے اپنایا جاسکتا ہے'' خاص طور پر دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ اس جلسہ میں بھی دوسرے روز لجنہ اماء اللہ کا ایک الگ سیشن ہوا۔ جلسہ کے آخری اِجلاس کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے 700 تک جا پہنچی جو مسجد فضل عمر کی گنجائش سے کئی گنا زیادہ تھی۔ (غیر مطبوعہ رپورٹ جلسہ 1980ء ریکارڈ تاریخ احمدیت جرمنی)

چنانچہ اس کے لئے مسجد کے عقبی لان اور سامنے والے باغیچہ میں مارکیاں لگا کر انتظامات میں وسعت پیدا کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کو سڑک کے علاوہ ہمسایوں کے باغیچوں میں بھی بیٹھنا پڑا۔

(از یادداشت محترم لئیق احمد منیر صاحب، منتظم اعلیٰ جلسہ)

جلسہ سالانہ جرمنی فرانکفورٹ میں

1981ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کی تاریخ میں ایک نیا موڑ آیا اور اس جلسہ نے ہمبرگ سے سفر کر کے فرانکفورٹ میں آبسیرا کیا اور **جماعت احمدیہ جرمنی کا چھٹا جلسہ سالانہ** 18، 19 اپریل 1981ء کو فرینکفرٹ کے ایک ہال (Haus Gallus, Frankfurterallee 111) میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کو انتظامی لحاظ سے پہلی دفعہ دس مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی سربراہی میں ایک وسیع انتظامی کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی جرمنی میں غانا کے سفیر مکرم عمانویل مہما یعقوبو صاحب (EMANUEL MAHMA YAKUBU) تھے۔ اسی طرح مکرم میر مسعود احمد صاحب ڈنمارک اور مکرم عبدالحمید فرحاخن صاحب ہالینڈ سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ازراہِ شفقت تین صفحات پر مشتمل اپنا خصوصی پیغام بزبان انگریزی جلسہ کے لئے ارسال فرمایا۔ علاوہ ازیں وکیل التبشیر صاحب کا بھی پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغامات امیر و مبلغ انچارج مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ اس جلسہ کی حاضری 750 رہی جو ایک نیا ریکارڈ تھا۔ (اخبار احمدیہ جرمنی مئی 1981ء)

اگلے سال مؤرخہ 10 اور 11 /اپریل 1982ء کو **ساتواں جلسہ** بھی گزشتہ سال کی طرح فرانکفورٹ کے اسی ہال میں منعقد ہوا۔ اس کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات موصول ہوئے۔ اس جلسہ میں مرکز لندن سے محترم مبارک احمد ساقی صاحب مبلغ سلسلہ بطور مہمان مقرر شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی حاضری 627 تھی۔

(رسالہ "تحریک جدید جون 1982ء صفحہ 10)

مؤرخہ 2 اور 3 اپریل 1983ء کو منعقد ہونے والے **آٹھویں جلسہ سالانہ جرمنی** میں مہمان خصوصی مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب تھے۔ علاوہ ازیں مبلغ انگلستان مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے بھی بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔ اس کی حاضری 630 تھی۔ یہ جلسہ فرانکفورٹ شہر کے وسط میں واقع ایک ہال Volksbildungsheim, Eschenheimer Anlage 40 میں منعقد ہوا۔ اس ہال کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس سے قبل یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ احباب جماعت کی اجتماعی ملاقات بھی ہوئی تھی۔ (اخبار احمدیہ جرمنی مارچ 1983ء صفحہ 4)

مہمانوں کی رہائش کا انتظام فرانکفورٹ شہر اور مضافاتی بستیوں میں رہنے والے احمدیوں کے ہاں کیا گیا تھا جبکہ ضیافت کے لئے مسجد نور کے عقبی باغیچہ میں خیمہ لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ کھانا تیار بھی یہاں کیا جاتا تھا اور کھلایا بھی اسی جگہ جاتا تھا۔ جلسہ کے دوسرے روز خواتین نے جلسہ گاہ والے ہال کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں اپنا الگ جلسہ منعقد کیا۔ (از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1983ء صفحہ 101)

ربوہ کی طرز پر انتظامی ڈھانچہ

1983ء کے جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے انتظامات کے لئے جلسہ سالانہ ربوہ کی طرز پر پہلی مرتبہ ایک وسیع انتظامی ڈھانچہ بنایا گیا جس کے لئے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جبکہ افسر جلسہ گاہ کے طور پر مکرم ناز احمد ناصر صاحب کو خدمت کی توفیق ملی۔ ان ہر دو افسران کی زیر نگرانی مختلف شعبوں کے منتظمین نے جلسہ کے انتظامات بڑی خوبی کے ساتھ سرانجام دیئے۔ (غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ) اس کے بعد ہر سال اسی طرز پر انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا جانے لگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

فرانکفورٹ کے مذکورہ بالا ہال میں آخری مرتبہ

افسران جلسہ سالانہ جرمنی

سال	افسر جلسہ سالانہ	حوالہ
1983ء و1984ء	مکرم عبدالباسط طارق صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ و اخبار احمدیہ جرمنی مئی1984ء صفحہ 9
1985ء	مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی1985ء صفحہ 4
1986ء و1987ء	مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ، اخبار احمدیہ جرمنی اپریل1987ء صفحہ 11 و جولائی 1987ء صفحہ 10
1988ء تا1990ء	مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی جون جولائی 1988ء صفحہ 21، اخبار احمدیہ جرمنی مئی1989ء صفحہ 29
1991ء تا2000ء	مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب	اخبار احمدیہ اکتوبر و نومبر 1991ء صفحہ 20، نومبر، دسمبر 1992ء صفحہ 35، جون جولائی 1992ء صفحہ 27 و غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2001ء	مکرم مبشر احمد طاہر صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2002ء تا2008ء	مکرم زبیر خلیل صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ، اخبار احمدیہ متعلقہ سال
2009ء تا2011	مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ و اخبار احمدیہ متعلقہ سال
2012ء تا2014ء	مکرم مظفر عمران صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2015ء تاحال	مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ

افسران جلسہ گاہ جرمنی

سال	افسر جلسہ گاہ	حوالہ
1983ء و1984ء	مکرم ناز احمد ناصر صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی مئی1984ء صفحہ 9
1985ء و1986ء	مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1985ء صفحہ ۴ و غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ
1987ء	مکرم لئیق احمد منیر صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1987ء صفحہ 10
1988ء		
1989 و 1990ء	مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب	اخبار احمدیہ جرمنی جون جولائی 1989ء صفحہ 24، اخبار احمدیہ جرمنی جون1990ء صفحہ 36
1991 و 1992ء	مکرم عبدالشکور اسلم صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ و اخبارِ احمدیہ جرمنی جون جولائی 1992ء صفحہ 27
1993 و 1994	مکرم مقصود الحق صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ
1995ء تا2014ء	مکرم حیدر علی ظفر صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ و اخبار احمدیہ متعلقہ سال
2015ء تاحال	مکرم مظفر عمران صاحب	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کا انعقاد 21 اور 22/ اپریل 1984ء کو ہوا۔ اس کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خصوصی ولولہ انگیز پیغام موصول ہوا۔ مبلغ انچارج ہالینڈ محترم عبدالحکیم اکمل صاحب اور ڈینش نو احمدی دوست مکرم سیون ہانسن صاحب بھی شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں جرمنی کی 58 میں سے 50 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور اس طرح سے حاضری ایک ہزار سے تجاوز کر گئی جس میں 300 جرمن اور پاکستانی مہمان بھی شامل تھے۔ ایک شبینہ اجلاس بھی ہوا جس میں غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔ (از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1984ء صفحہ 221)

جلسہ جرمنی کی تاریخ میں ایک نیا سنگ میل

جلسہ کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی رہی اور 1984ء کے جلسہ میں اس قدر بڑھ گئی کہ بڑی اور کھلی جگہ کی ضرورت پڑ گئی چنانچہ جماعت جرمنی نے وَسِّعْ مَکَانَکَ کا نظارہ یوں دیکھا کہ اسی سال اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو فرینکفرٹ کے جنوب میں 40 کلومیٹر دور گروس گیراؤ (Gross Gerau) نامی شہر کے نواح میں کئی ایکڑ پر مشتمل ایک وسیع قطعہ اراضی عطا فرمایا جس کا نام ناصر باغ رکھا گیا تھا، چنانچہ **1985ء کا جلسہ سالانہ جماعت کی اپنی خرید کردہ اسی جگہ پر منعقد ہوا** جس کی الگ ہی شان تھی۔ ناصر باغ کے کھلے اور وسیع میدانوں میں کہیں جلسہ گاہ کے لئے مارکیاں لگائی گئیں تو کہیں لنگر خانہ کے لئے۔ مختلف دفاتر بھی چھوٹے چھوٹے ٹینٹ لگا کر بنائے گئے۔ ایک میدان کو کار پارکنگ کے لئے مخصوص کیا گیا۔ گویا ایک چھوٹا سا شہر، چھوٹا ربوہ بنا دیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان، ذکر الٰہی، درود شریف کے ورد کے ساتھ ساتھ پاکیزہ نظموں، اعلانات اور نعرہ ہائے تکبیر نے قادیان اور ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ کر دی۔ احباب جماعت دور دراز سے قافلوں کی صورت میں بسوں اور کاروں میں پہنچتے تو ان کا روایتی انداز میں پر جوش استقبال کیا جاتا۔ ریلوے اسٹیشن سے بھی مہمانوں کو جلسہ گاہ لانے کا منظم انتظام کیا گیا تھا۔ غرضیکہ اپنی جگہ پر اور اتنی کھلی جگہ پر جلسہ کا اپنا ہی لطف تھا جس سے تمام شاملین جلسہ اپنے اپنے انداز اور ظرف کے مطابق محظوظ ہوتے اور جلسہ کی برکات سمیٹتے رہے، الحمدللہ۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جرمن نژاد احمدی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو جماعت جرمنی کا نیشنل امیر مقرر فرمایا تھا اور یہ جلسہ انہی کی نگرانی میں انعقاد پذیر ہوا تھا۔

یہ جلسہ 22 اور 23 جون 1985ء کو منعقد ہوا۔ اس کی حاضری اللہ کے فضل سے بارہ سو سے تجاوز کر گئی جس میں آٹھ ممالک کی نمائندگی تھی جبکہ جرمن نژاد احمدی احباب کی تعداد 25 تھی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم مصطفی ثابت صاحب بطور مہمان خصوصی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ **اس جلسہ میں پہلی دفعہ اردو اور انگریزی تقاریر کا ترجمہ جرمن اور عربی زبان میں بھی کیا گیا۔**
(از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1986ء صفحہ 107)

اس کے بعد 1994ء تک تسلسل سے تمام جلسے ناصر باغ میں ہی منعقد ہوتے رہے اور ہر سال گزشتہ سال کے تجربات کی روشنی میں انتظامات میں وسعت اور بہتری لانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ان میں سے 1986ء کے جلسہ میں پہلی دفعہ دونوں دن خواتین کا جلسہ بھی منعقد ہوا۔ (غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ احمدیت جرمنی، فائل جلسہ سالانہ)

حضرت خلیفۃ المسیح کی جلسہ سالانہ جرمنی میں پہلی مرتبہ تشریف آوری

اب تک ہونے والے سالانہ جلسوں کے لئے خلفائے وقت کے محبت بھرے پیغامات تو موصول ہوتے رہے تھے لیکن خلیفہ وقت کا بنفس نفیس کسی جلسہ میں ورود نہ ہوا تھا۔ **جماعت جرمنی کو یہ سعادت اور برکت پہلی مرتبہ 1987ء میں اُس وقت ملی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ ہالینڈ کے دوران اچانک پروگرام بنا کر اس جلسہ کو چند گھنٹوں کے لئے رونق بخشی۔**

حضور انور نے جلسہ کے پہلے روز ناصر باغ کے میدان میں بنائے گئے جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازیں پڑھائیں۔ حضورؒ کی آمد پر نعرے لگائے تو حضور انورؒ نے خطبہ جمعہ اِرشاد فرمانے سے قبل فرمایا کہ خطبہ جمعہ کے لئے جب امام آتا ہے تو اس وقت نعرے نہیں لگائے جاتے اور نہ ہی خطبہ جمعہ کے دوران۔ حضورؒ نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کو پہلی صدی کے ختم ہونے تک ایک ہزار جرمن خدا کے حضور پیش کرنے کا ٹارگٹ دیا۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی حضورؒ کی ہی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد فضا نعروں سے گونج اُٹھی تو حضورؒ نے فرمایا کہ نعرے ''کسی ترتیب سے لگائیں''۔ پھر حضور انورؒ نے خود نعرے لگوائے اور اسیران راہِ مولیٰ کا نعرہ لگاتے ہوئے حضورؒ کی آواز بھرّا گئی۔ نعروں کے بعد حضورؒ نے فرمایا کہ آئیں اب دعا کرلیں۔ دعا کے بعد حضورؒ نے جلسہ کی کارروائی کو جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا اور خود السلام علیکم کہہ کر تشریف لے گئے۔ اس جلسہ کے موقع پر پہلے روز حضور کے ساتھ جرمن تبلیغی نشست شام پانچ بجے ہوئی جس کے بعد بیعت کی تقریب بھی ہوئی جس میں پانچ جرمن اور عرب احباب نے حضورؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ **یہ جلسہ پہلی مرتبہ تین دن جاری رہا۔**
(اخبار احمدیہ جرمنی مئی و جون 1987ء صفحہ 9، 10)

جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ غیر معمولی اعزاز اور خوش نصیبی حاصل ہے کہ **1987ء سے لے کر اب تک کے تمام جلسہ ہائے سالانہ میں (1999ء، 2002ء اور 2006ء کے علاوہ) حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس رونق افروز ہوتے رہے ہیں، الحمدللہ۔**

ناصر باغ میں ہونے والے جماعت جرمنی کے تیرھویں جلسہ سالانہ 1988ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے بابرکت وجود سے فیضیاب کیا اور ولولہ انگیز افتتاحی و اختتامی خطابات کے علاوہ ایک روح پرور مجلس عرفان میں احباب جماعت کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ سوئٹزرلینڈ سے مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی اور اس جلسہ کی حاضری پانچ ہزار سے زائد رہی۔

صد سالہ جشن تشکر کے سال کا عظیم الشان جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر سارے عالم احمدیت میں 1989ء کے سال جشن تشکر منایا گیا۔ اس سال 12 تا 14 مئی کو جرمنی میں ہونے والا جلسہ سالانہ کئی اعتبار سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حاضرین جلسہ کو تین بصیرت افروز خطابات سے نوازا۔ تیسرا خطاب حضور نے خواتین کے پنڈال میں تشریف لے جا کر فرمایا اور جلسہ جرمنی میں ایسا پہلی مرتبہ ہوا۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں 350 مہمان شامل ہوئے۔ مجموعی حاضری 7000 سے زائد رہی جس میں 15 ممالک کے 165 نمائندگان بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں مقامی شہر کی انتظامیہ کے دو ارکان اور مغربی جرمنی میں کینیا کے سفیر نے بھی شرکت کی۔ اس سال تمام تقاریر کا جرمن اور انگریزی زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس جلسہ میں ایک خصوصی سیشن سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے بھی ہوا جس میں لندن سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب، مولانا مبارک احمد ساقی صاحب اور سپین سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب نے خطاب کیا۔

اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں جشن تشکر کے موقع پر تیار کی گئی ایک خصوصی یادگار پلیٹ امیر صاحب جرمنی نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی، اسی طرح مکرم عبدالسمیع عارف صاحب نے منارۃ المسیح کا ایک خوبصورت ماڈل حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔ موصوف نے جلسہ کے سٹیج کے لئے بھی لکڑی سے منارۃ المسیح تیار کیا تھا جس میں مقررین نے کھڑے ہو کر تقاریر کی تھیں۔ اسی جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت جرمنی سے اپنے غیر معمولی پیار کا اظہار فرماتے ہوئے سو مساجد سکیم عطا فرمائی تھی۔
(اخبار احمدیہ جرمنی جو جولائی 1989ء صفحہ 23 تا 26)

1990ء کے جلسہ سالانہ میں تاریخ میں ایک نیا سنگ میل آیا جب **جلسہ کی حاضری دس ہزار تک پہنچ گئی** تھی۔ یہ جلسہ یکم تا تین جون 1990ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوا۔ اب ناصر باغ کے اندر کار پارکنگ کی گنجائش نہ رہی تھی چنانچہ اس کے لئے اس کے جنوبی طرف واقع ایک بہت بڑے زرعی کھیت کو کرائے پر حاصل کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری ہر سال تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی تھی حتی کہ **26 تا 28 اگست 1994ء کو ناصر باغ میں منعقد ہونے والے جلسہ کی حاضری 23 ہزار تک پہنچ گئی** اور اس کے لئے ناصر باغ جیسی وسیع و عریض کھلی زمین بھی ناکافی ہوگئی۔ اور 3500 گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے ہمسایہ کا کھیت بھی ناکافی ہوگیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 9 ستمبر 1994ء صفحہ اول) گاڑیوں کی کثرت کے پیش نظر اس جگہ ٹریفک کے مسائل بھی پیدا ہوگئے جس کی وجہ سے **1994ء کے بعد مقامی شہری انتظامیہ نے ناصر باغ میں جلسہ منعقد نہ کرنے کا مشورہ دیا۔**

.................(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ: مسجد بیت الحفیظ نوٹنگھم کا افتتاح

... ...از صفحہ نمبر 2

پاس دنیوی کاموں کی وجہ سے وقت نہیں ہوتا انہیں زیادہ ڈرنا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ حقوق اللہ کی ادائیگی میں غفلت کر جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں استثنائی طور پر ظہر و عصر اور اسی طرح مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز چھوڑنے کے لئے غیر مناسب بہانے انسان کی اپنی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں سستی اور ناانصافی مت کرو۔ دیانت داری سے اپنے دینی فرائض بجالاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے بھی بڑی تفصیل سے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؑ احمدی مسلمانوں کے لئے چاہتے تھے کہ وہ مخلص، ہمدرد اور محبت کرنے والے لوگ ہوں جو گہرائی میں جا کر ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے علاوہ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ باہمی اخوت اور محبت پیدا کرو۔ ہر قسم کی نفرت اور فساد چھوڑ دو۔ ہر قسم کی حقارت اور تمسخر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ انسان کے دل کو سچائی سے بہت دور لے جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر انسان اپنے بھائی کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔ خدا تعالیٰ کے لئے مخلص ہو کر وقف ہو جاؤ اور اس کی اطاعت میں واپس لوٹو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں آپ نے اپنے ماننے والوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور صرف وہی لوگ بچائے جائیں گے جو اپنے تمام گناہوں سے دلی توبہ کرتے ہیں اور اس کی طرف جھکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج دنیا کے حالات بہت خطرناک ہیں اور روز بروز یہ صورتِ حال بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ اس لئے جنگوں اور دنیا میں رائج ناانصافیوں کے تباہ کُن نتائج سے بچنے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا عکّاس بنائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ممبران کو معاشرہ میں پائی جانے والی اسلام کے بارہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور لوگوں کو ان کے خالق کے قریب کرنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے احمدیوں پر اپنا فضل فرمائے اور آپ سب کو احمدیت کا وفادار اور مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

انگریزی زبان میں خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اردو میں فرمایا:

یہاں بعض لوگ اور خاص طور پر لجنہ کی ممبرات میں سے بعض کو شاید انگلش صحیح طرح سمجھ نہ آتی ہو۔ ان کے لئے مَیں خلاصہ بیان کردوں۔

پہلی بات تو یہ کہ یہاں جماعت میری معلومات کے مطابق آدھی ان کی ہے جو اسائلم سیکرز ہیں۔ ان کے بچے تو انگلش پڑھ رہے ہیں، سکولوں میں جا رہے ہیں، لیکن بڑوں کو بھی جن میں زبان کی کمی ہے اس ملک میں رہنے کے لئے زبان سیکھنی چاہئے۔ اپنی زبان کو بہتر کرنا چاہئے تا کہ تبلیغ کے لئے بھی اس کو استعمال کرسکیں اور اسی طرح بچوں کی تربیت کے لئے بھی استعمال کرسکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کو اگر پتہ نہ ہو کہ بچے کیا پڑھ رہے ہیں اور کیا دیکھ رہے ہیں تو بچوں کی تربیت بھی خراب ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے علم کو بھی ساتھ ساتھ بڑھانے کی کوشش کریں۔ وہ جن کے دینی علم میں بھی کمی ہے اور دنیاوی علم میں بھی۔ خاص طور پر لجنہ ممبرات اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ اور جب تک بچے اطفال میں ہیں یا بچیاں ناصرات میں ہیں خاص طور پر ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اور اطفال کی عمر سے جو بڑے بچے ہوتے ہیں اس وقت پھر باپوں کی بھی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بچپن میں صحیح تربیت ہو جائے تو پھر صحیح رنگ میں ایک احمدی بچے کی اٹھان ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ جماعت سے بھی Attach رہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والا ہوتا ہے، اس تعلیم پر عمل کرنے والا ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی اور جس مقصد کے لئے آپ آئے تھے۔ پس جن کی مقامی انگلش زبان میں کسی بھی قسم کی کمزوری یا کمی ہے وہ بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مسجد کے حق اسی وقت ادا ہوں گے جب آپ لوگ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے والے ہوں گے اور اگلی نسل بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اس مسجد کو آباد کرنے والی ہوگی اور اسی طرح لوگوں کے حق ادا کرنے والی ہوگی اور اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا میں پہنچانے والی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اور آئندہ نسلیں بھی اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والی اور پورا کرنے والی ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ ہی مسجد بیت الحفیظ کی افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں لنچ کا انتظام کیا گیا تھا اور تمام احباب جماعت نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت معیت میں دوپہر کا کھانا تناول کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نوٹنگھم سے لندن واپس تشریف لے گئے۔

☆...☆...☆

مسجد فضل لندن میں بچوں کی تقاریب آمین

14 اگست 2018ء بروز منگل بعد از نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں ایک تقریب آمین مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئی۔ جن میں بچوں اور بچیوں نے باری باری حضور انور کے قرب میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ تقاریب کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بچوں اور بچیوں کے علاوہ سب احباب (اور نصرت ہال میں موجود خواتین) نے بھی شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریبات آمین تمام شاملین بچوں اور بچیوں اور ان کے والدین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔ (عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

14 اگست 2018 بروز منگل

لڑکے

جاذب احمد عمر (Putney)

سلمان شہزاد (Sutton)

فیضان احمد (Southfields)

سعید منصور الحق (Putney Heath)

راغب شکور خان (Tooting)

طاہر احمد (Masjid Fazl)

ہود احمد (Southfields)

فضل احمد حجہ (Southfields)

فاران احمد (Roehampton)

منیب احمد خان (Upper Mitcham Park)

فرید احمد (Feltham)

حارث حمید (Slough)

مرتاض طاہر (Leicester)

معز احمد ناصر (Wandsworth)

مرزا النعمان الحق برلاس (Wandsworth)

لڑکیاں

عائلہ منصورہ (Aylesbury)

ھادیۃ الہادی رضوی (Sutton)

ایمان عثمان سیفی (Putney)

سیدہ کنزیٰ عدنان (Wandsworth)

زارا انس (Croydon)

اریشہ پال (Feltham)

مہ رخ میر (Southfields)

ثمرین احمد (Putney)

ازکیٰ نغمانہ کاشف (Carshalton)

سبیکہ خالد (Wandsworth)

عائشہ کنول بھٹی (Feltham)

سبیکہ احمد (Croydon)

شافیہ احمد (Croydon)

الشبہ خالد (Clapham)

سبیکہ خرم (Tooting)

عاتقہ احمد (Southfields)

مومنہ ندیم (Clapham)

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر 20

حضور نے جماعت کی مختلف میدانوں میں ترقی، خدمت انسانیت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے متعدد نہایت ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ اس کے بعض کوائف ہدیہ قارئین ہیں۔ (خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے آغاز میں ہی بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 212 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے گزشتہ 34 سالوں میں (84ء سے لے کر اب تک) 121 ممالک اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اس سال دو نئے ممالک ایسٹ ٹیمور (East Timor) اور جارجیا (Georgia) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ایسٹ ٹیمور (East Timor) انڈونیشیا کا ہمسایہ ملک ہے۔ یہاں چھ افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوئی۔

اس طرح جارجیا میں پاکستانی نژاد بعض لوگوں نے احمدیت قبول کی اور یہاں جماعت احمدیہ کا پودا لگا۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان سے باہر دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 899 ہے۔ اور ان جماعتوں کے علاوہ 1773 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ ان میں نائیجر سرفہرست ہے جہاں امسال 224 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اس کے بعد پھر سیرالیون ہے، آئیوری کوسٹ ہے۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو مساجد جماعت نے بنائیں یا تعمیر کیں یا ملیں ان کی مجموعی تعداد 411 ہے جن میں سے 198 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 213 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے مشن ہاؤسز میں 180 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 127 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2826 ہو گئی ہے۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد، سینٹرز اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ سے انجام دیتے ہیں۔ چنانچہ 96 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ساٹھ ہزار تین سو چھتیس وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ سے ستائیس لاکھ انتیس ہزار سے اوپر یو ایس ڈالرز کی بچت ہوئی۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ قرآن کریم کا سویڈش ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس اور سورتوں کے تعارف کے اضافہ کے ساتھ نظر ثانی کر کے شائع کیا گیا ہے۔

❁...اسی طرح وکالت تعمیل و تنفیذ کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے مطابق انڈیا میں اس سال قرآن کریم کا انگریزی اور ملیالم ترجمہ ری پرنٹ کروایا گیا ہے۔

❁...حضور انور نے فرمایا کہ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 75 زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔

❁...اسی طرح اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب انگریزی میں طبع ہوئی ہیں جو بک سٹال پر موجود ہیں۔ کشتی نوح۔ براہین احمدیہ (حصہ چہارم)۔ کشف الغطاء۔ رازِ حقیقت۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ محمود کی آمین۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کا صومالین ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی کتب ہیں جو شائع کی گئی ہیں اور بک سٹال پر دستیاب ہیں۔

❁...حضور انور نے فرمایا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا انگریزی ترجمہ ہو گیا ہے جو اس وقت زیر طباعت ہے۔ اسی طرح 'حقیقۃ الوحی'، 'روئیداد جلسہ دعا' اور ملفوظات جلد اوّل کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

❁...فضل عمر فاؤنڈیشن انگریزی ڈیسک کی طرف سے Ahmadiyyat Destiny and Progress، A Call to Faith، Muhammad the Great Exemplar، Ten Proofs of the Existence of God اور Signs of the Living God ترجمہ ہو کے شائع ہوئی ہیں۔

❁...حضور انور نے رقیم پریس یوکے اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریسوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رقیم پریس یوکے کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد اس سال چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، جماعتی رسائل اور میگزین، پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی رسائل کی سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔

افریقہ کے نو ممالک میں جماعت کے پریس کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے پریسوں کے ذریعہ چھپنے والی کتب و رسائل کی تعداد تین لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ رسائل اس کے علاوہ ہیں نیز اخبارات اور تربیتی لٹریچر کی تعداد اکانوے لاکھ ساٹھ ہزار رہا ہے۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو کتب جو شائع ہوتی ہیں ان کو مختلف جماعتوں میں، ممالک میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس سال لندن سے مختلف 52 زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد تعداد میں ساڑھے چار لاکھ سے زائد مالیت کی کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قادیان سے بھی بیرونی ممالک کو کتب بھجوائی جاتی ہیں۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لئے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل چھ ہزار چار سو باون کتب فولڈرز اور پمفلٹس اٹھاون لاکھ انہتر ہزار پانچ سو بانوے کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ اس طرح کل ایک کروڑ 42 لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو ترانوے افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اب تک 488 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اس سال مختلف ممالک میں بکثرت قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 6967 نمائشوں کے ذریعہ اڑتیس لاکھ بچاسی ہزار 367 افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس کے علاوہ پندرہ ہزار پچیس (15025) بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 41 لاکھ 93 ہزار 994 افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت اس سال دنیا بھر کے 96 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بتیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے دو کروڑ پینسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ حضور انور نے بتایا کہ اسی حوالہ سے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں نمایاں کام ہوا ہے۔

❁...حضور انور نے فرمایا کہ سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم بھی ہو رہی ہے۔ یہاں جامعہ یوکے اور جرمنی کے فارغ التحصیل طلباء ان کی تقسیم کرتے ہیں۔ اس سال اللہ کے فضل سے فارغ التحصیل شاہدین کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ تین ہزار سات سو بائیس کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ اور سیوتا (Ceuta) شہر جو مراکش کے بارڈر پر ہے وہاں بھی لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ اس دوران کئی ایسے لوگ ملے جن کو جماعت کے بارے میں پہلے سے معلومات تھیں اور اللہ کے فضل سے وہاں تبلیغ کے اچھے راستے کھل رہے ہیں۔

❁...میکسیکو، گوئٹے مالا، ایکواڈور، یوراگوئے اور پیراگوئے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی اور وہاں کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کے ذریعہ سے تین لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو دس لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔

❁...حضور انور نے فرمایا کہ وکالت تعمیل و تنفیذ (لندن) کے تحت نظارت نشر و اشاعت قادیان کے زیر انتظام تین مقامی زبانوں بنگلہ، اڑیا، اور تامل کے ڈیسکوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور اب ہمارے لٹریچر کا ترجمہ ان زبانوں میں ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہندی تراجم کا کام جاری ہے۔ بائیس کتب کے ہندی تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔

نور ہسپتال کے قیام پر سو سال پورا ہونے پر وہاں بھی ایک صد سالہ تقریب منعقد ہوئی اس کا بھی علاقے کے لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

فضل عمر پریس قادیان میں نئی مشینیں لگائی گئیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہاں کافی اچھا کام ہو رہا ہے۔

اسی طرح 'دار البیعت' لدھیانہ اور ہوشیار پور والے مکان کی جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے چِلّہ کشی فرمائی تھی نیز گیسٹ ہاؤسز کی رینوویشن ہوئی۔

❁...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عربی ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہو چکے ہیں ان کی تعداد تقریباً 125 ہے۔ دوران سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو روحانی خزائن جلد 12، جلد 18، اور جلد 19 میں شامل ہیں یہ اللہ کے فضل سے ترجمہ ہو چکی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتب اور بعض دوسری کتابوں کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ اس کی کافی لمبی تفصیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربوں

منتخب اشعار از کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(درج ذیل اشعار جلسہ سالانہ یوکے 2018ء کے موقع پر دوسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر صدارت منعقدہ بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھے گئے)

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دِل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اِک دل کا یار جانی
دِل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا
اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
تیرا یہ سب کرم ہے تُو رحمتِ اَتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری، کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں مَیں ہمیشہ جب تک کہ دَم میں دَم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

میں قبولِ احمدیت کے کئی دلچسپ اور روح پرور واقعات پڑھ کر سنائے۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، رشین ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، چینی ڈیسک اور انڈونیشین ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان ڈیسکس کے تحت کتب کے تراجم، خطبات کے تراجم اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے کام ہو رہے ہیں۔

❁... حضورِ انور نے فرمایا کہ وقف نَو کی تحریک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفین نو کی کل تعداد چھیاسٹھ ہزار پانچ سو پچیس (66,525) ہے جس میں سے انتالیس ہزار آٹھ سو چودہ (39,814) لڑکے ہیں اور چھبیس ہزار سات سو گیارہ (26,711) لڑکیاں ہیں۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد ستائیس ہزار نو سو ستائیس (27927) ہے جس میں لڑکے اٹھارہ ہزار چار سو نوّے اور لڑکیاں نو ہزار چار سو سینتیس ہیں۔ ان میں پاکستان اوّل نمبر پر ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر یُوکے۔ پھر انڈیا۔ پھر کینیڈا۔ اللہ کے فضل سے یہ نظام بھی اب کافی آرگنائز ہو گیا ہے۔

❁... حضورِ انور نے شعبہ مخزنِ تصاویر اور اس کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا تذکرہ فرمایا۔

❁... نیز www.alislam.org کی رپورٹ بھی حاضرین کے سامنے رکھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ویب سائٹ پر قرآن کریم کے نئے اور جدید سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ سے عربی اردو انگریزی جرمن فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے اڑتالیس تراجم اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ دوران سال ساٹھ سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اٹھارہ کتب کا ’آئی بُکس‘ اور ’کِنڈل‘ پر اجراء کیا گیا ہے۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کے پرنٹ ایڈیشن ویب سائٹ سوشل میڈیا یوٹیوب اور دیگر نمائشوں کے ذریعہ ایک کثیر تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ ان مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ نوّے لاکھ سے زائد پوسٹس دیکھی گئیں۔ اس کا اب فرنچ اور جرمن ایڈیشن بھی شائع ہو رہا ہے۔ حضورِ انور نے اس کے تحت چلنے والے ’القلم‘ پراجیکٹ کا بھی تذکرہ فرمایا۔

❁... حضورِ انور نے اس سال کے دوران جاری ہونے والے انگریزی ہفت روزہ اخبار ’الحکم‘ کا ذکر فرمایا کہ یہ انگریزی دان طبقہ کے لئے اچھا اخبار ہے جو آن لائن بھی دستیاب ہے۔

❁... حضورِ انور نے احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر کے کام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پرانی باتیں جمع کی جا رہی ہیں اور ریسرچ کی جا رہی ہے۔ اچھا کام ہو رہا ہے۔

❁... حضورِ انور نے پریس اینڈ میڈیا آفس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی اپنے روابط بڑھا کر اچھا کام کر رہا ہے۔

❁... حضورِ انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے بھی اللہ کے فضل سے اب سولہ ڈیپارٹمنٹ ہیں اور اس کا کام بڑا وسیع ہو گیا ہے۔ کارکنوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں چلی گئی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے اُولیٰ، ایم ٹی اے الثانیہ، ایم ٹی اے 3 العربیۃ، ایم ٹی اے افریقہ اور ایک اور ایم ٹی اے افریقہ 2 شروع ہو چکا ہے اور ان چینلز پر سترہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمے کئے جا رہے ہیں جن میں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ٹرکش، بلغارین، بوسنین، ملیالم، تامل، رشین، پشتو، سپینش اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت ایم ٹی اے کی نشریات کے ذریعہ تمام دنیا میں کل بارہ سیٹلائٹس پر دیکھی جا سکتی ہیں اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں اس روحانی مائدے کا فیض نہ پہنچ رہا ہو۔ اس سال پانچ سیٹلائٹس معاہدوں کی تجدید کی گئی جبکہ ایک نئے سیٹلائٹ کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش وغیرہ میں ایم ٹی اے کی نشریات ہائی ڈیفی نیشن میں بھی نشر ہو رہی ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے نیوز وغیرہ کے کام میں بھی وسعت پیدا ہوئی۔

❁... حضورِ انور نے ایم ٹی اے افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا اجرا 2016ء میں ہوا تھا۔ اس پر روزانہ چوبیس گھنٹے مختلف لوکل زبانوں میں نشریات جاری ہے اور اس کی کافی توسیع ہوئی ہے۔ آٹھ ممالک میں ایم ٹی اے افریقہ کی شاخیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ لوکل زبانوں میں سواحیلی، یوروبا، ہاؤسا، چوئی میں پروگرام تیار کئے جا رہے ہیں۔ دوران سال ان سٹوڈیوز میں 400 سے زائد پروگرام تیار کئے گئے۔ اسی طرح تنزانیہ میں نیا سٹوڈیو تعمیر ہوا۔ گھانا میں پہلے تعمیر ہو چکا ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ایم ٹی اے افریقہ پر قادیان سٹوڈیو سے خصوصی لائیو نشریات چلائی گئی تھیں۔ جلسہ سالانہ یُوکے مشرقی اور مغربی افریقہ میں گیارہ چینلز کے ذریعہ نشر ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی ان میں کام ہوا ہے۔

برکینا فاسو کے شہر بوبوجلاسو میں بھی ایم ٹی اے کا اجراء ہوا ہے اور وہاں خطبات کو جُولا زبان میں ترجمہ کر کے نشر کیا گیا ہے۔ ایم ٹی اے بوبوجلاسو ڈش کے ساتھ نہیں ہے بلکہ انٹینا کے ساتھ ہے اور سو کلومیٹر کی ریڈئیس میں دیکھا جاتا ہے۔ بارہ گھنٹے اس کی نشریات چلتی ہیں۔ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے بھی کافی تعداد میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے نشریات کے علاوہ دیگر ٹی وی پروگرام بھی چل رہے ہیں۔ 69 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینل کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس سال دو ہزار تین سو بائیس (2322) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ دو ہزار تین سو چھپن (2356) گھنٹے وقت ملا۔

❁... جماعتی ریڈیو سٹیشنوں کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ سے پندرہ ہزار چھ سو چوہتّر سے زائد گھنٹوں کا وقت ملا اور سولہ ہزار نوّے پروگرامز نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق انہتّر کروڑ اکتیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر چار ہزار سات سو اکاسی (4781) اخبارات نے تین ہزار تین سو چھبیس (3326) جماعتی مضامین، آرٹیکل اور خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً پینتالیس کروڑ سے اوپر بنتی ہے۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس (36) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں ہمارے بیالیس (42) مرکزی ڈاکٹرز اور تیرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ ممالک میں ہمارے چھ سو چوراسی (684) ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے انیس (19) مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

❁... حضورِ انور نے فرمایا کہ اس سال ہمارے ہسپتالوں میں کل پانچ لاکھ دس ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے بہت سے مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

❁... حضورِ انور نے فرمایا کہ فری میڈیکل کیمپس اور عطیہ خون کا کام بھی مختلف ممالک میں ہو رہا ہے۔ آنکھوں کے فری آپریشنز بھی ہو رہے ہیں۔ کل چودہ ہزار اکانوے (14091) افراد کے فری آپریشن کئے جا چکے ہیں۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکس اینڈ انجینئرز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ذریعہ سے بھی بعض پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ ان میں ’واٹر فار لائف‘ کے ذریعہ ہینڈ پمپ، نلکے لگائے جا رہے ہیں۔ اور اب تک اڑھائی ہزار کے قریب پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ سات کی تعداد میں سولر واٹر پمپ لگوائے گئے ہیں۔ تعمیراتی پراجیکٹس جاری ہیں۔ مالی میں بھی بڑی خوبصورت مسجد ان کی زیرِ نگرانی بن رہی ہے۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس سال بیس ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں ایک لاکھ اکہتّر ہزار دو سو پچاس متاثرین کی مدد کی گئی۔ نیز یہ سکیم ’واٹر فار لائف‘، ’نالج فار لائف‘ میڈیکل کیمپس، یتامیٰ کی کفالت، قیدیوں سے رابطہ اور ان سے خبرگیری کا کام بالخصوص غریب ممالک میں یہ تنظیم بہت عمدگی سے سرانجام دے رہی ہے۔

❁... نومبایعین سے رابطے کی بحالی کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ نائیجیریا نے اس سال ستائیس ہزار ایک سو ستائیس نومبایعین سے رابطہ بحال کیا۔ مالی نے بائیس ہزار ایک سو انیس، سیرالیون نے دس ہزار، سینیگال، کیمرون آئیوری کوسٹ وغیرہ نے کچھ کچھ ہزار لوگوں سے رابطہ کیا۔ اللہ کے فضل سے اس لحاظ سے بھی نومبایعین سے رابطے کے بعد بھی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔

❁... حضورِ انور نے فرمایا کہ نومبایعین کے لئے تربیتی کورسز منعقد کئے جاتے ہیں۔ دورانِ سال تین ہزار سات سو تیس جماعتوں میں ستاسی ہزار آٹھ سو اٹھاون تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار چار سو سولہ ہے۔ اس کے علاوہ دو ہزار دو سو چودہ اماموں کو ٹریننگ دی گئی۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال چھ لاکھ سینتالیس ہزار سے زائد بیعتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ 129 ممالک سے تقریباً تین سو (300) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ ان میں پہلے نمبر پر نائیجر ہے جہاں ایک لاکھ پچیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں۔

بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضورانور نے کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ ان واقعات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات لوگ جماعتِ احمدیہ کے تعارف کے بعد احمدیت میں شمولیت اختیار کرتے ہیں، بعض اوقات احمدیوں کے نیک نمونہ کے ذریعہ اس پاکیزہ جماعت کے طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ سچی خوابوں کے ذریعہ ان کی رہنمائی فرما کر انہیں مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ حقیقی اسلام کی آغوش میں لے آتا ہے۔ نیز یہ کہ نومبایعین کے ایمان میں پختگی پیدا کرنے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں بعض مخالفین کے بد انجام کا بھی ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے تحت حفاظتِ الٰہی کے خاص واقعات بھی شاملِ خطاب فرمائے۔ نیز جلسہ سالانہ کی برکات پر مشتمل واقعہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر کے سامنے رکھا۔ اور اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نشانات پہ نشانات دکھا رہا ہے۔ یہ نشانات اور جماعت کی ترقی ان کو نظر نہیں آ رہے جو عقل کے اندھے ہیں۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح معنوں میں اپنے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، یقین پیدا کرے اور ہم اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے والے ہوں۔ آخر پر حضور انور نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر خطاب کو ختم کیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ یہ اجلاس شام 6 بجکر 15 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

... ...

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اتوار 05/اگست 2018ء

... ...

دن کا آغاز حسبِ دستور صبح 3/ بجے نمازِ تہجد سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 30 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضورانور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم بابا ایف تراولے (Baba F Trawally) صاحب امیر جماعت احمدیہ دی گیمبیا نے کی۔ مکرم محمود احمد وارڈی صاحب مبلغ سلسلہ (انڈونیشین ڈیسک یُوکے) نے تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 تلاوت کی گئی تھیں۔ مکرم محمد خالد چغتائی صاحب آف یوکے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار ترنّم

کے ساتھ پڑھے۔

... ...

اس اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں **مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضاء بورڈ یوکے کی تھی۔** جس کا موضوع The Kind Treatment of the Promised Messiah towards His Opponents یعنی **’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاندین سے حسنِ سلوک‘** تھا۔

اس تقریر کا اردو میں خلاصہ تیار کردہ محترم راجہ اظہار احمد (مبلغ سلسلہ) ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مقرر موصوف نے تقریر کے آغاز میں سورۃ المائدۃ کی آیت 8 اور سورۃ یٰس کی آیت 31 کی تلاوت کی۔ ان میں سے پہلی کا ترجمہ یہ ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

مقرر موصوف نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ بات تمام ہی پیغمبران خدا کی زندگی کا جزو رہی ہے۔ آنحضور ﷺ کو مکہ والے صادق اور امین کہتے تھے لیکن جوں ہی آنحضور ﷺ نے دعویٰ فرمایا تو انہی لوگوں نے آپ ﷺ کو استہزاء اور سخت مخالفت کا نشانہ بنایا۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی اپنے دعوی سے قبل اسلام کے دفاع کے ایک پہلوان مشہور تھے لیکن جب خدائی حکم کے تحت آپؑ نے دعویٰ فرمایا تو آپ کو بھی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپؑ نے اپنے مخالفین کے لیے ہمیشہ صبر و تحمل، ہمدردی اور شفقت کا نمونہ ہی دکھلایا۔

مقرر موصوف نے کہا شفقت اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی کو حضور علیہ السلام نے اتنی اہمیت دی گئی کہ دس میں سے دو شرائط بیعت میں ان کا ذکر فرمایا۔ چوتھی شرط میں یہ درج ہے کہ:

”کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔“

اس سے ہر ایک بخوبی جان سکتا ہے کہ ان شرائط میں سارا زور بغیر لحاظ رنگ و نسل اور عقیدہ کے تمام انسانوں کے ساتھ ہمدردی پر دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔

(روحانی خزائن جلد 17 اربعین نمبر 1)

یہ محض زبانی دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ ہم آپؑ کی زندگی میں بار بار ایسے واقعات بکثرت پاتے ہیں جو اس بات کو شک و شبہ سے بالکل صاف کر دیتے ہیں کہ واقعتاً محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں اور یہ کہ آپؑ کا دل بغیر کسی ذاتی یا نفسانی خواہش کے ہمدردی خلق کے لیے پگھلا جاتا ہے۔

مقرر موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے بہت سے نشان ظاہر فرمائے۔ بڑے نشانات میں سے کسوف و خسوف اور طاعون کا نشان بھی ہیں۔ آپؑ نے لوگوں کو متنبہ کرنے کے لیے اور اس لازمی الوقوع طاعون کے عذاب سے بچنے کے لیے بے شمار مرتبہ اعلانات فرمائے اور لوگوں کو بتایا کہ خدا کی طرف آؤ تا کہ تم بچ سکو۔ آپؑ کو لوگوں کی تکلیف کا خوف دامنگیر رہتا تھا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے لیے وہ بیت الدعا کے بالائی کمرہ میں رہائش پذیر رہے اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کی اندھیری راتوں کی متضرعانہ دعاؤں کے چشم دید گواہ ہیں۔ باقی تمام لوگ سو رہے ہوتے تھے اور آپؑ دعا میں اس قدر خشوع و خضوع کے ساتھ گڑگڑا رہے ہوتے تھے کہ گویا کوئی عورت دردِزہ سے چلا رہی ہو۔ جب مولوی صاحب نے غور سے سنا تو وہ حیران رہ گئے کہ حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کے دربار میں درد دل سے التجا کر رہے تھے کہ لوگ اس طاعون کے عذاب سے بچ جائیں۔

یہ واقعہ آپؑ کی شفقت علی خلق اللہ کی بہترین مثال ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لیے تھا جو آپ کے اشد ترین مخالف تھے۔ یہ تمام باتیں آپؑ کے اور خدا کے درمیان ہو رہی تھیں۔ کوئی تیسرا آپ کا حال معلوم کرنے والا نہ تھا۔ باوجود یہ جاننے کے کہ مخالفین اگر اس عذاب سے بچ گئے تو اور خوشیاں منائیں گے پھر بھی آپؑ ان کے بچاؤ اور حفاظت کے لیے گڑگڑاتے رہے۔ اور یہ محض اتفاق تھا اور آپؑ کو بالکل علم نہ تھا کہ آپ کے ایک صحابی یہ تمام گڑگڑانا اور خشوع و خضوع والی دعائیں کان لگا کر سن رہے ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 428,429)

حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ ہی زبانی گالیوں، گستاخانہ حملوں، ذات پر بیہودہ اعتراضات اور قتل کے منصوبوں کا سامنا کرتے رہے۔ اخبار میں گالیوں سے بھری خبروں کو چھاپا جاتا۔ نہایت فحش اور گالیوں سے بھرے ہوئے بیرنگ خطوط بھیجے جاتے جو آپ کو لیکر کھولنے اور پڑھنے پڑتے۔ آپؑ ان گالیاں دینے والوں اور بدزبانی کرنے والوں کے لیے دعا کرتے اور خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے۔ کبھی بھی بیزاری، شکایت یا تحقیر کا کوئی لفظ زبان پر نہ لاتے۔ جواب میں آپ ہمیشہ صبر اور برداشت کا مظاہرہ فرماتے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی، سعد اللہ لدھیانوی اور جعفر زٹلّی مخالفین میں سے چند نام ہیں جنہوں نے آپؑ کی مخالفت میں تمام حدوں کو عبور کر دیا تھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی جو کہ اہلحدیث کا ایک لیڈر تھا نے 1883ء میں آپؑ کو دین اسلام کا ایک فاتح جرنیل قرار دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپؑ نے مسیحیت اور مہدویت کا دعوی فرمایا تو یہی مولوی آپ کا سب سے شدید مخالف بن گیا۔ اور اپنی تمام زندگی آپؑ کی مخالفت کے مشن میں گزار دی۔ اس نے گالیوں سے بھرے ہوئے مضامین شائع کئے۔ یہ سب اس نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں لکھا۔ اسی نے آپؑ کے خلاف فتاوی کفر جمع کئے اور آپؑ کی تذلیل اور تباہی کے لیے جھوٹے اور من گھڑت ثبوت پیش کرتا رہا۔

1897ء میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے جو کہ عیسائی مشنری تھا آپؑ کے خلاف مقدمہ اقدام قتل دائر کروایا اور آپؑ کو ایک فسادی اور خطرناک انسان قرار دیا۔ یہی مولوی محمد حسین بٹالوی اس عیسائی مشنری کی جھوٹی بات کی تائید کے لیے بطور گواہ پیش ہوا۔ یہ ایک نہایت نازک مرحلہ تھا جس میں اگر ناانصافی سے کام لیا جاتا تو آپؑ کو عمر قید یا سزائے موت بھی ہو سکتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وکیل مولوی فضل دین صاحب نے چاہا کہ وہ گواہ کی ذات کو عیب دار ثابت کر کے گواہی کو کمزور ثابت کر دیں اس لیے مولوی صاحب نے آپؑ سے اجازت چاہی کہ وہ مولوی محمد حسین کے حسب نسب کے بارہ میں سوال کرے جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ اس کی ماں ایک طوائف تھی۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے سختی سے اپنے وکیل کو منع فرما دیا کہ ان کو کسی قسم کی ایسی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے جس سے مولوی محمد حسین کی سبکی ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ آپؑ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر وکیل صاحب کے منہ پر رکھ دیا کہ کہیں وہ اس موضوع پر سوال نہ شروع کر دے اور فرمایا میں اس کو شرمندہ کرنا نہیں چاہتا۔

وہ شخص جس نے آپ کی تکذیب اور مخالفت کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اس کے ساتھ آپ کی شفقت اور حسن سلوک کا یہ عالم تھا۔

آپؑ کے وکیل مولوی فضل دین صاحب جو کہ ایک غیر احمدی تھے نے بعد میں کئی مرتبہ اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ مرزا صاحب بہت بلند اخلاق کے حامل تھے۔ یہاں پر ایک شخص آپ کی زندگی اور عزت پر حملے کر رہا ہے اور جب اس کی گواہی کو کمزور ثابت کرنے کے لیے اس کے کردار کے متعلق چند سوالات کرنا چاہے تو آپؑ نے فرما دیا کہ میں اس قسم کے سوالات کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ 53,55)

حضرت مسیح موعودؑ ان تمام الزامات سے باعزت طور پر بری ہوئے اور اپنے خلاف تمام گواہان کو معاف فرما دیا۔ کپتان ڈگلس جو کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھا نے آپؑ کو یہاں تک کہا کہ اگر آپؑ چاہیں تو ان گواہان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتے ہیں۔ آپؑ نے جواب میں فرمایا کہ میری ایسی کوئی خواہش نہیں۔ اور سب کو معاف فرما دیا اور کہا کہ میرا مقدمہ آسمانی عدالت میں ہے۔

یہ کیس 1897ء کا ہے۔ لیکن باوجود حضرت مسیح موعودؑ کی اس معافی کے جو مولوی محمد حسین بٹالوی کو دی گئی اس کی مخالفت ختم نہ ہوئی۔ کئی سال بعد مولوی بٹالوی پر مشکل حالات آ گئے۔ اس کی پریس بند ہو گئی۔ اس کا رسالہ اشاعت السنہ چھپنا بند ہو گیا لیکن اس نے آپؑ کے خلاف لکھنا بند نہ کیا۔ لیکن کوئی اس کی تحریرات کو چھاپنے کے لیے تیار نہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو اس حالت کا علم ہوا تو آپؑ کو اس پر رحم اور ترس آ گیا۔ کئی سالوں کی مخالفت کے باوجود معاف فرماتے ہوئے آپؑ نے اس کو پیغام بھجوایا کہ قادیان آ جاؤ اور یہاں رہو۔ اور یہ بھی ساتھ فرمایا کہ ہم تمہارے مضامین بھی شائع کروا دیں گے۔

اپنے شدید ترین مخالف کے ساتھ اس طرح کے سلوک کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن اس قسم کی صفات صرف خدا تعالیٰ کے چنیدہ بندوں میں ہی پائی جاتی ہیں۔

نہال سنگھ نامی ایک آدمی جس نے اپنی جوانی فوج میں گزاری قادیان کا رہائشی تھا۔ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تکالیف پہنچاتا اور غلیظ گالیاں دیتا۔ یہ اس کی روزمرہ کی عادت تھی۔ اسی کے دائر کردہ ایک سنگین مقدمہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور چند اور احمدی عدالت میں پیش ہوئے۔ عین اس مقدمہ کے دوران ہی اس کے بھانجے سنتا سنگھ کی بیوی شدید بیمار ہو گئی اور اس کو علاج کے لیے مشک کی ضرورت پیش آئی۔ مُشک اس وقت بھی اور آج بھی ایک بہت ہی مہنگی چیز ہے۔ ایسی حالت میں وہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر مُشک مانگنے آیا۔ آپؑ نے اس کو بغیر کسی تاخیر کے گھر سے پانچ چھ گرام مشک لا کر دے دی۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 306)

ایک طرف تو اس نے آپؑ کی مخالفت میں آپؑ پر مقدمہ دائر کیا اور جب ضرورت پیش آئی تو حضورؑ نے بغیر سوال کے ضرورت پوری فرما دی۔

بہت سی مشکلات جو آپؑ کے خلاف کھڑی کی گئیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپؑ کے چچا زاد بھائیوں نے آپ کے گھر کے رستہ میں آٹھ فٹ کی ایک دیوار کھڑی کر دی جس سے گویا آپؑ ایک محدود جگہ پر قید ہو گئے۔ اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کا اندازہ آپؑ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ اس دیوار سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ مجھے پانی کے لیے ایک نیا کنواں کھودنا پڑا جس کے خرچے سے چھاپہ خانہ بھی بہت متاثر ہوا۔ دوستوں اور ملاقات کے لیے آنے والوں کو بہت مشکلات پیش آئیں۔ ان میں سے چند ایک زخمی بھی ہوئے۔ کمزور اور بزرگ لوگوں کے لیے ناممکن ہو گیا کہ وہ میرے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز ادا کریں۔ مہمان یہاں پر دین سیکھنے آتے ہیں۔ لیکن جب ان کو اس دیوار کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں تو مجھے سخت دکھ اور افسوس ہوتا ہے جس کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

اس مسئلہ کے حل کے لیے مقدمہ چلایا گیا اور اٹھارہ ماہ کی طویل جدوجہد کے بعد وہ دیوار گرا دی گئی۔ جج نے چچا زاد بھائیوں پر جرمانہ کر دیا جس کے ادا نہ کرنے پر پولیس مرزا نظام دین کی املاک ضبط کرنے قادیان پہنچ گئی۔ اس حالت میں اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے درخواست کی کہ میرے پاس حرجانے کے پیسے نہیں ہیں۔ جب آپؑ کو اس حالت کا علم ہوا تو آپؑ نے پولیس والوں کو کہا کہ جرمانہ کی درخواست میرے علم میں لائے بغیر کی گئی ہے اور ان کو تسلی دلائی کہ آپؑ کو جرمانہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

(حیات طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو بذریعہ کشف یا الہام اطلاع دی کہ یہ ایک بہت بڑا بوجھ تھا جس کے نتیجہ میں مخالف رشتہ دار بہت تکلیف اور سخت حالات میں مبتلا تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں رات کو سو نہیں سکوں گا۔ اس لیے جلد از جلد کسی کو بھیج دیا جائے اور ان کو یہ بتا دیا جائے کہ ہم نے آپ کو تمام جرمانہ معاف کر دیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 81)

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی فطرت تھی کہ باوجود کئی ماہ تک ان رشتہ داروں کی طرف سے مصائب اور مشکلات کے جب آپ کو ان کی حالت کو علم ہوا تو آپ ایک رات بھی انتظار نہ کر پائے اور فوراً کسی کو بھیج کر ان کو اس اذیّت سے نجات دلوائی۔

یہی مرزا نظام دین تھا جو آپؑ کے گھر کے باہر کسی آوارہ کو کھڑا کروا کر آپ کو گالیاں دلوایا کرتا تھا۔ رسول بی بی جو حامد علی صاحب کی زوجہ ہیں نے بیان کیا کہ کئی

مرتبہ تو یہ گالیاں نہ صرف دن بلکہ رات کو بھی جاری رہا کرتی تھیں۔ جب اس پر حضور کا ردعمل پوچھا گیا تو بتاتی ہیں کہ آپؑ فرماتے تھے کہ کچھ اس کے کھانے کے لیے بھجوا دو یہ ساری رات سے چلّا چلّا کر تھک گیا ہوگا اور اب تک تو اس کی حلق بھی خشک ہوگئی ہوگی۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں کہ مرزا امام دین صاحب کھلے عام آپؑ کی جماعت اور آپ کے خاندان کا مخالف تھا۔ لیکن حضور اس سے قطع نظر اس سے شفقت کا سلوک فرماتے اور اس کی بیسوں وغیرہ کی ضرورت بھی پوری فرمادیا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ آپ سے لگاتار مخالفت رکھتا تھا۔ یہی مرزا امام دین صاحب ایک گھوڑا بیچنا چاہتے تھے اور انہیں جموں میں اس کی اچھی قیمت ملنے کی امید تھی اور وہاں پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب موجود تھے جن کی مدد ان کو چاہیے تھی۔ باوجود شدید مخالف ہونے کے حضورؑ نے ان کو حکیم صاحب کے نام رقعہ لکھ دیا کہ میرے اس مخالف کے لیے کوئی اچھا گاہک ڈھونڈ دیں۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 307,309)

حضرت مسیح موعودؑ کو مخالفین کی طرف سے جسمانی اذیتیں بھی دی گئیں۔

1892ء میں جب آپ دعوی کے بعد لاہور تشریف لے گئے تو آپ میاں چراغ دین کے مکان کے قریب مسجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ ایک دن واپسی پر آپ کو راستہ میں پیغمبر اسنگھ ملا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ یہ مہدی ہے۔ اور اس نے آپ پر پیچھے سے حملہ کیا۔ حضور نے اس کو پکڑ لیا۔ یہ مسلسل گالیاں نکالتا جا رہا تھا۔ حضورؑ کو اس کے حملہ کا کوئی ڈر نہ تھا لیکن یہ ضرور خدشہ تھا کہ آپؑ کے ساتھ اصحاب اس پر حملہ نہ کردیں۔ آپؑ نے سختی سے اپنے ساتھیوں کو فرمایا کہ اس کو جانے دو اور اس کے خلاف کوئی کاروائی نہ کرو یہ تو مجنون ہے۔ حضور جاتے وقت مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتے کہ کہیں کوئی اس حملہ کرنے والے کو نقصان نہ پہنچائے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 442,443)

حضورؑ کے اصحاب اس حملہ کرنے والے پر سخت غصہ تھے اور بدلہ لینا چاہتے تھے لیکن آپؑ اپنے اوپر حملہ کرنے والوں کے بارہ میں ہمیشہ سے رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے رہے۔ بہت مرتبہ آپؑ کو لمبی لمبی دیر تک گالیاں بھی سننی پڑیں۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے اپنے نفس پر اتنا قابو ہے اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو اتنی طاقت دی ہے کہ اگر کوئی میرے سامنے بیٹھ جائے اور مجھے ایک برس تک گالیاں دیتا رہے تو آخر کار وہ خود ہی شرمندہ ہو جائے گا اور اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ مجھے مشتعل نہیں کرسکا۔ اور واقعتاً بہت سے مواقع پر ایسا ہی ہوا۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک برہمو لیڈر آپؑ سے ملنے آیا۔ اس دوران ایک منہ پھٹ آپ کو گالیاں دینا شروع ہوگیا۔ آپؑ اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھ کر خاموشی سے بیٹھے رہے جبکہ وہ آدمی مسلسل گالیاں دیتا رہا حتیٰ کہ اس برہمو لیڈر نے چاہا کہ وہ اس بدزبان کو روک دے لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور جو یہ کہنا چاہتا ہے کہنے دو۔ وہ بدزبان شخص کافی دیر تک گالیاں دیتا رہا اور آخر تھک کر وہاں سے چلا گیا۔ یہ دیکھ کر برہمو لیڈر بہت متاثر ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ یہ آپؑ کا ایک بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے کہ باوجود اس کو خاموش کروانے کی طاقت رکھنے کے یا اس کی زبان نکلوا دینے کے یا اس شخص کو ہی اٹھوا دینے کے آپؑ نے کامل ضبط نفس اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 443,444)

اسی طرح ایک اور موقع پر لاہور میں پیر گولڑہ شریف کا ایک مرید آیا اور کچھ پوچھنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر اس نے نہایت غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب وہ سانس لینے کے لیے رکا تو آپ نے فرمایا کچھ اور۔ وہ پھر گالیاں دینا شروع ہوگیا۔ آپؑ خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھے رہے۔ کافی دیر بعد وہ تھک گیا اور خاموش ہو گیا تو آپؑ نے دوبارہ فرمایا بھائی صاحب کچھ اور بھی کہہ لیں۔ اس پر وہ زار و قطار روتا ہوا آپؑ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی چاہی کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے کہ میں آپؑ کے مرتبہ کو نہ پہچان سکا۔

یہ حضورؑ کا ضبط نفس ہی تھا کہ باوجود مشکلات کے آپؑ ضبط نفس پر قائم رہتے اور یہ صفت خدا نے ہی آپ کو عطا کی تھی۔

صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ غلام احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ دہلی میں ایک مرتبہ حضور کے مکان کے باہر ایک مخالف کھڑا ہو جاتا اور لگاتار گالیاں دیتا رہتا۔ اس پر حضور حضرت اماں جان سے فرماتے کہ اس کے لیے شربت کا گلاس تیار کر کے بھجوا دو۔ اب تک گالیاں دے دے کر اس کا گلا خشک ہو چکا ہوگا۔

(سیرت المہدی جلد 2 روایت 1383)

1903ء میں منارۃ المسیح کی تعمیر کے وقت سب ہندو سکھ اور مسلمانوں نے حکام کے پاس جا کر شکایتیں کیں۔ جب گورنمنٹ کے کارندے قادیان آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شکایتیں میرے مخالفین نے کی ہیں اور بڈھا مل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس سے پوچھیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کوئی ایسا موقع جو مجھے نقصان پہنچانے کا اسے ملا ہو اور اس نے چھوڑا ہو۔ اور اس سے یہ بھی پوچھیں کوئی ایسا موقع اس کو فائدہ پہنچانے کا ملا ہو اور میں نے چھوڑا ہو۔ حافظ روشن علی صاحب فرماتے ہیں کہ اس پر بڈھا مل اتنا شرمندہ ہوا کہ اس نے شرم سے آنکھیں جھکالیں۔ اور حکومتی حکام نے فیصلہ حضور کے حق میں دیا اور تعمیر میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی۔

ان واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان اور اردگرد کے لوگ ہمیشہ حضور کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتے تھے۔ حضور ان کو برداشت بھی کرتے اور ان مخالفین کو ہمیشہ شفقت اور رحم سے جواب دیتے۔

اسی طرح کی ایک مثال لالہ شرمپت کی ہے۔ جو کہ بیمار ہوگیا۔ اسے خدشہ ہوا کہ وہ اندھا ہو جائے گا۔ آپؑ اس کی تیمارداری کرنے خود اس اشد ترین مخالف کے گھر گئے اور اس نے آپؑ کو کہا حضرت جی آپ میرے لیے دعا کریں۔ آپؑ نے نہ صرف اس کے لیے دعا کی بلکہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کو ان کا طبیب بھی مقرر فرمایا اور ملاوامل کی مکمل صحتیابی تک آپ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لاتے رہے۔

ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ ان واقعات کو معمولی جانیں لیکن ان واقعات سے آپؑ کے اعلیٰ اخلاق اور مخالفین کے ساتھ حسن سلوک کا سبق ملتا ہے۔ ان واقعات میں ہمارے لیے اور بھی بہت سے سبق ہیں۔ اور آئندہ ہماری آنے والی نسلوں کے لیے بھی آپؑ کی تحریرات میں یہ ہدایت موجود ہے جس میں آپؑ ہم میں سے ہر ایک کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ (کشتی نوح)

یاد رکھو مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہوسکتا۔ ہم خود دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔

(حضرت مسیح موعودؑ کی دو اہم تقریریں صفحہ 26)

یہ کوئی عجیب بات نہیں بلکہ آج ہمیں ایک امام عطا ہے ایک خلیفہ جو اپنی زندگی میں ان صفات کا مظہر ہے جن میں صبر برداشت اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا پایا جاتا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ایک ایسا خلیفہ ہے جو ہمیں بار بار تنبیہ کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور جو عہد بیعت ہم نے لیا ہے اس کو پورا کریں جو ایک بار پھر ہم آج شام دہرانے والے ہیں۔

اللہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ کے ان واقعات سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

……………

مقرر موصوف کی تقریر 10 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب اجلاس نے **مولانا عطاء المجیب صاحب راشد (نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل۔ لندن) کو ’خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا قیام‘** کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔

مولانا صاحب نے خلافت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کی بعثت تمام دنیا میں بسنے والے انسانوں کی طرف ہوئی تھی اسی طرح خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ بھی تمام دنیا کی وحدت اور نجات کا حقیقی ذریعہ ہے۔ مقرر موصوف نے خلفائے سلسلہ کی خدمات انسانیہ اور تمام دنیا کے لوگوں کو بلاتفریق رنگ و نسل و مذہب وحدت کی لڑی میں پرونے کی کاوشوں کا تذکرہ بھی فرمایا۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں بسنے والے انسان احمدیت کی آغوش میں آکر خلافت احمدیہ کے زیر سایہ حقیقی وحدت کی لڑی میں پروئے جا رہے ہیں۔

(اس تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔)

مقرر موصوف کی تقریر کا اختتام 11 بجکر 24 منٹ پر ہوا۔ بعد ازاں مکرم طاہر خالد صاحب مبلغ سلسلہ یوکے نے اردو نظم پڑھی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ’درِ توحید‘ میں سے بعض منتخب اشعار پڑھے۔

……………

اس کے بعد **مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ** نے اردو زبان میں **’ہستی باری تعالیٰ۔ قبولیت دعا کے آئینہ میں‘** کے عنوان پر تقریر کی۔

مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں پُراثر حوالہ جات اور قبولیت دعا کے اثرانگیز واقعات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کو حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کیا۔

(مولانا صاحب کی تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔)

مقرر موصوف کی تقریر 12 بجکر 5 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔

……………(باقی آئندہ)

☆…☆…☆

مخزنِ تصاویر

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تصاویر پر مشتمل آفیشل لائبریری ’مخزن تصاویر‘ کے نام سے موسوم ہے اور یہ لائبریری مرکز کے زیرانتظام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے 2006ء میں اس لائبریری کا نئے سرے سے اجرا ہوا اور تب سے یہ لندن میں قائم ہے۔

مخزن تصاویر کے قیام کا بنیادی مقصد جماعتی تصاویر کو اکٹھا کرکے ان کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کو باترتیب محفوظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مستقل پراجیکٹ جاری ہے جس میں مختلف کیٹیگریز (categories) کے تحت تصاویر کو اکٹھا کرکے محفوظ کیا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام، خلفائے کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی تصاویر کے علاوہ تاریخی اعتبار سے دیگر اہم شخصیات اور اہم تاریخی مواقع پر لی گئی تصاویر بھی اس لائبریری میں شامل ہیں۔ چنانچہ اس ذریعہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی ’تصویری تاریخ‘ محفوظ کی جا رہی ہے۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07 فروری 2016ء کو مخزن تصاویر ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ اس ویب سائٹ کے ذریعہ لوگ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بیشمار اہم پرانی تاریخی تصاویر اور نئی تصاویر دیکھ سکتے ہیں اور بعض تصاویر آن لائن آرڈر کے ذریعہ خرید بھی سکتے ہیں۔ تصاویر کے ساتھ درج کی گئی معلومات چھ مختلف زبانوں میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح کسی بھی جماعتی شعبہ، ادارے، تنظیم وغیرہ کو اگر اپنے لٹریچرز، سوونیئرز، کیلنڈرز وغیرہ میں تصاویر شامل کرنی ہیں تو ان کو اسی ویب سائٹ کے ذریعہ آرڈر کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کے پاس جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق کسی قسم کی تاریخی تصاویر موجود ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ تصاویر سے متعلق ضروری معلومات و کوائف لکھ کر درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ ان معلومات میں یہ باتیں ضرور شامل کریں: بھیجنے والے کا نام، تاریخ اور مقام جب تصویر لی گئی وغیرہ۔ آپ کی بھیجی گئی تصاویر ریکارڈ میں محفوظ کرنے کے بعد آپ کو باحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔

Makhzan-e-Tasaweer
Tahir House
22 Deer Park Road, London, SW19 3TL
e-mail: info@makhzan.org website: www.makhzan.org

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یاذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کی شہادت

روزنامہ’’الفضل ربوہ‘‘8 ستمبر 2012ء میں مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے جنہیں 6 ستمبر 2012ء کو کراچی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے اُس وقت شہید کردیا جب آپ سکول سے گھر واپس جانے کے لئے شام پانچ بجے بس میں سوار ہونے ہی والے تھے۔ آپ چاکیواڑہ میں سکول ٹیچر تھے۔

شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق روہتک (انڈیا) سے تھا جو قیامِ پاکستان کے بعد گنگاپور (فیصل آباد) آکر آباد ہوگیا۔ یہیں شہید مرحوم کی پیدائش اکتوبر 1970ء میں ہوئی۔ آپ نے 1988ء میں گنگاپور سے میٹرک کیا۔ 1991ء میں F.Sc. اور PTC کیا اور پھر بطور ٹیچر ملازمت کرلی۔ 1995ء سے بسلسلہ ملازمت کراچی میں مقیم تھے۔ دورانِ ملازمت ہی 2010ء میں B.A. اور 2011ء میں B.Ed. کرلیا۔

آپ کے گھرانے میں احمدیت کا آغاز آپ کی والدہ محترمہ عاصمہ بی بی صاحبہ سے ہوا جنہوں نے 1986ء میں احمدیت قبول کی۔ 1988ء میں اُن کے دو بچوں یعنی شہید مرحوم اور اِن کی بہن مکرمہ نسیم اختر صاحبہ نے مباہلہ کے نتیجہ میں ضیاء الحق کی ہلاکت کا نشان دیکھ کر بیعت کرلی۔ 1992ء میں ان کے گھرانے کے دیگر افراد یعنی شہید مرحوم کے والد اور دو بھائی بھی احمدی ہوگئے۔

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء میں شہید مرحوم کا ذکرخیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضورانور نے فرمایا کہ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب کی عمر 42 سال تھی۔ شہید مرحوم نے جنوری 2012ء سے وصیت کی ہوئی تھی۔ گو ابھی وصیت منظور نہیں ہوئی تھی تاہم آپ اپنی وصیت کا چندہ دے رہے تھے۔ زعیم انصاراللہ حلقہ اور خصوصی تحریکات کے سیکرٹری تھے۔ نہایت مخلص، نیک سیرت، انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور دعاگو شخص تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

1995ء میں آپ کی شادی شازیہ کلثوم صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالغفار صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑا بیٹا عزیزم عدیل احمد (عمر 16 سال) جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیرتعلیم ہے۔ دوسرا میٹرک میں چودہ سال کا ہے۔ پھر دس سال کی اور ایک سات سال کی بچی ہے۔ دیگر لواحقین میں ضعیف العمر والدین کے علاوہ دو بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔

شہید مرحوم کی بہن کہتی ہیں کہ میں نے آٹھ سال قبل خواب میں دیکھا کہ ان کو گولی لگی ہے اور ختم ہوگئے ہیں لیکن جب قریب گئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ زندہ ہیں۔ یقیناً یہ شہادت کا درجہ تھا جو اِن کو ملنے والا تھا۔ اسی طرح ایک خواب ان کی بیٹی نے اور ان کی اہلیہ نے بھی دیکھی تھی۔ وہ بھی ان کی شہادت سے تعلق رکھتی ہے۔ اہلیہ نے یہ خواب شہید مرحوم کو سنائی تو انہیں تاکید کی کہ اگر مَیں شہید ہوجاؤں تو تم نے رونا دھونا نہیں۔ اسی طرح ان کے واقف بتاتے ہیں کہ اتوار کو احمدیہ ہال کراچی میں میٹنگ تھی، گھر واپس آتے ہوئے راستے میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو کہہ رہے تھے کہ موت تو سب کو ہی آنی ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت دے۔

...❀...❀...❀...

محترم نواب دین صاحب آف تہال

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10 ستمبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم ظفر احمد ظفر صاحب نے اپنے والد محترم نواب دین صاحب آف تہال (کشمیر) کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم نواب دین ولد عبدالنبی صاحب قریباً 1919ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین کی وفات 1924ء میں پھیلنے والی طاعون سے ہوگئی جس کے بعد آپ اپنے مختلف اقرباء کے ہاں قیام پذیر رہے اور پھر ابتدائے جوانی میں اپنے چچا مکرم غلام نبی صاحب کے ہاں رہائش اختیار کرلی۔ اگرچہ محترم نواب دین صاحب کی والدہ کا تعلق احمدی خاندان سے تھا لیکن والد احمدی نہیں تھے اور والدین کی وفات کے بعد آپ کا قیام بھی اپنے غیرازجماعت عزیزوں کے ہاں رہا۔ لیکن جب آپ نے اپنے چچا مکرم غلام نبی کے ہاں رہائش اختیار کی تو اس گھرانہ میں آپ کو احمدی ماحول میسر آگیا کیونکہ آپ کی چچی مکرمہ صاحبزادی صاحبہ مخلص احمدی تھیں۔ چنانچہ محترم نواب دین صاحب نے بھی خلافت ثانیہ میں باقاعدہ بیعت کرلی۔ آپ نے قبولِ احمدیت کے بعد تعلق باللہ اور تقویٰ میں بہت زیادہ ترقی کی۔ ہروقت ذکرالٰہی میں مصروف رہتے۔ کھانا کھاتے ہوئے ہر لقمہ جب منہ میں ڈالتے تو بسم اللہ پڑھتے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے 1975ء میں میٹرک کا امتحان دیا اور ٹیکنیکل کالج میں داخلہ لینے کا ارادہ کیا لیکن جب ایک نماز کے بعد معلّم صاحب نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی اور کہا کہ جن خدام نے میٹرک کا امتحان دیا ہے، اُن میں سے کوئی خود اپنے آپ کو یا اُن کے والد صاحب اپنے بچے کو وقف کے لئے پیش کریں تو والد صاحب نے بلاتوقّف بلند آواز سے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو وقف کرتا ہوں۔ پھر آپ نے گھر آکر سب کو سمجھا کر آمادہ کیا اور مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل کروادیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد ہی مَیں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی جدائی کو برداشت نہ کرتے ہوئے واپس گھر چلا گیا۔ تاہم مرحوم کے ارادہ میں کوئی تزلزل نہ آیا اور مجھے سمجھا بجھا کر دوبارہ جامعہ احمدیہ میں لے آئے اور باوجود اپنی بیماری کے تقریباً دس دن تک ربوہ میں قیام کیا۔ پرنسپل صاحب اور اساتذہ سے مل کر کے مجھے سمجھانے کی درخواست کی اور خود بھی پیار سے سمجھاتے رہے۔ جب مَیں ماحول سے کچھ مانوس ہوگیا تو پھر واپس گھر چلے گئے۔

اگرچہ بچپن میں ہی والدین کی وفات ہوجانے کے نتیجہ میں آپ بنیادی تعلیم وتربیت سے محروم رہے تھے۔ تعلیم بھی حاصل نہیں کرسکتے تھے لیکن قرآن کریم سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ اور قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد تھا اُس کو ہمیشہ دہراتے رہتے تھے۔ 1995ء میں آپ اپنے بچوں کے پاس کینیڈا چلے گئے تو پھر اپنی اہلیہ محترمہ کی مدد سے 75 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ سیکھا اور بعدازاں باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے۔ پانچوں نمازیں بڑے التزام کے ساتھ اور نماز تہجد بھی سوائے اشد مجبوری کے باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ نماز سے کافی پہلے اور بعد تک مسجد میں نوافل کی ادائیگی اور ذکرالٰہی میں مصروف رہتے۔ آخری عمر میں باوجود کمزوری کے مسجد جاتے اور دوسروں کے کہنے کے باوجود کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بجائے کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے۔

آپ نے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ نماز کے قیام پر بہت زور دیتے اور جائزہ لیتے کہ ساری نمازیں سب نے ادا کی ہوئی ہیں۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا تو بعض اوقات فوج کی ملازمت میں ہونے کی وجہ سے مجبوراً خود نہ جاسکتے لیکن بچوں کو اُن کی والدہ کے ہمراہ ضرور بھجواتے۔ باوجود اَن پڑھ ہونے کے بہت پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت اور جماعت سے جنون کی حد تک عقیدت تھی۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے اور خلیفۂ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ آخری بیماری میں کمزوری کی وجہ سے سجدہ نہیں کرسکتے تھے لیکن جب عالمی بیعت کے بعد حضورانور نے سجدۂ شکر ادا کیا تو آپ بھی بے اختیار سجدہ میں چلے گئے لیکن گر گئے۔ بعد میں بچوں نے کہا کہ آپ نے اشارے سے ہی سجدہ کر لینا تھا۔ کہنے لگے جب خلیفہ وقت سجدہ کررہے تھے تو مجھے پتہ ہی نہیں چلا اور مَیں بے اختیار سجدہ میں چلا گیا۔

آپ تمام بچوں اور عزیز واقارب سے ہمیشہ محبت کے ساتھ پیش آتے۔ کبھی کسی سے ذاتی ناراضگی نہ رکھتے اور اگر کوئی عزیز کسی وجہ سے ناراض ہوجاتا تو اس سے معذرت کرکے اسے راضی کرنے کی کوشش کرتے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مَیں اپنے گاؤں تہال گیا تو مسجد میں نماز کے بعد بعض احباب نے وہاں پر متعین مرکزی معلّم صاحب کی کچھ شکایات کیں۔ مکرم والد صاحب بھی وہاں موجود تھے اور آپ نے بھی وہ ساری باتیں سنیں۔ جب ہم گھر واپس آئے تو مجھے کہنے لگے کہ معلم صاحب کے بارہ میں بعض احباب نے جو باتیں کی ہیں ان کا ذکر مرکز جاکر نہیں کرنا۔ وہ بہت نیک انسان ہیں کیونکہ جب مَیں صبح تہجد کے لئے مسجد میں جاتا ہوں تو وہ پہلے ہی سے تہجد کے لئے بیدار ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اپنا گھر بار بیوی بچوں کو چھوڑ کر یہاں جماعت کی خدمت کررہے ہیں۔

مضمون نگار مزید لکھتے ہیں کہ تہال میں متعین ایک معلّم صاحب حافظِ قرآن بھی تھے اور رمضان میں نماز تراویح بھی پڑھاتے تھے۔ اکثر معلّمین کی خدمت کا موقع ہمارے خاندان کو ملا کرتا تھا۔ لیکن ایک بار جب رمضان کے دوران والد صاحب کینیڈا سے آئے ہوئے تھے تو مسجد میں یہ ذکر ہوا کہ معلّم صاحب کو آجکل دودھ نہیں مل رہا۔ اس پر آپ نے گھر آکر میرے بڑے بھائی سے اس بارہ میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ آجکل بھینس کا دودھ کم ہوگیا ہے اس لئے معلّم صاحب کو نہیں بھجوا رہے۔ اس پر والد صاحب نے کہا کہ آج سے مَیں دودھ نہیں پیوں گا اور یہ دودھ روزانہ معلّم صاحب کو بھجوادیا جایا کرے۔ چنانچہ اُس سال سارا رمضان باوجود گھر والوں کے اصرار کے آپ نے دودھ نہ پیا لیکن معلّم صاحب کو باقاعدگی کے ساتھ دودھ فراہم کیا جاتا رہا۔

1974ء کے دورِ ابتلاء میں تہال میں بھی مخالفین نے جلسے کئے اور جلوس نکالے۔ احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا جاتا۔ 9 جون کو ایک بڑے جلوس نے احمدی گھروں پر باقاعدہ حملہ کردیا۔ احمدی اپنے گھروں میں محصور ہوکر رہ گئے، کئی گھروں کو آگ لگادی گئی بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔ آپ اپنے نئے تعمیر کردہ مکان میں اکیلے موجود تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہزاروں آدمی حملہ آور ہیں تو اندر کمرے میں جاکر دروازہ بند کرکے نوافل ادا کرنے شروع کردیئے۔ مخالفین دیواریں پھلانگ کر صحن میں کودے اور دروازے توڑ کر کمروں میں داخل ہوگئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نوافل ادا کرتا رہا اور شرپسند میرے سامنے سے گزرتے ہوئے یہ کہتے جاتے تھے کہ یہاں پر تو کوئی شخص بھی موجود نہیں۔ چنانچہ وہ سارے مکان کی تلاشی لے کر باہر چلے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا۔

انہی ایام میں آپ معمول کے مطابق اپنی زمین کی کاشت اور دیکھ بھال کرنے بھی جاتے تھے۔ آپ کے بھائی بعض اوقات کہتے کہ زمین کو کاشت کرنے کا کیا فائدہ، نہ معلوم یہ لوگ ہمیں یہاں رہنے بھی دیں گے یا نہیں! لیکن آپ بڑے اطمینان سے کہتے کہ ہم یہاں ہی رہیں گے اور ہمیں کوئی یہاں سے نکال نہیں سکتا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ مجھے یہ اطمینان اور سکون خداتعالیٰ کی بعض تائیدی شہادات سے نصیب ہوا تھا کیونکہ ایک دفعہ مَیں اپنی زمین میں ہل جوت کر کھڑا ہوگیا، ہل چلانا چھوڑ دیا اور بے قراری سے زمین پر بیٹھ کر دعا کرنے لگا تو کشفاً دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک بڑی فوج ہے جو ہمارے گاؤں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کے بعد وہ کشفی کیفیت جاتی رہی اور مجھے سکون ہوگیا کہ مخالفین کا کوئی منصوبہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ آپ ابتلاء کے اُس لمبے دَور میں گاؤں میں ہی موجود رہے اور بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ جماعتی ڈیوٹیز ادا کرتے رہے۔

آپ جماعت کے چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ آپ موصی تھے اور آپ نے اپنی جائیداد کا حصۂ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کردیا تھا۔ آپ کی وفات 7 جنوری 2011ء کو کینیڈا میں ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں نصب ہے۔

...❀...❀...❀...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 جولائی 2012ء میں مکرم عبدالقدوس شہید کے حوالہ سے کہا گیا مکرم ابن کریم صاحب کا کلام شائع ہوا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

گالیوں اور سختیوں پر شیوۂ صبر و رضا
ہاں یہی باندھا ہوا ہے ہم نے پیمانِ وفا
ہاں یہی ہے شرطِ بیعت ہاں یہی عہدِ وفا
جان پر ہم کھیل کر پہنچائیں گے حق کی صدا
کل جو سیّد زادے نے دکھایا تھا صبرِ عظیم
آج وہ قدوسؔ تُو نے پھر دیا جذبہ جگا
دل بہت مغموم ہیں چہروں پہ غم کی دھول ہے
ہر طرف ہے ہُو کا عالم ہر طرف آہ و بُکا
پر لبوں پر کوئی شکوہ اور واویلا نہیں
ہم ہوئے راضی اُسی پہ جو خدا کی ہے رضا
یاد رکھے گا زمانہ یہ وفاداری مدام
اے شہیدِ احمدیت ، اے شہیدوں کی وفا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
Septemner 14, 2018 – September 20, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday September 14, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Jalsa Salana Germany 2018
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:15	Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. August 13, 1996.
04:55	Qur'an Sab Se Acha
05:30	Prophecies In The Bible
06:00	Tilawat: Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Beacon Of Truth
08:25	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
09:05	Pakistan National Assembly 1974
10:00	In His Own Words
10:35	The Prophecy Of Khilafat
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Jalsa Salana Belgium
11:45	Live Jalsa Salana Belgium: Live proceedings of day 1 including the flag hoisting ceremony by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Jalsa Salana Belgium
13:30	Tilawat [R]
13:45	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra) [R]
14:30	Shotter Shondhane: Rec. July 26, 2018.
15:35	Noor-e-Mustafwi
16:00	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
16:15	Jalsa Salana Belgium 2018: Repeat of the proceedings of day 1, including the flag hoisting ceremony by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
16:30	Friday Sermon [R]
17:30	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
18:05	World News
18:20	Tilawat
18:35	Beacon Of Truth [R]
19:25	Noor-e-Mustafwi [R]
19:40	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra) [R]
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
21:15	Jalsa Salana Belgium 2018: Repeat of the proceedings of day 1, including the flag hoisting ceremony by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
21:30	Friday Sermon [R]
22:30	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]

Saturday September 15, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Masjid Aqsa Qadian
00:55	Yassarnal Qur'an
01:50	In His Own Words
02:25	Beacon Of Truth
03:15	Jalsa Salana Belgium 2018
03:30	Jalsa Salana Belgium 2018: Repeat of the proceedings of day 1, including the flag hoisting ceremony by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
03:45	Friday Sermon
04:45	Jalsa Salana Belgium 2018
05:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Al-Tarteel
07:00	Friday Sermon: Rec. September 14, 2018.
08:10	International Jama'at News
09:00	The True Concept Of Khilafat
09:30	Live Jalsa Salana Belgium 2018
10:00	Live Jalsa Salana Belgium 2018: Live proceedings of day 2, including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah.
11:30	Live Jalsa Salana Belgium 2018
12:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane: Rec. July 27, 2018.
15:15	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
19:00	Jalsa Salana Belgium 2018: Repeat of the proceedings of day 2 including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from Ladies Jalsa Gah. [R]
20:30	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
21:40	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
22:30	Friday Sermon: Rec. September 14, 2018.
23:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)

Sunday September 16, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Jalsa Salana Belgium 2018: Proceedings of day 2.
01:30	Jalsa Salana Belgium 2018: Proceedings of day 2 of Jalsa Salana Belgium including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah.
03:00	Jalsa Salana Belgium 2018: Proceedings of day 2.
04:00	Friday Sermon
05:05	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
05:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith: importance of Darood.
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on September 15, 2018.
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on October 9, 2015 in Holland.
10:05	In His Own Words
10:45	Khazain-Ul-Mahdi
11:15	Justice Kindness And Kinship
11:45	Live Jalsa Salana Belgium: Proceedings of day 3.
12:15	Live Jalsa Salana Belgium: Proceedings of day 3, including the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
14:00	Live Jalsa Salana Belgium: Proceedings of day 3.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:45	The Martyrdom Of Hazrat Imam Hussain (ra)
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
19:05	Jalsa Salana Belgium 2018: Repeat of the proceedings of day 3, including the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
20:50	Jalsa Salana Belgium 2018 [R]
21:55	Khazain-Ul-Mahdi [R]
22:25	Friday Sermon: Rec. September 14, 2018.

Monday September 17, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Jalsa Salana Belgium 2018
01:30	Jalsa Salana Belgium 2018: Proceedings of day 3, including the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
03:15	Jalsa Salana Belgium 2018
04:30	Khazain-Ul-Mahdi
05:00	Justice Kindness And Kinship
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Jalsa Salana Germany 2018: Recorded on September 9, 2018.
09:35	Jalsa Salana Germany 2018: the Bai'at ceremony and the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper). Recorded on September 9, 2018.
11:50	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:20	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on October 12, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Pakistan National Assembly 1974
16:10	International Jama'at News
17:05	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany 2018 [R]
20:50	Jalsa Salana Germany 2018: the Bai'at ceremony and the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper). Recorded on September 9, 2018.
23:10	In His Own Words [R]

Tuesday September 18, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Pakistan National Assembly 1974
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 17, 1997.
04:15	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as)
04:35	Jalsa Salana Speeches
04:55	Rahenge Khilafat Se Waabasta Hum
05:25	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Qur'an
06:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. March 13, 1996.
08:50	Huzoor's (aba) Mulaqat With Students: Recorded on May 30, 2015.
10:05	In His Own Words
10:35	Pakistan In Perspective
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Dars-e-Malfoozat [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. September 14, 2018.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
16:25	In His Own Words [R]
17:00	Islamic Jurisprudence
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on September 15, 2018.
20:05	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
21:20	In His Own Words [R]
22:45	Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday September 19, 2018

00:20	World News
00:45	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:15	Yassarnal Qur'an
01:40	Huzoor's Mulaqat With Students
03:00	Islamic Jurisprudence
03:40	Liqa Ma'al Arab
05:00	Mosha'airah
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:25	Al-Tarteel
07:00	Question & Answer Session: Rec. Aug 31, 1986.
08:00	Inside Story Of 1953
09:00	Waqfe Nau Ijtema: Rec. February 27, 2016.
09:55	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 7, 2018.
14:00	Shotter Shondhane: Rec. July 29, 2018.
15:05	Waqfe Nau Ijtema 2016 [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:40	Rohaani Khazaa'in [R]
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Horizons d'Islam
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Waqfe Nau Ijtema 2016 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Muharram
22:35	Question And Answer Session [R]
23:25	Rohaani Khazaa'in [R]

Thursday September 20, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:35	Waqfe Nau Ijtema 2016
02:30	In His Own Words
03:05	Rohaani Khazaa'in
04:00	Question And Answer Session
04:55	Muharram
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:20	Yassarnal Qur'an
06:55	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. August 18, 1996.
08:00	Islamic Jurisprudence
08:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
08:55	Huzoor's Tour Of India: Rec. November 27, 2008.
09:55	In His Own Words
10:25	Qur'an Sab Se Acha
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on August 17, 2018.
14:00	Islamic Jurisprudence [R]
14:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
14:55	In His Own Words
15:30	Persian Service
15:55	Friday Sermon [R]
17:00	Qur'an Sab Se Acha
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Hajj Aur Us Kay Masa'il
18:55	Islam Ahmadiyya In America
19:30	Truth Matters
20:00	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:45	Qur'an Sab Se Acha [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 14 September 2018 | Issue No. 37

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 52ویں جلسہ سالانہ 2018ء کی مختصر رپورٹ

مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

گزشتہ ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی، نئے ممالک میں نفوذ، نئی جماعتوں کے قیام، مساجد کی تعمیر، قرآن کریم و دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے کوائف اور ایم ٹی اے، احمدیہ ریڈیو اور مختلف شعبہ جات و اداروں کی کارکردگی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کا رُوح پرور خطاب

مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب کی 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معاندین سے حسن سلوک' کے موضوع پر، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کی 'خلافت کے زیر سایہ عالمگیر وحدت کا قیام' کے موضوع پر اور مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب کی 'ہستی باری تعالیٰ۔ قبولیت دعا کے آئینہ میں' کے موضوع پر نہایت ٹھوس علمی و تربیتی تقاریر

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اور چوتھے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 4/اگست 2018ء
(حصہ دوم)

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس سے قبل محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُوکے کی صدارت میں معزز مہمانوں نے جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ النصر کی تلاوت کرنے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں جن معزز مہمانوں نے ایڈریسز پیش کئے۔ ان کے اسماء اور ان کے ایڈریسز کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے:

ان معززین نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ متعارف کروائی جانے والی اسلام کی پر امن تعلیمات کو سراہتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیامِ امن اور دنیا کے حالات کو بہتر بنانے اور جماعت احمدیہ کے دنیا کے مختلف مذاہب اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے باہم مل کر رہنے کی کوششوں کو سراہا اور جماعت احمدیہ برطانیہ کو جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

حسب ذیل معزز مہمانوں نے اس سیشن میں تقاریر کیں۔ کونسلر مائیک پارسن، Councillor Mike Parsons (Guildford Borough Council)، کونسلر میری کرٹن، Councillor Mary Curtin (Merton Borough Council), مسٹر میکس فائن ڈاے Mr. Max FineDay Co-Executive Director Canadian Roots Exchange, کونسلر ڈیرک گارڈنر Councillor Derek Gardner (Mayor of Alton)، مسٹر محمد اصغر Mr. Muhammad Asghar (Member of Welsh Conservative Party)، کونسلر انتھنی ویلیمز Councillor Anthony Williams (Chairman East Hampshire District Council)، ہِز رائل ہائی نیس اپالو سنسا کابوامبالیا کاموسواگا His Royal Highness Apollo Sansakabuamblia Kamuswaga (king of Kooki kingdom Uganda)، پروفیسر احمد شہید Professor Ahmad Shaheed (UNO Human Rights Council)، ریورنڈ جانی مور Rev. Johnnie Moore (Commissioner on the UN Commission on International Religious Freedom)، سارہ خان صاحبہ Sara Khan (Lead commissioner for UK Government Commission on Counter Terrorism)، ممبر آف برٹش پارلیمنٹ جناب سٹیفن ہیمنڈ Rt. Hon. Stephen Hammond (MP for Wimbledon, member APPG Ahmadiyya Muslim Community)، محترم محمد حاجی کیلا Mr. Mohamed Haji-Kella (Deputy minister of Social Welfare Sierra Leone) جنہوں نے سیرالیون کے صدر ہز ایکسیلینسی جولیس مادا بائیو کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں آمد 4 بجکر 6 منٹ پر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال پُر جوش نعروں سے کیا گیا۔ اس کے بعد حضور انور نے حاضرین کو "السلام علیکم" کا تحفہ پیش کیا اور فرمایا: تشریف رکھیں۔ بعد ازاں گیمبیا سے تشریف لانے والے منسٹر جناب ابراہیما صِلاح Hon. Ebrahima Sillah (Minister of Information Communication Infrastructure, The Gambia) نے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت موجودگی میں حاضرینِ جلسہ کے سامنے اظہارِ خیال کیا۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت انہیں شرفِ مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد کینیڈا کے روایتی قبائل میں سے ایک قبیلہ کے سردار چیف لِی کروچائلڈ Chief Lee Crowchild (the elected chief of Tsuut'ina Nationa in Canada) نے حضورِ انور کی خدمت میں ایک 'مقدّس چادر' (Sacred blanket) حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں پیش کی۔ یہ چادران قبائل کی جانب سے تحفظ، تعلق اور تقدیس کی علامت گردانی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مہمانوں کے خطابات اختتام پذیر ہوئے۔

....

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد 4 بجکر 17 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں اجلاس کے دوسرے حصہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ کی سعادت مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے پائی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 29 تا 30 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم ناصر علی عثمان صاحب (آئرلینڈ) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام 'محمود کی آمین' سے بعض منتخب اشعار مترنّم پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ اکناف عالم میں براہ راست نشر ہوا اور اس کے متعدد زبانوں میں رواں تراجم بھی نشر ہوئے۔ اس خطاب میں حضور انور نے گزشتہ سال کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے بعض نمونے اختصار کے ساتھ پیش فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں